ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

نئی تعمیر شدہ مسجد احمدیہ دہلی - بھارت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رؤیا

"عرصہ قریباً پچیس برس کا گزر گیا ہے کہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ ایک بڑی لمبی نالی ہے جو کئی کوس تک چلی جاتی ہے اور اُس نالی پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اس طرح پر کہ بھیڑوں کا سر نالی کے کنارہ پر ہے اِس غرض سے کہ تا ذبح کرنے کے وقت اُن کا خون نالی میں پڑے اور باقی حصّہ اُن کے وجود کا نالی سے باہر ہے اور نالی شرقاً غرباً واقع ہے اور بھیڑوں کے سر نالی پر جنوب کی طرف سے رکھے گئے ہیں اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے اور اُن تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھُری ہے جو ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف اُن کی نظر ہے۔ گویا خدا تعالیٰ کی اجازت کے منتظر ہیں اور میں اُس میدان میں شمالی طرف پھر رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں بھیڑوں کے ذبح کرنے کے لئے مستعد بیٹھے ہیں۔ محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے۔ تب میں اُن کے نزدیک گیا اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی قل ما یعبؤا بکم ربّی لولا دعاؤکم[1]۔ یعنے ان کو کہدے کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم اُس کی پرستش نہ کرو اور اُس کے حکموں کو نہ سنو اور میرا یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے سمجھ لیا کہ ہمیں اجازت ہوگئی۔ گویا میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے۔ تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے فی الفور اپنے بھیڑوں پر چھُریاں پھیر دیں۔ اور چھُریوں کے لگنے سے بھیڑوں نے ایک دردناک طور پر تڑپنا شروع کیا۔ تب اُن فرشتوں نے سختی سے اُن بھیڑوں کی گردن کی تمام رگیں کاٹ دیں اور کہا کہ تم چیز کیا ہو۔ گُوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ایک سخت وبا ہوگی۔ اور اس سے بہت لوگ شامتِ اعمال سے مریں گے اور میں نے یہ خواب بہت سوں کو سنا دی۔ جن میں سے اکثر لوگ اب تک زندہ ہیں اور حلفاً بیان کر سکتے ہیں پھر ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور پنجاب اور ہندوستان اور خاص کر امرتسر اور لاہور میں اس قدر ہیضہ پھوٹا کہ لاکھوں جانیں اس سے تلف ہوئیں اور اس قدر موت کا بازار گرم ہوا کہ مُردوں کو گاڑیوں پر لاد کر لیجاتے تھے اور مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا مشکل ہوگیا۔"

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۳-۲۶۴)

[1] الفرقان : ۷۸

"دیکھو! میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے۔ اُس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا۔ جس کی ایک مدّت پہلے خبر دی گئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداءِ بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظِ وحی الٰہی یہ ہیں "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی"۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتّہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے آخیر تک وہ دن رہیں گے۔"

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد نمبر ۲۰ صفحہ ۳۱۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ شہادت ۱۳۷۰ھش اپریل ۱۹۹۱ عیسوی

جلد ۱۶ شمارہ ۴

مجلس ادارت

صدر مجلس	عبد اللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ
نگران	مسعود احمد جہلمی مشنری انچارج
ایڈیٹر	عمر خان احمد خان
نائبین	ڈاکٹر عمران احمد خان، انس محمود منہاس، ڈاکٹر وسیم احمد طاہر، خلیق سلطان انور
خطاطی	سعید اللہ خان
پبلشر	اسمٰعیل نوری
مینیجر	فلاح الدین خان
معاون مینیجر	ندیم احمد

قیمت : ایک مارک

فہرست مضامین

اداریہ ۲
القرآن الحکیم ۳
احادیث النبوی ۴
ملفوظات ۵
ارشادات خلفائے سلسلہ ۶
خطبہ جمعہ ۸
رمضان المبارک حصول تقویٰ کی آسمانی تربیت گاہ ۱۵
ہماری ذمہ داریاں ۲۱
مقالہ خصوصی ۲۴
تربیت اولاد کے اصول ۲۶
مرحومین کا ذکر خیر ۲۸
اہم تحریک ۲۹
برلن مشن کی مساعی ۳۰
سٹٹ گارٹ مشن کی مساعی ۳۶
ٹیلی ویژن پر اسلام کی نمائندگی ۳۸
مشرقی حصہ جرمنی میں تبلیغی مساعی ۳۹
انصار اللہ کا صفحہ ۴۲
خدام کا صفحہ ۴۴
اعلانات ۴۷
قارئین کے خطوط ۴۸

اداریہ

مسلمان حکومتوں کی طرف سے قرآنی احکام کی خلاف ورزی

امریکہ اور اس کے اٹھائیس ۲۸ اتحادی ملکوں کی جنگجو افراد پر مشتمل افواج اور ان کے جدید ترین انتہائی مہلک سامانِ حرب کے بل پر سعودی عرب اور کویت کے مسلمان حکمرانوں نے اپنے ہی ایک پڑوسی اسلامی ملک عراق کو تاخت و تاراج کر کے اُس پر فتح حاصل کر لی۔ اس طرح مغربی ملکوں اور روس کی ملی بھگت سے کھیلے جانے والے طویل ڈرامہ کا ایک اور ڈراپ سین ہو گیا۔ اس ڈرامہ سے ان کا مقصد مسلمان ملکوں میں افتراق پیدا کر کے اُنہیں کمزور کرنا اور انہیں یہودی مملکتِ اسرائیل کے سامنے بے بس اور لاچار بنانا ہے۔ اس ڈرامہ میں خود مسلمان ملکوں کے حکمران کٹھ پتلیوں کا کردار ادا کر کے ایک دوسرے کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اس طرح اسرائیل کو موقع فراہم کر رہے ہیں کہ وہ مزید پاؤں پھیلاتا اور اپنی مملکت کی حدود کو وسیع سے وسیع تر کرتا رہے۔

چونکہ حالیہ خلیجی جنگ میں سعودی عرب اور کویت کے حکمرانوں نے عراق پر فتح، کافروں اور بالخصوص یہود و انصاریٰ کی دوستی اور کھلی کھلی مدد کے بل پر حاصل کی ہے اس لئے ہم اس بارہ میں خود کوئی تبصرہ کئے بغیر قرآن مجید کی درج ذیل دو آیات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ ان آیات میں جو کچھ فرمایا گیا ہے وہ بالکل واضح ہونے کے باعث مزید تشریح کی ضرورت سے بے نیاز ہے۔

۱۔ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ○ (النساء آیت ۱۴۵)

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کے خلاف کھلے (کھلے) الزام دینے کا موقع دو۔

۲۔ يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (المائدہ آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! یہودیوں اور نصاریٰ کو (اپنا) مددگار نہ بناؤ (کیونکہ) ان میں سے بعض بعض کے مددگار ہیں۔ اور تم میں سے جو (بھی) ان کو اپنا مددگار بنائے گا وہ یقیناً ان (ہی) میں سے ہو گا۔ اللہ ظالم لوگوں کو ہرگز (کامیابی کی) راہ نہیں دکھاتا۔

اَلْقُرْآنُ الْحَكِیْم

روزہ کی فرضیت اور اس کا مقصد

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۵)

ترجمہ :۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔ (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی۔ اور اُن لوگوں پر جو اس (یعنی روزے) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرطِ استطاعت) واجب ہے۔ اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

رمضان کا مبارک مہینہ اور اس کی خاص عظمت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۶)

ترجمہ :۔ رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن نازل کیا گیا ہے، (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینے کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔ اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور (اس نے یہ حکم اس لئے دیا ہے تاکہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تاکہ تم تعداد کو پورا کر لو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اُس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم (اُس کے) شکر گذار بنو۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

روزہ اور اُس کی اہمیت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ . وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ : اِنِّیْ صَائِمٌ . وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ (بخاری کتاب الصوم)

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔انسان کے سب کام اُس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے اور میں خود اس کی اجزاء بنوں گا یعنی اُس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اور اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے۔ روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اُس نے یہ اپنا حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے ۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی اُسے اُس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اسے اُس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر عبادت کرنے کا اجر

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (بخاری کتاب الصوم)

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اُس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رمضان کے دن اللہ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں

روزہ دار کو چاہیئے کہ ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ

".... روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلّی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے اُنہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۲ مورخہ ۸ / جون ۱۹۰۵ء صد ۲)

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزے چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳، صد ۵ ۲۴ / جنوری ۱۹۰۱ء)

لیلۃ القدر میں لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

"قرآن شریف میں جو لیلۃ القدر کا ذکر آتا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے یہاں لیلۃ القدر کے تین معنی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ رمضان میں ایک رات لیلۃ القدر کی ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زمانہ بھی ایک لیلۃ القدر تھا یعنی سخت جہالت اور بے ایمانی کی تاریکی کے وہ زمانہ میں آیا جبکہ ملائکہ کا نزول ہوا کیونکہ نبی دنیا میں اکیلا نہیں آتا بلکہ وہ بادشاہ ہوتا ہے اور اُس کے ساتھ لاکھوں کروڑوں ملائکہ کا لشکر ہوتا ہے۔ وہ ملائک اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں کو نیکی کی طرف کھینچتے ہیں۔ سوم لیلۃ القدر انسان کے لئے اُس کا وقتِ اصفی ہے۔ تمام وقت یکساں نہیں ہوتے بعض وقت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عائشہ رضؓ کو کہتے ہیں کہ ارحنایا عائشہ یعنی اے عائشہ رضؓ مجھ کو راحت و خوشی پہنچا اور بعض وقت آپؐ بالکل دعا میں مصروف ہوتے جیسا کہ سعدیؒ نے کہا ہے

"وقتِ چنیں بُودے کہ بجبرئیل ومیکائیل پرداختے و دیگر وقت باحفصہ رضؓ و زینب رضؓ درساختے"

جتنا جتنا انسان خُدا کے قریب آتا ہے یہ وقت اُسے زیادہ میّسر آتا ہے"

(ملفوظات جلد دوم صـ ۳۳۶)

روزہ کی وجہ سے خُدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمُود احمد صاحب نور اللہ مرقدہ

"روزہ روحانی ترقی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جو تمام مذاہب میں مشترک طور پر نظر آتا ہے۔ اور تمام امتیں روزوں سے برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں . . . . مذاہب کی ایک ملبی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی اہمیت مذہبی دنیا میں ہمیشہ تسلیم کی جاتی رہی ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس صورت اور جس شکل میں قرآن نے اس کو پیش کیا ہے وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے۔ اس میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں ان کے لئے کوئی روزہ نہیں"

○

"روزوں کی فضیلت اور اس کے فوائد پر لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے . . . اس کے کئی معنے ہو سکتے ہیں مثلاً ایک معنی تو یہی ہیں کہ ہم نے تم پر اس لئے روزے فرض کئے ہیں تا کہ تم ان قوموں کے اعتراضوں سے بچ جاؤ جو روزے رکھتی رہی ہیں، جو بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتی رہی ہیں۔ جو موسم کی شدت کو برداشت کر کے خدا تعالیٰ کو خوش کرتی رہی ہیں۔ اگر تم روزے نہیں رکھو گے تو وہ کہیں گی تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم باقی قوموں سے روحانیت میں بڑھ کر ہیں لیکن وہ تقویٰ تم میں نہیں جو دوسری قوموں میں پایا جاتا تھا"

○

"لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ میں دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے۔

کیونکہ اتقاء کے معنے ہیں ڈھال بنانا، وقایہ بنانا، نجات کا ذریعہ بنانا۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالو اور ہر شر سے اور ہر خیر کے فقدان سے محفوظ رہو۔"

(تفسیر سورۃ البقرۃ از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ صفحہ ۳۷۳ تا ۳۷۵)

رمضان کو اللہ کے پیاروں کی علامتوں کے حصول کا ذریعہ بنالو

یہ علامتیں اپنے وجودوں میں جاری کرلیں تو سارے مصائب ٹل جائیں گے

ارشادات عالیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماہ رمضان ۱۹۸۳ء کے ایک خطبہ میں فرمایا۔

"اے احمدی! اگر تو سلامتی کا شہزادہ بننا چاہتا ہے، اگر تو چاہتا ہے کہ آسمان سے ملوک تیری تعظیم کریں اور فرو الجبروت تیری تعظیم کریں تو لازم ہے کہ قبولیت کی ان علامتوں کی طرف دوڑ اور بڑی تیزی کے ساتھ ان علامتوں کو اپنے وجود میں جاری کرلے جو اللہ کے پیاروں اور اس کے محبوبوں کی علامتیں ہوا کرتی ہیں۔ یہ کام ہم کر دیں تو ... ہماری ساری مشکلیں دور ہو جائیں گی، سارے مصائب ٹل جائیں گے، ہر غم خوشی اور راحت میں تبدیل ہو جائے گا اور ہر خوف امن میں بدل جائے گا۔

پس اس رمضان کو ان علامتوں کے حصول کا رمضان بنالیں۔ ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے، ہمارے بچے اور ہمارے بوڑھے، ہماری عورتیں اور ہمارے مرد سب کے سب خدا سے گریہ وزاری کریں رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ۔ اے ہمارے رب! ہمارا تو اتنا ہی قصور ہے کہ ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز کو سنا جو تیری طرف بلا رہا تھا اور ہم ایمان لے آئے۔ خدا فرماتا ہے کہ ایمان لانے کے اس چھوٹے سے فعل کا نتیجہ اب یہ نکالو۔ میں عطا کرنے پر آیا ہوں اور میں عطا کرتا چلا جاؤں گا۔ میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ یہ کونسی اتنی بڑی نیکی تھی جو تم نے کی کہ میں سب کچھ تمہیں دے دوں۔ خود دعا سکھا دی۔ فرمایا تم صرف اتنا کہو کہ اے خدا! ہم ایمان لے آئے ہیں۔ بس اب تو ہمارے پرانے گناہ معاف فرما۔ ہماری بدیاں دور کرتا چلا جا۔ اس وقت تک ہم پر موت نہ آئے جب تک ہم نیک نہ ہو جائیں اور وہ سارے وعدے ہمارے حق میں پورے فرمادے جو گذشتہ نبیوں سے تو کرتا چلا آیا ہے۔"

"... رمضان کے مبارک مہینے میں دوست بہت دعائیں کریں اور پھر سارا سال کوشش کریں کہ مقبولوں کی علامتیں ہمارے اندر نشوونما پاتی اور بڑھتی رہیں۔ یہاں تک کہ جماعت پر ایک عظیم الشان روحانی بہار آجائے جس کے بعد اس کا بڑھنا مسلسل جاری رہے اور کسی کی طاقت میں نہ رہے کہ وہ اس کو روک سکے ... اور وہ اسی طرح (ہوگا) کہ تم خدا والے ہو جاؤ اور خدا کے پیار کی علامتیں تمہارے اندر ظاہر ہوں۔"

(الفضل ۹ جولائی ۱۹۸۳ء صفحہ ۴-۵-۶)

ماہِ رمضان میں فِدیہ کی حقیقت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو فرمایا:

جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے، مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو یہ دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بہ سبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گزر جائے گا، ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے، اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی کبھی طاقت نہیں رکھتے باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جاتے۔ عوام کے واسطے جو صحت پاکر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کچھ لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی۔" (از فتاویٰ احمدیہ)

خطبہ جمعہ

جمعۃ الوداع کا دن اپنی نیکیاں اپنے بھائیوں میں جاری کرنے کی سعی کرنے والوں کیلئے مبارک ہے

یہ جمعہ کمزوروں کیلئے پیغام لیکر آتا ہے کہ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے انہیں اس پیغام کی اہمیت کو سمجھنا چاہیئے

اگر وہ محبت و اخلاص سے اپنے رب کے حضور جھکتے رہیں تو ہر جمعہ ان کے لئے جمعۃ الوداع کی طرح مبارک ہو جائے گا

لیلۃ القدر اور اس کی برکتوں کا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے بہت گہرا تعلق ہے

اس رات کی برکتیں حاصل کرنے کیلئے اس کثرت سے درود پڑھو کہ آنحضورؐ کا وجود تمہارے کائنات وجود کا بھی سراج منیر بن جائے

فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بتاریخ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۰۳ ہجری مطابق ۸ جولائی ۱۹۸۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد درج ذیل قرآنی آیات تلاوت کیں۔

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۙۛ سَلٰمٌ ۟ۛ هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ

(سورۃ القدر)

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیۡرًا

(سورۃ الاحزاب : ۴۵-۴۶)

اور پھر فرمایا۔

" آخر آج وہ

مبارک اور مبارک دن

آگیا، جس کی ایک مدت سے انتظار تھی۔ یہ وہ جمعہ ہے جسے لوگ جمعۃ الوداع کہتے ہیں اور جس کے سبھی منتظر تھے، وہ بھی جو باون ہفتے باقاعدہ جمعہ پڑھنے کے لئے آتے ہیں، اور وہ بھی جو سال میں صرف ایک جمعہ پڑھتے ہیں یعنی وداع کا جمعہ۔ وہ لوگ بھی اس جمعہ کے منتظر رہتے ہیں جو پانچ وقت باقاعدگی کے ساتھ خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں اور وہ بھی اس جمعہ کے منتظر رہتے ہیں جنہیں نماز پڑھنے کی توفیق نہیں ملتی۔ پھر وہ بھی اس جمعہ کا انتظار کرتے ہیں جن کی راتیں پہلے ہی خدا کے ذکر کے ساتھ زندہ ہو چکی ہوتی ہیں جو تہجد کے عادی ہوتے ہیں اور تمام سال اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر اس کی رحمتیں طلب کرتے ہیں، اس سے مغفرتیں مانگتے ہیں اور سارے سال کی عبادتوں کے باوجود پھر بھی یہی سمجھتے ہیں کہ وہ تہی دامن ہیں، بے حقیقت ہیں، انہیں کوئی بھی نیکی کی توفیق نہیں ملی۔ وہ بھی اس جمعہ کا انتظار کرتے ہیں اور وہ بھی جنہیں قسمت اور مقدر کے ساتھ کبھی تہجد کی توفیق ملتی ہے۔

پس یہ وہ مبارک دن ہے جس کے لئے بہت سی آنکھیں منتظر تھیں، جس کے لئے بہت سے دل دھڑک رہے تھے، محض اس امید پر کہ ہو سکتا ہے اس مبارک دن میں کوئی ایسی مبارک گھڑی میسر آجائے کہ ہماری تمام عمر کی کوتاہیاں بخشی جائیں، تمام غفلتوں سے درگذر فرمایا جائے اور آئندہ کے لئے ہماری زندگی سنور جائے۔ اس پہلو سے وہ سب ہی جن کو پہلے عبادت کرنے کی کسی قسم کی توفیق نہیں

ملی ان کو ہرگز تحقیر کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے، کیونکہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان کا یہ جمعہ ردّ کر دیا جائے گا۔ اللہ کی بخشش کی امید لے کر جو دل زندہ رہے اور

خدا کی رحمت کی ایک جھلک

پانے کے لئے جو آنکھ انتظار کرتی رہے اس دل کو مردود دل اور اس آنکھ کو نامراد آنکھ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ عین ممکن ہے کہ اللہ ایسے دلوں پر بھی آج رحم نازل فرمائے جو اس سے پہلے اللہ کے ذکر سے معطّر نہیں تھے۔ عین ممکن ہے کہ اللہ اُن پر بھی فضل فرمائے جن کو اس سے پہلے عبادت کا ذوق نہیں تھا اور اس جمعہ سے وہ ایک نیا وجود لے کر باہر نکلیں۔ پس وہ لوگ جن کو نیکی کی توفیق ملی ان کا یہ تو فرض ہے کہ اپنے ان بھائیوں کے لئے دعا کریں جن کو نیکی کی توفیق نہیں ملی لیکن یہ حق نہیں ہے کہ وہ ان کو نفرت اور حقارت سے دیکھیں۔

نیکی کا مضمون ایک بہت ہی مشکل اور پیچیدہ مضمون ہے۔ اور ہر وقت انسان ایک خطرہ کے مقام پر رہتا ہے۔ باوجودیکہ بلندی ہر انسان کے لئے ایک بہت ہی مطلوب چیز ہے اور اس کی تمنا ہر دل میں پائی جاتی ہے لیکن جتنا زیادہ وہ بلند ہوتا ہے اُتنے ہی زیادہ اُس کے لئے خطرات بھی پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں، بعض اوقات ایک قدم کی ٹھوکر اسے گراتی ہے اور ہمیشہ کے لئے اس کی ساری عمر کی کوشش کو نہ صرف ناکام کر دیتی ہے بلکہ وہ ساری رفعتیں اس کے لئے ہلاکت کا موجب بن جاتی ہیں اور جتنی بڑی رفعت عطا ہوتی ہے اتنی ہی بڑی ہلاکت نصیب ہو جاتی ہے۔ اس لئے نیکی میں کوئی مقام محفوظ ان معنوں میں نہیں ہے کہ آپ اللہ سے امن میں آجائیں مقام محفوظ یہ تو ضرور ہے کہ آپ غیر اللہ سے امن میں آجاتے ہیں۔ اور لاخوفٌ کا وہ مقام حاصل کر لیتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خوف نہیں رہتا۔ لیکن اگر کوئی شخص بدقسمتی اور کم فہمی سے یہ سمجھنے لگے کہ میں خدا کی طرف سے بھی امن میں آگیا ہوں اور میری کوئی گستاخی ایسی نہیں ہو گی جسے اللہ تعالیٰ معاف اور درگذر نہ فرمائے اور گویا میں خدا کی بخشش کا حق رکھتا ہوں، ایسا انسان مردود ہو جاتا ہے اور خواہ کتنے بڑے بلند مقام پر فائز ہوا تنا ہی اس کا تنزل زیادہ خطرناک اور عبرتناک ہوتا ہے۔ پس تکبّر کی آنکھ خواہ نیکی کی ہو وہ بہت ہی خطرناک ہے۔ اس لئے اپنے کمزور بھائیوں پر رحم کی نگاہ ڈالیں ان کے لئے بخشش کی دعا کریں اور ان ملائکہ میں شامل ہو جائیں جو خدا کے بندوں کے لئے دن رات دعائیں کرتے ہیں اور مغفرت مانگتے ہیں۔ پس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ کی پیروی کریں کیونکہ آپؐ سے بلند تو نیکی کا مقام کسی کو حاصل نہیں، آپؐ سے زیادہ رحمت اور شفقت علی الناس کسی اَور نے نہیں دکھائی، کسی کمزور سے کمزور انسان سے بھی آپؐ نے تمرّد کی راہ اختیار نہیں فرمائی، تکبّر کا طریق اختیار نہیں فرمایا بلکہ ہر ایک سے تواضع کے ساتھ ملتے تھے اور سب کے لئے رحمت اور بخشش کی دعا مانگتے تھے۔ ہر ایک کو

محبّت و پیار اور رأفت و شفقت کی نگاہ

سے دیکھتے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ ناممکن تھا کہ گنہگار انسان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں آکر وہ فیض پا جاتے جو انہوں نے پایا۔ اتنا مقدس وجود کہ گنہگاروں کو پاک کرتا رہا ہمیشہ رحم اور شفقت کی نظر سے ان کو پاک کیا غصہ اور نفرت کی نگاہ سے ان کو نہیں دیکھا۔

پس آج کا دن مبارک ہے ان نیکی کرنے والوں کے لئے جو آج اپنی نیکیاں اپنے بھائیوں میں جاری کرنے کی سعی کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے اور خدا سے یہ دعا کریں گے کہ اے خدا ہمیں اپنی نیکی کا کوئی زعم نہیں۔ ہم تیرے اس پیغام کو خوب سمجھتے ہیں کہ

فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى

(سورۃ النجم آیت ۳۳)

کہ اے لوگو! اپنے آپ کو پاک مت قرار دو۔ یہ لغو عادت چھوڑ دو۔ یہ بے کار مشغلہ ترک کر دو کہ اپنی نیکیوں کے گن گانے لگو اور یہ سمجھنے لگو کہ تم بہت پاک ہو هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى، صرف خدا جانتا ہے کہ کون سچے معنوں میں پاک اور متقی ہے اس کے سوا کسی کو کوئی علم نہیں۔ پس اس عجز کے ساتھ جو بندے خدا کے حضور حاضر ہوں اور یہ عرض کریں کہ اے خدا ہمیں کچھ علم نہیں کہ ہم نے کیا حاصل کیا، کیا کھویا اور کیا پایا تو جانتا ہے، لیکن ہمیں بظاہر کچھ ایسے لوگ بھی نظر آ رہے ہیں جن کو وہ توفیق نہیں ملی جو تیری رحمت نے ہمیں عطا فرمائی، پس آج ہم تیرے حضور یہ دعا کرتے ہیں کہ انہیں بھی نیکیوں کی توفیق عطا فرما، ان کے قدم بھی ہمارے ساتھ ملا دے تاکہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو ایک عظیم الشان نیکی کی قوت حاصل ہو، ہم میں سے کمزور بھی توانائی پا جائیں اور آگے بڑھیں۔ ہم میں سے سست

رفتار تیز رَو ہو جائیں اور

اسلام کا یہ قافلہ

پوری شان اور پوری قوت کے ساتھ تیرے حضور جھکتا ہوا تیری رحمت کو سجدے کرتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ اے خدا اگر یہ نیکیاں تیرے حضور مقبول ہیں تو ان نیکیوں کا فیض انہیں بھی عطا کر جو ہمارے پاس بیٹھے ہیں، اگر اور کچھ نہیں تو یہ عجز ہی قبول کرلے، ان گناہگاروں کے طفیل ہی ہمیں بخش دے جن کے لئے آج ہماری رحمت کی دعائیں اٹھ رہی ہیں اور ان کی خاطر ہی ہماری بخشش کا سامان فرما دے جو بظاہر ہم میں سے کم ہیں لیکن ہم انہیں اپنے سے کمتر نہیں سمجھ رہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون ہے جس سے تو زیادہ پیار کرتا ہے۔ پس اے خدا اس عجز کو بھی قبول فرما اور ان گناہگاروں کے طفیل ہی ہم بظاہر نیک بندوں کو بخش دے۔

اس عجز کے ساتھ جو لوگ آج اس جمعہ میں داخل ہوں گے اور اس عجز کے ساتھ جو اس جمعہ سے نکلیں گے میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اللہ کی رحمت ان کو رد نہیں فرمائے گی، ان کا فیض ان کے بھائیوں کو پہنچے گا اور ان کے بھائیوں کا فیض ان کو ملے گا، اور یہ جمعہ حقیقت میں وہ منتظر جمعہ بن جائے گا جس کی برکتوں کی آپ کو انتظار تھی۔ کمزوروں کو بھی جنہیں عبادت کی توفیق نہیں ملی یا جن کو اس سے پہلے اس جمعہ کی عظمت کا احساس نہیں تھا میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جمعہ تو آپ کو اللہ تعالیٰ سے متعارف کرانے آیا ہے۔ اس لئے نہیں آیا کہ ایک دن تو آپ کا ہاتھ پکڑے اور پھر آپ کو چھوڑ دے۔ یہ تو اس لئے آیا ہے کہ آپ کو بھی بتائے کہ

خدا کی محبت

کی مٹھاس کیسی ہوتی ہے۔ یہ تو اس لئے آیا ہے کہ آپ کو بھی سبق دے کہ تم اللہ کی برکتوں اور اس کی رحمتوں سے کیوں محروم ہوتے ہو۔ دیکھو! تمہارے ساتھ ہی تمہارے شہر میں بسنے والے کتنے اور ہیں جنہوں نے اس مہینہ کی ظاہری سختیوں کو خوشی سے قبول کیا جبکہ تم خوفزدہ تھے کہ یہ مہینہ آئے گا وہ بڑا انتظار کر رہے تھے کہ اللہ کی راہ میں سختیاں اٹھانے کی ہمیں توفیق ملے۔ جبکہ تم روزوں سے دامن بچا رہے تھے اور اس بات سے ڈرتے تھے کہ خدا کی راہ میں تمہیں تکلیف پہنچے وہ بے خوف اور بے دھڑک ایسی حالتوں میں بھی روزے پر تیار ہو جاتے تھے کہ ان کو آنکھ نہ کھلنے کے باعث صبح کھانے کی توفیق نہیں ملتی تھی کچھ پینے کی توفیق نہیں ملتی تھی مگر اللہ پر توکل کرتے ہوئے انہوں نے اپنی بیماریاں چھپائیں، انہوں نے اپنی کمزوریوں کو ڈھانپا اور جس طرح بھی ان کو توفیق ملی اللہ کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے لگے۔

پس یہ جمعہ ان کو یہ بتاتا ہے کہ دیکھو یہ بھی کس شان اور کامیابی کے ساتھ اللہ کی رحمتوں کو سمیٹتے اور کماتے ہوئے اس مہینہ سے نکلے ہیں۔ تم اپنے رب پر خواہ مخواہ بدظنی کرتے رہے خواہ مخواہ ایک معمولی اور ادنیٰ سے خوف کی وجہ سے محروم رہے ہو یہ جمعہ ان کو بتاتا ہے کہ دیکھو اب ایک سال کے بعد میں پھر آؤں گا لیکن ایسی حالت میں آؤں کہ تمہیں بدلی ہوئی کیفیت میں دیکھوں۔ ایسی حالت میں آؤں کہ تم خدا کے عبادت گزار بندے بن چکے ہو جب میں دوبارہ تمہیں ملنے کے لئے آؤں تو ایسی حالت میں آؤں کہ تم میرے منتظر ہو اور میں تمہارا منتظر رہوں کہ کب تم مجھے ملو تو میں برکتوں سے تمہارے دامن بھر دوں۔

پس یہ جمعہ کمزوروں کے لئے یہ پیغام لے کر آتا ہے اور ان کو بتاتا ہے کہ

اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے

ایک لمحے میں بھی ایسی کیفیتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ انسان کی ساری زندگی سے بڑھ کر وہ لمحہ عزیز ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کمزوروں کو اپنے لئے بہت دعا کرنی چاہیئے اور خدا کی طرف سے اس جمعہ کے پیغام کو سمجھنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض ایسے بھی لوگ تھے جن کو یہ پریشانی اور بے چینی تھی کہ رمضان قریب آرہا ہے مصیبتیں قریب آرہی ہیں، ماحول میں خشکی پیدا ہو جائے گی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام خشک ہو جائیں گے، گپیں مارنے کے اوقات نہیں رہیں گے، آزادی سے کھانے پینے کے اوقات نہیں رہیں گے، سیروں کے اوقات نہیں رہیں گے، کس طرح سفر پر باہر جائیں گے بھوکے اور پیاسے بسوں اور گاڑیوں میں سفر کریں گے۔ وہ بڑے خوف کی حالت میں اس رمضان کے منتظر تھے اور خوف کی حالت میں ان کا وقت گزرا لیکن جمعۃ الوداع ان کو بتا رہا ہے کہ دیکھو میں تو آیا بھی اور چلا بھی گیا۔ یہ مہینہ یونہی خواہ مخواہ

تمہارے اوپر خوف کے سائے لہراتا ہوا کتنی تیزی سے نکل گیا ہے کاش تم ڈرتے ڈرتے اللہ کی راہ میں وقت گزارتے بہ نسبت اس کے کہ دنیا کے لئے ڈرتے ہوئے وقت گزارا۔ کاش! تم خدا کے خوف میں یہ وقت صرف کرتے اور خدا سے عرض کرتے کہ اے خدا ہم تیری خاطر مشکلیں برداشت کرنے کے لئے آمادہ ہوئے ہیں، ہم کمزور ہیں، ہمارے دلوں میں طاقت نہیں ہے، ہمیں نیکی کی لذّت سے آشنائی نہیں، ہم خود طبعی جوش کے ساتھ گناہوں کی طرف جھکتے ہیں اور نیکیوں کی طرف مائل ہونے کے لئے ہمیں مشکل پیش آتی ہے، دوسروں کو ہماری باگیں نیکی کی طرف موڑتی پڑتی ہیں۔ اے خدا! تُو ہم پر رحم فرما، تُو ہی ہمارے دل بدل دے، تُو ہی ہمارے لئے نیکیوں کو آسان کر دے اور نیکیوں کی لذّت بخش۔

کچھ ایسے لوگ بھی ہیں، جنہوں نے اس رمضان کو اس طرح کمایا کہ راتوں کو اٹھ کر

خدا کے حضور گریہ وزاری

کی اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کر دیا اور ان کے شور اور اضطراب اور آہ و بکا کی آوازیں خدا تعالیٰ کی راہ میں بلند ہوئیں اور بعض دفعہ اس شدت کے ساتھ بلند ہوئیں کہ تمام ماحول تک وہ آوازیں پہنچیں۔

ابھی چند دن پہلے ایک رات میری چھوٹی بچی گھبرا کر مجھ سے پوچھنے لگی کہ ابّا یہ کیا ہو گیا ہے، اس قدر رونے کی آوازیں آ رہی ہیں، یہ کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ لفظ قیامت تو اس نے استعمال نہیں کیا لیکن چہرے پر ایسا خوف تھا کہ خدا جانے یہ کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے کہ اس طرح لگتا ہے سارا ربوہ رو رہا ہے میں نے اسے بڑے پیار سے سمجھایا کہ بیٹی اللہ کی رحمت نازل ہو رہی ہے۔ یہ اللہ کے بندے ہیں جو اپنی گریہ وزاری کے ساتھ اس کے عرش کو ہلا دیں گے، تمہیں جس قوت اور جس زور کے ساتھ یہ آواز سنائی دے رہی ہے اس سے بہت زیادہ زور کے ساتھ آسمان کے ملکوتی وجودوں کو یہ آواز سنائی دے رہی ہے، پھر اس سے بہت زیادہ عظمت اور شدت کے ساتھ اللہ کی رحمت کو یہ آواز سنائی دے رہی ہے۔ اس لئے یہ تو روحانی انقلاب پیدا ہونے کے سامان ہیں، تم گھبراؤ نہیں، آؤ میں تمہیں باہر لے جا کر دکھاتا ہوں کہ یہ کیسی آوازیں ہیں۔ میرے ساتھ وہ باہر نکلی اور اس پر عجیب روحانی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس نے کہا ابّا یہ اللہ میاں کے سامنے رو رہے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں سب اللہ میاں کے سامنے رو رہے ہیں۔

پس رمضان رونے والوں کو ایسی لذّتیں بخش گیا ہے کہ باہر والے اس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتے، چنانچہ وہ جنہوں نے خشک دل خشک نگاہوں اور دنیا کے خوفوں کے ساتھ یہ وقت گزارا ہے ان کو کیا پتہ کہ رمضان کیسی کیسی برکتیں اور لذّتیں لے کر آیا اور ایسی روحانی کیفیتیں پیچھے چھوڑ گیا ہے کہ وہ سارا سال انسانی وجود کو لذّت سے بھرا رکھیں گی۔ اس لئے ان کے لئے یہ وداع کا جمعہ ایک بہت ہی دردناک جمعہ بن جاتا ہے۔ کئی ان میں سے سوچتے ہوں گے کہ ہم بیمار ہیں خدا جانے اگلا سال ہم پر ایسا آتا ہے کہ نہیں کہ دوبارہ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ برکتیں حاصل کر سکیں، دوبارہ خدا کے حضور گریہ وزاری کر سکیں۔ کچھ بوڑھے ہیں ان کو علم نہیں لیکن جوانوں کو بھی کب علم ہے۔ اللہ کی تقدیر کا تو کسی کو علم نہیں کہ کون کس زمین پر کس وقت اٹھایا جائے، سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا، اس لئے ہر وہ شخص جو نیکی کا طالب ہے جو اللہ کے حضور گریہ وزاری کے ساتھ حاضر ہونے کی تمنّا رکھتا ہے اس کے لئے یہ جمعہ ایک دردناک وداع کا جمعہ ہے۔ لیکن میں ان کو بھی بتاتا ہوں کہ جو سچّے دل اور سچّے پیار کے ساتھ

اللہ کی رحمتوں کے متلاشی

ہوتے ہیں اور پاک لمحات کو گہرے دکھ کے ساتھ رخصت کرتے ہیں، جن کا ہجر سب سے زیادہ نیکیوں کا ہجر ہوتا ہے، جو بدیوں کے لئے ہجر محسوس نہیں کرتے، ان کو اللہ تعالیٰ ایک وصلِ دوام عطا کیا کرتا ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ ایک ایسی رحمت عطا فرماتا ہے جو ہمیشہ ان کے ساتھ رہتی ہے اور ان سے جدائی اختیار نہیں کرتی۔ اس لئے آج کے بعد جتنی راتیں بھی وہ اٹھیں گے وہ اللہ کی رحمت کو اپنے قریب ہی پائیں گے۔ یہ جمعہ رحمتیں دینے آیا ہے رحمتیں لے جانے کے لئے نہیں آیا۔ یہ برکتیں عطا کرتے تو آیا ہے برکتیں لے جانے کے لئے نہیں آیا۔ اس لئے بے فکر اور بے غم ہو کر اس جمعہ سے گزریں۔ ان کا ہر جمعہ، جمعۃ الوداع کی طرح مبارک ہو جائے گا، ان کی ہر رات شب برات بن جائے گی، اگر وہ اسی طرح محبت اخلاص اور پیار کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکتے رہیں اور دعائیں کرتے رہیں۔

میں نے آج کے موضوع کے لئے لیلۃ القدر کی آیات کا انتخاب
کیا تھا اور ان کا گہرا تعلق جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وجود باوجود سے ہے، اس مضمون کو بیان کرنا تھا۔ تبرکاً میں نے
یہ آیات تلاوت تو کردیں لیکن مجھے پہلے ہی یہ احساس تھا کہ وقت اتنا
تھوڑا ہے کہ ناممکن ہے کہ ان آیات کی تفسیر کا حق ادا کیا جا سکے۔ یہ
"حق ادا کرنا" تو ایک انسانی محاورہ ہے۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ وقت
تھوڑا ہو یا زیادہ ہو، انسان عرفان کے کسی مقام پر پہنچا ہوا ہو قرآن کریم
کی کسی ایک آیت کی تفسیر کا بھی حق ادا نہیں ہو سکتا۔ تو میں نے حق ادا
کرنے کا لفظ عام انسانی محاورے میں استعمال کیا ہے اور اس سے
مراد یہ ہے کہ انسان کچھ نہ کچھ اس کے متعلق اتنا تو کہہ سکے کہ سننے والوں
کو کچھ سمجھ آجائے کہ یہ کیا بات ہو رہی ہے۔ اس کے لئے تو ایک جمعہ بھی
کافی نہیں، دو تین جمعے بھی تھوڑے محسوس ہوتے ہیں لیکن ایک

بہت ہی اہم اور بنیادی نکتہ

میں آج آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر
میں اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ میں 'ہ' کو یعنی اس ضمیر کو جو آزاد
چھوڑ دیا گیا اور اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا الۡقُرۡاٰنَ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ نہیں فرمایا۔ یہ
قرآن کریم کا خاص اسلوب ہے اور جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور قرآن کریم دونوں کی باتیں یکجا کرنا چاہتا ہے وہاں ہمیشہ قرآن کریم یہی
اسلوب اختیار فرماتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ
وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا (سورۃ کہف آیت ۲)

اس میں 'ہ' کی ضمیر کتاب کی طرف بھی چلی جاتی ہے اور عبد کی طرف بھی
چلی جاتی ہے۔ اور یہ مراد نہیں ہے کہ یا عبد کی طرف جائے گی یا کتاب
کی طرف۔ بلکہ اس آزادی سے مراد یہ ہے کہ دونوں کی طرف جائے گی
اور برابر چسپاں ہوگی، پس لیلۃ القدر میں بھی انزلناہ سے ایک مراد
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، گویا وہ غموں اور دکھوں کی
رات جس میں ایک ایسا وجود بابرکت نازل ہوا جس نے غموں اور دکھوں
کی رات کو رحمتوں اور برکتوں کی رات میں تبدیل کر دیا۔ ایسا حیرت انگیز
انقلاب برپا کیا کہ اندھیرے روشنیوں میں بدلنے لگے، مصیبتیں اور
خطرات سلامتی میں تبدیل ہونے لگے اور یہ سارے واقعات اللہ
کے حکم سے ہو رہے تھے۔ ایک ذرہ بھی اس میں اس وجود کی اپنی ذاتی
خواہش کا نہیں تھا۔ مسلسل اللہ کی رحمت، اللہ کے حکموں سے نازل
ہو رہی تھی۔ خدا کی سلامتی اس کی طرف سے آرہی تھی۔ وہ ذریعہ بن گیا یہ
سورج جو روشنی کا سورج ہے۔ پس لیلۃ القدر کے متعلق اگرچہ ہم
نہیں جانتے کہ

اس مہینہ کی لیلۃ القدر

اگر گزر بھی چکی ہے یا ابھی آنے والی ہے۔ اور ہم یہ بھی نہیں کہہ
سکتے کہ کیا ہر ایک کو ایک ہی رات میں لیلۃ القدر نصیب ہوتی ہے
یا بعض اوقات بعضوں کو مختلف راتوں میں لیلۃ القدر نصیب ہو
جاتی ہے۔ یہ مضمون بڑا تحقیق طلب ہے۔ اور جتنی تحقیق بھی کی
جائے قطعی جواب پھر بھی نہیں ملتا اس لئے کوشش آخر وقت
تک رہتی ہے۔ اور اس آزادی میں بھی ایک عجیب لطف ہے۔
غیر معین رات کی تلاش میں جو لطف ہے وہ معین رات کی تلاش
میں نہیں ہو سکتا۔ اپنی برکتوں کے لحاظ سے ایک رات دس راتوں
میں تبدیل ہو گئی ہے۔ وہ جن کو تلاش ہے ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ
شاید گزر ہی چکی ہو۔ اس لئے گزرنے کے بعد کی راتیں بھی ان کی
اللہ کے ذکر سے زندہ ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات وہ بعد میں آنے
والی رات بھی ان کے لئے لیلۃ القدر بن جاتی ہے۔ اس لئے
لیلۃ القدر کا مضمون تو ابھی جاری ہے۔

آج کے جمعہ کو عام برکتوں کے علاوہ یہ برکت بھی ملی ہوئی ہے
کہ یہ دو ایسے دنوں کے درمیان ہے جن کی راتیں لوگوں کی عام
توقعات اور روایات کے مطابق لیلۃ القدر ہونے کا زیادہ امکان
رکھتی ہیں۔ یعنی چھبیس اور ستائیس کی راتیں اور چھبیس عین بیچ میں
واقع ہے۔ اس لئے اس جمعہ کی برکتیں ان دونوں راتوں سے بھی
شامل ہو جائیں گی جو ان کے دائیں بائیں کھڑی ہیں۔ تو دعاؤں کا وقت
ابھی گزر کر ختم نہیں ہوا، ویسے تو دعاؤں کے وقت کبھی بھی ختم
نہیں ہوتے۔ حقیقت میں ساری زندگی انسان دعاؤں کے طفیل
ہی زندہ رہتا ہے اور ایک لمحہ کے لئے بھی اگر دعا کا رابطہ انسان سے
کٹ جائے تو وہ ایسا جنین بن جاتا ہے جس کا ماں سے رابطہ
کٹ گیا ہو جس کی خدا پھر پروا نہیں کرتا۔

قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ۔

(سورۃ الفرقان آیت ۷۷)

میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ اس لئے اس میں تو شک نہیں کہ
دعا تو

جاری وساری زندگی کا ایک مستقل حصّہ

ہے ۔ اسے انسانی زندگی میں صرف پانی کا مقام یا خوراک کا مقام نہیں بلکہ ہوا کا مقام حاصل ہے جو ہر وقت انسان کی زندگی کے لئے ضروری ہے پس روحانی زندگی میں دعا کو تو یہ مقام حاصل ہے لیکن بعض خاص دعاؤں کے وقت ہوتے ہیں جب کہ دعا ہر چیز بن جاتی ہے ، غذا بھی ہو جاتی ہے ، پانی بھی ہو جاتی ہے ، اوڑھنا بچھونا بھی ہو جاتی ہے ، انسان کو مادی دنیا سے آزاد بھی کر دیتی ہے ۔ حقیقت میں دعا ایسے ایسے روپ ڈھال لیتی ہے ایسی شکلیں اختیار کر لیتی ہے کہ کبھی ظاہری رزق بن کے بھی اللہ کے بندوں پر نازل ہوتی ہے اور ایسے واقعات ہیں کہ جب دعا نے روٹی کی شکل اختیار کر لی ، جب دعا نے پانی کی شکل اختیار کر لی ، جب دعا نے پھل کی شکل اختیار کر لی ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ سیر کے لئے ایک باغ میں جا رہے تھے تو ایک ایسے پھلدار درخت پر نظر پڑی جس کے پھل کا وقت نہیں تھا اور اس کی شاخیں سوکھی ہوئی تھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ٹہل رہے تھے تو بچپن کی ضد کے طور پر آپ نے فرمایا کہ ابّا مجھے یہ پھل دیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شاخ پر ہاتھ مارا اور وہ تازہ پھل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جو اس وقت بچے تھے ان کو عطا فرما دیا ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ مجھے پتہ نہیں کہ وہ کیسا واقعہ ہوا تھا اور وہ پھل کس طرح آیا تھا لیکن یہ امرِ واقعہ ہے کہ بعض دفعہ مومن بندوں کی حرکت بھی دعا بن جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنے والوں کے بھی خاص مقام ہوتے ہیں ۔

وَاِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰى وَحُسۡنَ مَاٰبٍ

(سورۃ ص آیت ۴۰)

خدا تعالیٰ بعض بندوں سے متعلق فرماتا ہے کہ ان کا ہمارے ہاں ایک خاص مقام ہے ۔ وَحُسۡنَ مَاٰبٍ انہیں قربت اور حسن کا ایک خاص مقام حاصل ہے ۔ تو دعا کا مضمون تو بہت ہی لمبا اور وسیع ہے ۔ اور دعا کرنے والوں کے حالات بھی مختلف ہوتے ہیں لیکن یہ امرِ واقعہ ہے کہ دعا کرنے والا خواہ ادنیٰ ہو خواہ اعلیٰ ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو طعمے ضرور ملتے ہیں ۔ بعض دفعہ خدا تعالیٰ اپنے وجود کے حیرت انگیز کرشمے دکھاتا ہے اور اپنی رحمت کے چھوٹے چھوٹے لقمے بھی اور بڑے بڑے لقمے بھی دے دیتا ہے ۔ خارق عادت معجزے بھی دکھاتا ہے ۔ دستور کو تبدیل کرنے کے معجزے بھی دکھاتا ہے اور دستور کو کسی کا غلام بنا دینے کے معجزے بھی دکھاتا ہے ۔ ساری کائنات کو کسی وجود کے لئے مُسخّر کرنے کے معجزے بھی دکھاتا ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں شخص اتنا کمزور ، ذلیل اور حقیر ہے کہ اس کی دعا قبول نہیں ہوتی ۔

عجیب شان ہے اللہ کی

کمزور سے کمزور بندے کی بھی وہ بعض دفعہ اس شان سے دعا سنتا ہے کہ اگر اس بندے میں شرم اور حیا کا مادہ ہو تو ہمیشہ کے لئے خدا کے حضور بِچھ جائے ۔ ایسے بندوں کی بھی سنتا ہے جن کے متعلق جانتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ جب ہم ان کو غم سے نجات دیں گے تو پھر شرک کریں گے ، آج خالصتاً مجھے بلا رہے ہیں اور مجھے مدد کے لئے پکار رہے ہیں ، جانتا ہوں کہ جب میں ان کو نجات بخشوں گا تو یہ پھر بتوں کے سامنے جھکیں گے ، تب بھی میری رحمت اتنی وسیع ہے کہ میں ان کو بخشتا ہوں اور ان کی دعاؤں کو قبول کرتا ہوں ، غم سے نجات بخشتا ہوں ۔ تو دعا کا مضمون تو جاری وساری ہے لیکن جیسا کہ بعض دعائیں خاص مقام رکھتی ہیں بعض دعا کرنے والے خاص مقام رکھتے ہیں ، بعض ایام بھی خاص مقام رکھتے ہیں ، بعض دن بھی اور بعض راتیں بھی اور ” لیلۃ القدر “ والی رات بھی ۔ میں سارے مفاہیم تو بیان نہیں کر سکتا ۔ لیکن ایک عرفِ عام میں جو مفہوم ہے کہ واقعتاً ایک رات ہو ایسی رات بھی آتی ہے اور ایسی رات جس کو نصیب ہو جائے اس کا گھر برکتوں سے بھر جاتا ہے ۔ اس کی زندگی ہمیشہ کے لئے سنور جاتی ہے ۔ اس رات کو حاصل کرنے کا ذریعہ کونسا ہے ۔ اس کی طرف میں توجہ آپ کو دلانا چاہتا ہوں وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ۔ یہ وہ سورج ہے یہ وہ سراجاً منیراً ہے جس کے ذریعے لیلۃ القدر وجود میں آئی تھی ۔ خواہ یہ دائمی لیلۃ القدر اسلام کی قرار دے لیں یا خاص زمانے کی لیلۃ القدر کہہ لیں ، یا زمانہ نبوی کی لیلۃ القدر شمار کریں یا انسانی زندگی کی ایک لیلۃ القدر ۔ یا ایک رات شمار کر لیں یا ایک رات کے چند لمحے ، جو مفہوم بھی اس کا ہے یہ سب برکت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کے ذریعہ نازل ہوئی ۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ، اس لئے اس کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے درود بہت کثرت سے پڑھنا پڑے گا اور محبت کے ساتھ ذاتی وابستگی کے ساتھ

کثرت سے درود پڑھیں

کہ وہ نورِ مصطفوی جو اندھیری راتوں کو روشن کیا کرتا ہے، وہ جو اذیت ناک اور کربناک لمحوں کو رحمت اور سلامتی میں تبدیل کیا کرتا ہے، وہ نور آپ کے وجود پر نازل ہونے لگ جائے اور اسی کا نام لیلۃ القدر ہے۔

اگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات کسی کو نصیب ہو جائیں اور اس کے وجود میں محبت کے ذریعہ داخل ہو جائیں اور اس کے انگ انگ میں سما جائیں اس کی فطرت بن جائیں اس کی عادتیں ہو جائیں اس کی خصلتوں پر اثر انداز ہو جائیں تو اس سے بہتر لیلۃ القدر اور کوئی لیلۃ القدر نہیں۔ یہ وہ لیلۃ القدر ہے کہ ہزار مہینے اس کے پاؤں چومیں اور چاٹیں اور اس کے سامنے گریہ وزاری کریں اور سجدے کریں۔ تب بھی یہ رات ان سارے مہینوں پر حاوی اور بھاری اور زیادہ برکتوں والی ہوگی۔

پس آج یہ کوشش کریں آج بھی اور بقیہ دنوں میں بھی، آج کی رات بھی اور بقیہ راتوں میں بھی اس کثرت کے ساتھ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں کہ وہ سراج منیر جو اس کائنات کی روحانی دنیا کا سراج منیر ہے وہ آپ کی کائناتِ وجود کا بھی سراج منیر بن جائے اور آپ کی ذات میں بھی چمکنے لگے۔ آپ کے دل میں بھی داخل ہو جائے اور آپ کی ساری زندگی کو منور کر دے اور اگر جماعت احمدیہ کو یہ لیلۃ القدر نصیب ہو جائے تو اس لیلۃ القدر کی برکتوں کو کوئی دنیا میں چھین نہیں سکتا۔ ناممکن ہے۔

یہ لیلۃ القدر اس مطلع الفجر میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے کہ اچانک ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہوتا ہے۔ جسے رات کہتے تھے اسے دن کہنے لگتے ہیں جسے اندھیرے سمجھا کرتے تھے وہ روشنی بن جاتی ہے اور مطلع الفجر ہو جاتا ہے۔ اس یقین کے ساتھ اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور آپؐ کی برکتوں کے ساتھ انسان زندہ رہتا ہے۔ پھر کبھی اس کی زندگی میں کوئی رات نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اسوہ حسنہ کی پیروی

میں دنیا کو اسلام کے نور سے منور کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا۔

دعا کا ذکر چل رہا تھا تو میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر خاص طور پر اس لئے بھی واجب ہے کہ گزشتہ جمعہ میں نے آپ کو توجہ دلائی تھی کہ اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگیں۔ بارش وہ جو اس کے فضلوں اور رحمتوں کی بارش ہو جو موسموں کو اس طرح تبدیل کرتی ہے کہ ٹھنڈی اور تسکین بخش ہواؤں کی شکل اختیار کر لیتی ہے، اپنے رب سے وہ مانگیں جو کیفیت ہی بدل دیتی ہے اور جماعت نے وہ دعا کی اور اللہ نے اس شان کے ساتھ قبول کی کہ سارا عرصہ جب ایسی ہوا کے جھونکے ملتے تھے تو سانس اور یہ رحمت کی ہوائیں مجسم حمد باری بن کر ایک دوسرے کے گلے ملا کرتے تھے۔ حیرت ہوتی تھی اللہ کی رحمت پر، اس کی بخشش پر، اس کی عطا پر کہ اپنے عاجز بندوں یعنی جماعت احمدیہ سے منسلک بندوں کی کس شان کے ساتھ دعائیں قبول کرتا ہے اور یقین دلاتا ہے۔ یہ دراصل ایک پیغام تھا۔ پیغام یہ تھا کہ اصل دعائیں جو تم نے کرنی ہیں وہ دعائیں بھی میں تمہاری اسی شان سے قبول کروں گا جیسی یہ ایک ظاہری چھوٹی سی علامت ہے جو میں پوری کر رہا ہوں۔ اس لئے میرے لئے تو یہ بارشیں اور رحمتیں

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک غیر معمولی پیغام

بن کر آئی تھیں۔ سارا ہفتہ ایک عجیب کیفیت میں گذرا کہ ادھر دعا نکلی ادھر خدا نے یہ پیغام دے دیا کہ میں تمہاری ساری دعائیں سن رہا ہوں اور علامت کے طور پر یہ ظاہری دعا بھی تمہاری قبول کر رہا ہوں تاکہ تم میں سے کسی کو مجھ پر بدظنی نہ ہو، تو اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ جو ہم نے دعائیں کیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ بھی مقبول ہوئیں اور جو اسلام کی فتح کی اور اس کی عظمت کے لئے خدا کے حضور ہم نے گریہ وزاری کی اور آنسو بہائے وہ بھی مقبول ہوئے۔ اور بھی وہ آنسو ہیں جو دراصل لیلۃ القدر کا ترشح ہوا کرتے ہیں، یہ جو لیلۃ القدر کے ساتھ آپ نے ترشح کی باتیں سنی ہیں، روحانی دنیا میں بھی ایک ترشح ہوتا ہے۔ یہ بندے کے آنسو ہیں جو لیلۃ القدر کا ترشح بن جایا کرتے ہیں۔ تو اس لئے بقیہ وقت بھی جہاں دعائیں مزید کریں وہاں خدا کا شکر بھی بہت کریں اور رو رو کر یہ عرض کریں اور گریہ وزاری اور منت اور سماجت سے اللہ کی رحمت کے قدم پکڑ کر اور اس سے لپٹ کر یہ دعائیں کریں کہ اے خدا ہم نہیں جانتے کہ یہ کیا تھا لیکن ہمارے دلوں کو یہ یقین ہے کہ یہ تیری رحمت کا نشان تھا اس لئے ہمیں مایوس نہ کرنا اور اس رحمت کے نشان کو ہماری پہلی دعاؤں پر بھی حاوی فرمائے اور اگلی دعاؤں

باقی صفحہ نمبر ۲۹ پر

رمضان المبارک

حصولِ تقویٰ کی آسمانیِ تربیت گاہ

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ)

"تمام کتب سماوی کا خلاصہ قرآن مجید ہے اور قرآن مجید کا خلاصہ ہے تقویٰ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتّی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ 52)

ایک دوسرے زاویہ نگاہ سے تقویٰ کے معنیٰ ہیں کہ ہر ایک باریک در باریک گناہ سے بچنا اور جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے کنارہ کش ہو کر خدا کی رضا کو ہر چیز پر مقدم کر لینا۔ ع

ترکِ رضائے خویش پئے مرضیِ خدا

رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت عرباض رضی اللہ عنہ بن ساریہ کی روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہمیں وعظ فرمایا جو ایسا اعلیٰ درجہ کا تھا کہ اس سے ہمارے آنسو بہنے لگے اور دل لرز اٹھے اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ الوداعی وعظ ہے۔ حضور ہمیں کوئی وصیّت فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 127)

میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ

"اَکْثَرُ مَا یَلِجُ بِہِ الْاِنْسَانُ الْجَنَّۃَ تَقْوَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ"

(مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۹۲)

یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں اکثر لوگ تقویٰ کے باعث داخل ہوں گے۔

قرآن مجید کے علمی و ادبی اور معنوی و روحانی کمالات میں سے ہے کہ اس نے تقویٰ کو لباس قرار دیا ہے۔

(حوالہ کے لئے دیکھیں سورۃ اعراف : ۲۷)

یہ لطیف استعارہ عباد الرحمٰن کو بتایا ہے کہ تقویٰ ایک روحانی وردی ہے جو خدا کے عاشقوں اور سالکوں کو عطا کی جاتی ہے جس کے حُسن و جمال اور آرائش و زیبائش سے وہ باقی تمام بنی نوع انسان سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتّی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ ہی سے پیدا ہوتی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ 52)

اس پس منظر میں جب ایک عارف باللہ رمضان المبارک کے بہار آفریں دور میں داخل ہوتا ہے تو اوّل مرحلہ پر ہی اس کی روح وجد کر اٹھتی ہے کیونکہ قرآن کریم نے روزوں کا فلسفہ ہی حصولِ تقویٰ بیان فرمایا

ہے۔ چنانچہ خدائے کریم جل شانہٗ، و عزّ اسمہٗ کا ارشادِ مبارک ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ ۳۹)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اُسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تاکہ تم تقویٰ شعار ہو جاؤ۔ اور خدا کو اپنی ڈھال بنالو۔

"لعلکم تتقون" کے دو لفظوں میں معرفت کا ایک سمندر پنہاں ہے ایک تو اسی لئے کہ اس میں رمضان المبارک کے جملہ اغراض و مقاصد کا جامع اعلان ہے جو کتاب اللہ کی فصاحت و بلاغت کا اعجاز ہے۔ دوسرے اس لئے کہ قرآن میں تقویٰ کی جو بے شمار برکات بیان ہوئی ہیں اُن سب کے عطا کئے جانے کی بشارت ربّانی روزہ دار کو دی گئی ہے جس کے اندر روحانی، اخلاقی، مادی اور روحانی، انفرادی اور اجتماعی غرضیکہ ہر نوع کی برکتیں آجاتی ہیں۔ حتّٰی کہ خالقِ ارض و سما کا دیدار بھی آجاتا ہے۔ جو تقویٰ کا انتہائی مقصود و مطلوب ہے چنانچہ حدیث قدسی ہے کہ

"قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامُ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ"

(بخاری کتاب الصوم)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے سب کام اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بن جاتا ہوں یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اپنی زیارت کا شرف عطا کرتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ ہر بندہ عالی جناب آستانہ الوہیت پر سر رکھ کر بزبانِ حال یہی پکار رہا ہے

در دو عالم مرا عزیز توئی
وآں چہ می خواہم از تو نیز توئی

ترجمہ:۔ دونوں عالم میں میرا تو ہی پیارا ہے اور جو چیز میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ بھی تو ہی ہے" ــــــــ (درثمین فارسی)

سلوک عشق کی اس منزل پر پہنچ کر روزہ دار فنا فی اللہ کے عظیم مقام تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

صَمْتُ الصَّائِمِ تَسْبِيْحٌ وَنَوْمُهٗ عِبَادَةٌ وَدُعَائُهٗ مُسْتَجَابٌ وَعَمَلُهٗ مُضَاعَفٌ۔

(کنز العمال جلد ۸ صـ ۴۲۹)

روزہ دار کی خاموشی تسبیح اور اس کی نیند خدا کے دفتر میں عبادت شمار کی جاتی ہے۔ اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ اور اس کے ہر عمل کا بدلہ بہت بڑھ چڑھ کر دیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کے آفاقی اور روحانی مرکز کی ان عدیم المثال روحانی برکات و تاثیرات سے کما حقّہ فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان مبارک احادیث کو بہت باریک نظری سے مطالعہ کیا جائے جن میں روزہ کے فضائل و مناقب بیان ہوئے ہیں۔ ذیل میں مشکوٰۃ شریف سے چند منتخب احادیث ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔

(۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم پر رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ آیا ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ سرکش شیطانوں کو اللہ کے لئے اس میں مقید کر دیا جاتا ہے۔ اس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس مہینہ میں نیکی کرنے سے محروم رہا وہ ہر نیکی سے محروم رہا"۔

(اس کو احمد اور نسائی نے روایت کیا۔)

(۲)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يُشَفِّعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، روزہ اور قرآن دونوں بندے

کی شفاعت کریں گے۔ چنانچہ روزہ کہے گا۔ اے میرے پروردگار! میں نے اس کو کھانے پینے اور شہوات سے دن کو روک دیا تھا سو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ قرآن کہے گا۔ میں نے اس کو رات کی نیند سے روک دیا تھا۔ لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ اس پر ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(۳)

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رمضان آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم پر یہ ایک ایسا مہینہ آیا ہے کہ اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں نیکی کرنے سے محروم رہا وہ ہر نیکی سے محروم رہا۔ اور اس ماہ میں نیکی سے وہی محروم رہتا ہے جو بدنصیب ہو۔"

(اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے)

(۴)

وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِى اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شُرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ وَّمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شُرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔"

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ فرمایا۔ اے لوگو! رمضان کا مہینہ یہ بڑا عظیم مہینہ ہے، بابرکت مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کو عبادت کرنا نفل ہے جو شخص کسی نیک کام کے ذریعہ اس میں اللہ کا قرب حاصل کرے، یعنی نفلی عبادت کرے، تو وہ ایسا ہے کہ اس نے اور مہینوں کا فرض ادا کیا۔ اور جو شخص اس میں فرض ادا کرے وہ ایسا ہے کہ دوسرے مہینوں کے اس نے ستّر فرض ادا کئے۔ وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے۔ وہ غم خواری و ہمدردی کا مہینہ ہے (فقیروں اور مسکینوں سے ہمدردی کرنے کا) اس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو اس کی مغفرت اور دوزخ کی آگ سے رہائی کا سبب ہوگا اور اس کو روزہ دار ہی کی مانند اجر ہوگا بغیر اس کے کہ اس کے روزہ کے ثواب میں کمی ہو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم میں سب اس قابل نہیں کہ روزہ افطار کرانے کے لئے کوئی چیز پائیں۔ (تو پھر ثواب کیسے حاصل کریں؟) فرمایا اگر کوئی شخص ایک گھونٹ لسّی یا ایک کھجور یا ٹھنڈے پانی ہی سے کسی کا روزہ افطار کرا دے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو یہ ثواب عطا فرمائے گا اور یہ شخص روزہ دار کا پیٹ بھر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے پلائے گا۔ اس طرح کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔ رمضان ایک ایسا مبارک مہینہ ہے کہ اس کے شروع میں رحمت، درمیان میں بخشش اور آخر میں دوزخ سے نجات مل جاتی ہے۔

ان احادیث نبوی سے یہ حقیقت بہر نیمروز کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ رمضان المبارک کے حقیقی مجاہدات کے نتیجہ میں انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے اور اس کے وجود، اس کے اقوال و افعال اور حرکات و سکنات میں انقلاب عظیم برپا ہو جاتا ہے اور وہ گویا ایک نیا انسان بن جاتا ہے جو تصوف کی اصطلاح میں ابدال کہلاتا ہے جو اس دنیا میں ہی رضائے باری تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور خدا کی آتشِ غضب اس کے لئے گل و گلزار بنا دی جاتی ہے۔

رمضان المبارک کے مقدس اور پُرانوار ایام ہی کی یہ خصوصیت ہے کہ اگرچہ سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ البراق ہیں اور عرفانِ الٰہی کے آسمان میں نہایت برق رفتاری سے ایک سیکنڈ میں کروڑوں میل پرواز کر جاتے ہیں۔ مگر جونہی رمضان المبارک اپنے جلو میں لاتعداد آسمانی نعمتوں کو لئے آجاتا ہے۔ آپؐ کی خدا نما شخصیت میں ایک نیا روحانی انقلاب رونما ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چشم دید شہادت ہے کہ

"كَانَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ
ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتَّى يَنْسَلِخَ"

جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو آپؐ کمر ہمت کس لیتے اور جب تک رمضان اختتام پذیر نہ ہو جاتا آپؐ اپنے بستر مبارک پر نہیں آتے تھے۔

پھر فرماتی ہیں :۔

"كَانَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ
صَلَاتُهُ وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ"

(کنز العمال جلد، ص۸۲)

یعنی رمضان کے آنے پر آپؐ کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ آنحضورؐ کی نماز پہلے سے زیادہ لمبی ہو جاتی اور دعا میں الحاح اور گریہ و بکا اور بھی بڑھ جاتا۔

رمضان کا بابرکت مہینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادتوں ہی کا نقطۂ معراج نہیں تھا بلکہ آپ کی جود و سخا بھی ان دنوں اپنے انتہائی کمال تک پہنچ جاتی تھی۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ آپؐ فیاض تو تھے ہی لیکن رمضان میں جب جبریل امین قرآن مجید سنانے آتے تو آپؐ کی فیاضی کی کوئی حد نہ رہتی۔ آپؐ کی فیاضی ہوا سے بھی آگے نکل جاتی تھی۔

(بخاری کتاب الصوم)

یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سے مراد صرف مادی اشیاء کی عطا نہیں بلکہ وہ دعائیں بھی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مبارک ایام میں اپنی امت مرحومہ کے لئے اپنے مولا کے حضور کیں اور اپنے آنسوؤں سے اپنی سجدہ گاہ تر رکھی۔ آنحضرتؐ کی یہ دعائیں آسمان پر ایک نہ ختم ہونے والے خزانہ کی صورت میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو چکی ہیں اور آپؐ کے سچے عاشقوں اور خادموں کو قیامت تک ملتی رہیں گی اور کوئی نہیں جو ان کو روک سکے !! کوئی نہیں جو ساقیٔ کوثر کے اس ابدی فیضان کو بند کر سکے !!

ع
دولت کا دینے والا فرمانروا یہی ہے

(فداک ابی و امی یا رسول اللہ!)

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ رب جلیل نے خصوصی انتشارِ روحانیت کے لئے رمضان المبارک کو ازلی و ابدی مرکز مقرر فرمایا ہے جس کے طفیل برابر چودہ صدیوں سے طالبانِ حق و معرفت کو مواہبِ خاصہ اور انعاماتِ عظیمہ عطا ہوتے چلے آرہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی برکت سے تا ابد حاصل ہوتے رہیں گے اور تقویٰ کے ربّانی لباس پہننے والے ہمیشہ ہی تقویٰ کے نور سے خود بھی منور رہیں گے اور بالآخر دنیا کو بھی بقعۂ نور بنا ڈالیں گے۔ انشاء اللہ!

وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا ۝

ع ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

"حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ
فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ .... وَيَجْعَلْ
لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ" (الانفال ۳۰ و الحدید ۲۹)

یعنی اے ایمان لانے والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم ہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہو گا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہو گا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہو گا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہو گا۔ اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں، وہ سب نور سے بھر جائیں گی۔ اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم ص۱۷۷، ص۱۷۸)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو رمضان المبارک کے فیوض و انوار سے متمتع فرمائے اور محض اپنے فضل و کرم سے نور تقویٰ سے بھی نوازے کہ ہر ایک طاقت و قدرت اسی کو حاصل ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ماہِ صیام

پھر موج طرب اُٹھی پھر ماہِ صیام آیا
اللہ کے بندوں کو رحمت کا پیام آیا

پھر بادہ عرفاں کے مستوں کو مبارک ہو
میخانے کی خلوت سے چھلکا ہوا جام آیا

ارواح و ملائک کا گردوں سے ہجوم اُترا
پھر سجدہ گزاروں کو تا صبح سلام آیا

جس ماہِ مبارک میں قرآن کریم اُترا
اُس ماہِ مبارک کا پھر دور میں جام آیا

کھولے گئے مومن پر فردوس کے دروازے
ابلیس مقیّد ہے شیطاں تہِ دام آیا

پھر آنکھ ہوئی گریاں راتوں کو نمازوں میں
پھر کیفِ سجود آیا پھر لطفِ قیام آیا

گردوں سے ندا آئی روزے کی جزا میں ہوں
پھر بندے سے ملنے کو خود ربِّ انام آیا

پھر رات کے پردے میں بے پردہ تجلّی ہے
پھر حُسنِ ازل بہرِ نظارۂ عام آیا

ہر صبح کے منظر میں نورِ ہدایت ہے
رحمت کا نشاں بن کر ہر جلوۂ شام آیا

ہر سانس کے ساتھ آئی تسبیح زبانوں پر
بے ساختہ ہونٹوں پر اللہ کا نام آیا

(سعید احمد اعجاز)

رمضان آیا رمضان آیا

یہ تیس ۳۰ دن کا مہمان آیا
مع تیس ۳۰ پارے قرآن آیا
اُمّت پہ فضلِ رحمان آیا
رحمت کا بارے باران آیا

پیغام لے کر شعبان آیا
رمضان آیا رمضان آیا

اللہ خود ہی ہے اُس کا ضامن
رکھتا ہے روزہ جو پاک باطن
ہو اِس مہینہ کی رات یا دن
خوشی سے ہے معمور ہر نفسِ مومن

قابو میں جیسے شیطان آیا
رمضان آیا رمضان آیا

تبلیغ حق کے ڈنکے بجائیں
گھر گھر میں جا کر قرآں سنائیں
بھٹکے ہوؤں کو رستہ پہ لائیں
روٹھے ہوؤں کو جا کر منائیں

مومن دلوں میں ہیجان آیا
رمضان آیا رمضان آیا

ناکام شیطاں کی سازشیں ہیں
مقبول مومن کی کاوشیں ہیں
مردُود اس کی سب خواہشیں ہیں
افضالِ رحماں کی بارشیں ہیں

بحرِ یقیں میں ہیجان آیا
رمضان آیا رمضان آیا

اے قیسؔ بھر لے دامانِ دیواں
اور نعت خوانی میں بھی نمایاں
بن کر خدا کا حمد و ثنا خواں
کردار ادا کر اب شانِ شایاں

فرصت کا لے کر سامان آیا
رمضان آیا رمضان آیا

(قیس مینائی نجیب آبادی۔ جرمنی)

ہماری ذمہ داریاں

(محترم جناب عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی)

محترم جناب عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کے ایک تازہ اہم مضمون کا اُردو ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔ یہ ترجمہ مکرم عبدالرحیم احمد صاحب نے کیا ہے ——— (ادارہ)

جماعت کے عزیز احباب و خواتین!

خاکسار آج ایک اہم اور حسّاس موضوع پر کچھ تحریر کرنا چاہتا ہے اُس موضوع کا تعلق مغربی معاشرہ میں مردوں اور عورتوں کے اسلامی طرزِ زندگی گزارنے سے ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں ہماری ذمہّ داریاں کیا ہیں۔

فی زمانہ جبکہ جرمنی میں ہماری جماعت تعداد کے لحاظ سے تیزی سے بڑھ رہی ہے ہمیں زیادہ سے زیادہ اپنے ممبران کے اخلاق اور عام چال چلن پر نظر رکھنی ہوگی۔ میں واضح طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اسلامی رنگ میں تربیت اولاد کے معاملہ کو آسان خیال کرتے ہیں تو آگے چل کر آپ کو اُن مشکلات اور خرابیوں کا سامنا کرنا پڑے گا جنہیں پیش بینی کا وصف رکھنے والے ابھی سے محسوس کر رہے ہیں اور ان کے سدِّباب کے لئے فکرمند ہیں۔ اس معاشرہ میں زندگی بسر کرنے والے مغربی والدین یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اُن کی اولاد گمراہ نہیں ہو رہی اُن کے اپنے روزمرہ کے تجربات اس پر شاہد ناطق ہیں۔ میرا تاثر اور مشاہدہ یہ ہے کہ ہماری جماعت جس میں بفضلہ تعالیٰ پردے کی پابندی ہے اور مختلف جنسوں کا آزادانہ میل ملاپ نہیں اس معاملہ کو بڑی آسانی سے حل کر کے اپنی ذمہّ داری سے سبکدوش ہو سکتی ہے۔ اصل مسئلہ تو کمزور ممبران جماعت کا ہے کیونکہ وہ اس تباہی سے جو اِس سوسائٹی کا خاصہ ہے ہرگز بھی محفوظ نہیں ہیں۔

میرے مخاطب خصوصی طور پر وہ ممبران جماعت ہیں جو اس امر کو ضروری نہیں سمجھتے کہ سوسائٹی میں مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ دائرۂ کار ہوں اور وہ ایک دوسرے سے الگ رہ کر اپنی ذمہّ داریاں ادا کریں۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ خواتین جو خود پردہ کی پابندی نہیں کرتیں اور اس پر مزید یہ کہ غیر مناسب لباس پہن کر اور غیر ضروری میک اَپ کر کے گھروں سے باہر نکلتی ہیں اور اسی طرح وہ احباب جو اس معاملہ میں اپنی خواتین کی نگرانی نہیں کرتے اور انہیں اسلامی پردہ کا پابند بنانے کی کوشش نہیں کرتے وہ صحیح راستے پر نہیں ہیں۔ جب ایک دفعہ آپ احتیاط سے کام نہ لے کر اور بے پردگی کے آغاز پر درگزر کا طریق اختیار کر کے بے راہ روی کا دروازہ معمولی سا کھول دیتے ہیں تو یاد رکھیں شیطان اس دروازے کو مزید کھول کر اس میں سے بار بار آتا رہے گا۔ ہو سکتا ہے آپ کو اس کے نتیجے میں بالآخر رونما ہونے والی تباہی کا فوری طور پر خود سامنا نہ کرنا پڑے لیکن یہ تباہی آپ کی اولاد کا مقدر بنے بغیر نہ رہے گی کیونکہ جو طرزِ زندگی خاندان میں بڑوں کا ہوتا ہے وہی آپ کے بچّوں کے لئے نمونہ بنتا ہے۔ آپ تصور نہیں کر سکتے کہ آپ کے بچّے گھر سے باہر بہت بُرے معاشرے میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ روزانہ اُن کا واسطہ آزادانہ جنسی اختلاط، غیر محتاط گفتگو، بازاری زبان، مغربی موسیقی اور فحش فلموں سے پڑتا ہے۔ اس بھیانک صورتِ حال سے بچاؤ کے لئے اُن کی واحد پناہ گاہ آپ کی راہنمائی اور مخلصانہ توجہ ہے۔ اُن کے لئے صاف ستھرا سچّا اسلامی نمونہ قائم کریں۔ یاد رکھیں صرف سچّی اسلامی زندگی ہی ہے جو ہمیں اخلاقی تباہی اور گمراہ معاشرے کے بد اثرات سے بچا سکتی ہے۔

مسخ شدہ فطرت اور بے محابا جنسی آزادی کی وجہ سے گمراہ معاشرے کے بد اثرات، طلاقوں کی بھرمار، جنسی بیماریوں اور نشہ کی بڑھتی ہوئی وبا کی شکل میں روز بروز نمایاں ہوتے جا رہے ہیں اور

ان کے منفی نتائج ساری دنیا کو متاثر کر رہے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں جرمنی کی مقامی جماعت ایسے پروگرام بنا رہی ہے کہ جنہیں اختیار کر کے اس سوسائٹی کے اندر رہتے ہوئے ان برائیوں سے بچنے کے طریقے سوچے جائیں اور اُن پر عمل کیا جائے۔ ہم جرمنی میں جماعتی طور پر اس معاملہ کو مزید برداشت نہیں کریں گے کہ بعض ممبران کی طرف سے کھلم کھلا جماعتی نظام اور اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی ہو۔ ہر ممبر کو علم ہونا چاہیئے اور اُسے خبردار رہنا چاہیئے کہ جو معدودے چند غیر تربیت یافتہ نوجوان پاکستان سے یہاں آکر یہاں کی لڑکیوں کے ساتھ غیر شرعی رشتے قائم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے ہم ان کی ایسی غیر شرعی، غیر اسلامی اور سراسر غیر اخلاقی حرکتوں کو برداشت نہیں کریں گے ہمیں ان کے خلاف ایکشن لینا ہوگا۔ نتیجتاً ایسے ممبران کو اخراج از نظام جماعت کی سزا مل سکتی ہے۔ میں آپ کو قبل از وقت بتا دینا چاہتا ہوں کہ ایسے عناصر کے ساتھ ایسا ہی ہوگا اور کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔

میں نے دیکھا ہے کہ ہماری نرمی کے باعث اس قسم کے کیسوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور ایک نتیجہ اس کا غیر مطمئن شادیوں کی صورت میں نکلا ہے گھروں میں بہتر ازدواجی تعلقات صحت مند معاشرتی زندگی کے لئے بہت اہم ہیں۔ اور یہی راز ہے معاشرے کی بہتری اور پائیداری کا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی میاں بیوی ایک دوسرے سے شاکی ہوں اور ایک دوسرے کو پسند نہ کرتے ہوں لیکن انہیں یہ قرآنی ارشاد ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

عَسٰٓی اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ج
وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ط
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ ۲۱۷)

بالکل ممکن ہے کہ تم کسی شے کو ناپسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی شے کو پسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لئے دوسری چیز کی نسبت بُری ہو اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

پس ایک دوسرے کو معاف کرنے کے لئے ہر میاں بیوی کو تیار رہنا چاہیئے اور اپنے نجی مسائل جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ اُن کے پاکیزہ رویہ کے باعث گھر بچوں کے لئے جنت بن سکیں۔ میں ایسے افراد جماعت سے کہتا ہوں آپ یاد رکھیں کہ آپ اپنی صحیح اسلامی معاشرتی اقدار کو فراموش کر کے اپنے لئے اور بچوں کے لئے اچھا نہیں کر رہے اور جرمنی کے اندر ہمارے منفرد مثالی اسلامی معاشرہ کو داغدار کر رہے ہیں۔ ہمیں اپنی بچیوں کو یاد دلاتے رہنا چاہیئے کہ وہ ایسا لباس پہنیں جس سے انہیں پردہ کا پابند تصور کیا جائے۔ وہ سر پر (HEAD COVER) اوڑھیں تاکہ اس معاشرہ میں اُن کا امتیاز قائم ہو اور وہ اس گندے معاشرہ میں نیکی اور پاکیزگی کا نشان قرار پائیں۔ ہمیں صرف بچیوں کی بہتری اور فلاح پر ہی توجہ نہیں دینا چاہیئے بلکہ ہمارے لڑکوں کو بھی اچھی اخلاقی اصولوں اور ضابطوں پر کاربند ہونے کی ضرورت ہے۔ مثلاً جب آپ بچیوں کو تیراکی کے لئے تالاب پر جانے سے منع کرتے ہیں تو لڑکوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ وہاں نہ جائیں اور نیم عریاں جسموں کو دیکھنے سے احتراز کریں۔ ایک تجویز یہ ہے کہ وہ ایسے اوقات میں وہاں جائیں جب لوگوں کا اژدحام نہ ہو مثلاً صبح ۹ بجے سے پہلے جائیں۔ اسی طرح بچیوں کے لئے تو علیحدہ تالابوں کا انتظام ہونا چاہیئے۔ لڑکیوں کے لئے اگر سکولوں کی طرف سے ساتھی طالبات کے ساتھ لمبے دوروں پر جانا منع ہے تو لڑکوں کے لئے بھی یہی حکم ہے کیونکہ اُن کے لئے وہی مسائل پیدا ہوں گے اور وہ بھی برائیوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم اپنے بچوں اور بچیوں کو ایسے مواقع پر شامل ہونے سے منع کرتے ہیں تو ہمیں خاندان کی سطح پر انتظام بھی کرنا ہوگا کہ اُن کے لئے ایسے متبادل تفریحی مواقع پیدا کریں جہاں وہ ورزش اور تفریح کے فوائد سے محروم نہ رہیں۔ اصل مقصد نقصانات سے بچنا ہونا چاہیئے نہ کہ فوائد سے محروم ہونا۔ ہم بطور جماعت اُن کے لئے انتظام کر رہے ہیں اور پہلے ہی اس جہت میں مساعی جاری ہیں۔ لیکن ہمیں آپ میں سے جو والدین ہیں ان کے تعاون کی ضرورت ہے۔ آپ کی اعانت کی ضرورت ہے۔ آپ کی اعانت کے بغیر ہم اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمیں آپ کے ایثار کی ضرورت ہے، آپ کے وقت کی ضرورت ہے۔ دیگر وسائل مہیا کرنے کے علاوہ مالی قربانیوں کی اہمیت بھی اپنی جگہ مسلّم ہے۔ اس کے بغیر صحیح معنوں میں مناسب اور مفید متبادل انتظامات نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے بچے اپنے فارغ اوقات سے لطف اندوز ہو سکیں۔ ان معاملات پر غور کرنے کے لئے مغربی سوسائٹی کا تجزیہ کرنا بہت ضروری ہے۔ اس ضمن میں سیدنا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات

پر پورے جرمنی میں موزوں افراد پر مشتمل مطالعاتی گروپوں نے کام شروع کر دیا ہے۔

اس معاشرے کی خرابیوں سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ والدین جنسی معاملات پر اثر انداز ہونے والے امور پر اپنے بچوں کے ساتھ تبادلۂ خیال کریں اور اُس عمر سے بہت پہلے کریں جو کہ پاکستان میں سمجھی جاتی ہے کیونکہ یہاں پر بچہ کنڈر گارٹن سے ہی ان معاملات سے آگاہی پاتا ہے اور اگر مناسب رہنمائی نہ ملے تو بچہ معاشرے میں گمراہی کا شکار ہو سکتا ہے۔

والدین کو چاہیئے کہ بچہ کو جنس کے غلط استعمال اور ہم جنسی کے نقصانات وغیرہ سے متعلق آگاہ کریں اور ان سے خبردار کریں اور اس طرح گھر میں اعتماد اور افہام و تفہیم کی فضا قائم کریں تاکہ اگر بچہ معاشرے میں کسی مسئلہ سے دوچار ہو تو مدد اور رہنمائی کے لئے والدین سے رجوع کرے نہ کسی ایرا غیرا سے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک زمانہ پر نگاہ ڈالیں۔ جنس کے موضوع کو اُس دور میں بھی TABOO (قدغن کے قابل) نہیں سمجھا گیا۔ صحابہؓ ہر جنسی معاملہ پر بلکہ باریک سے باریک معاملات پر سوال کرتے تھے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بغیر کسی غیر ضروری حجاب کے جوابات عنایت فرماتے تھے۔ تعلیم اور تربیت کے نقطۂ نگاہ سے ہم کیوں یہ مبارک مثال اپنا نہیں سکتے۔ ہمارا نصب العین صرف اپنے مسائل حل کرنا ہی نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہماری کوشش یہ ہو کہ ہم اس مغربی دنیا کے مسائل حل کرنے میں ان کی رہنمائی کر سکیں۔

مجھے اچھی طرح علم ہے کہ یہ کام آسان نہیں اور تھوڑے وقت میں مکمل نہیں ہو سکتا لیکن اللہ کی مدد شامل ہو اور ہر احمدی اپنی اپنی جگہ دعا تضرع اور ابتہال عادت بنا لے اور اللہ کی بارگاہ میں سربسجود ہو جائے، اپنے لئے اور دوسروں کے لئے ساری بنی نوع انسان کے لئے دعا میں لگ جائے تو یہ کام جلدی اور یقینی طور پر پایہ تکمیل کو پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق بخشے۔

وقفِ جدید کا دروازہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازوں میں سے ایک ہے

(سیکرٹری وقفِ جدید)

دُعا کرو کہ دُعا کا جواب دیتے ہیں

کسی کو دولتِ فصلِ خطاب دیتے ہیں
کسی کو نعمتِ رفعِ حجاب دیتے ہیں
نگاہِ لطف سے رہتا نہیں کوئی محروم
وہ سب کو حُسنِ عمل کا ثواب دیتے ہیں
یتیم کو جو بناتے ہیں سرورِ کونینؐ
تو اُمیّوں کو وہ اُمّ الکتاب دیتے ہیں
کُشادہ دستیٔ اہلِ کرم کا کیا کہنا
بلا طلب ہی نہیں بے حساب دیتے ہیں
نگاہ اُٹھے تو اُن کی طرف ہی اُٹھتی ہے
کچھ اس ادا سے وہ جامِ شراب دیتے ہیں
ثنا کرو کہ ثنا رائیگاں نہیں جاتی
دعا کرو کہ دعا کا جواب دیتے ہیں
وہ زخم جو کہ مبشّر رفو نہیں ہوتے
عجب بہار عجب آب و تاب دیتے ہیں

(مبشر احمد راجیکی۔ ربوہ)

مقالہ خصوصی

م-ا-د

خلیجی جنگ میں امریکی اتحادیوں کا نرالا اعزاز

امریکہ جیسی عظیم عالمی طاقت کی سرکردگی میں دنیا کے دو درجن سے زائد ممالک کی افواجِ قاہرہ کی عراق جیسے چھوٹے سے ملک کے خلاف بے پناہ فضائی، سمندری اور زمینی یلغار اپنے اختتام کو پہنچ چکی ہے۔ اس بے تکان و بے اماں یلغار نے ۱۶ر جنوری سے ۲۷ر فروری تک عراق کے پورے ملک کو موت کی وادی میں تبدیل کئے رکھا۔ مسلسل و لگاتار اسّی نوّے ہزار فضائی حملوں کے ذریعہ بغداد ہی نہیں عراق کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔ شہروں اور دیہاتوں میں رہنے والے ایک لاکھ سے زائد مرد، عورتیں اور بچّے ہمیشہ کے لئے موت کی نیند سلا دئے گئے۔ زخمی ہونے والے لاکھوں شہری زندگی بھر کے لئے معذور و اپاہج بنا دئے گئے۔ بے گھر و بے در لاکھوں عراقی شہری پناہ اور خوراک کی تلاش میں مارے مارے پھرنے پر مجبور کر دئے گئے۔ اس کے بالمقابل قابل ذکر مزاحمت نہ ہونے کے باعث ہلاکت پھیلانے اور بربادی مسلط کرنے والوں کا بال بھی بیکا نہ ہوسکا۔

اب ان لاکھوں زخمیوں نیز ہولناک وباؤں کی زد میں آئے ہوئے لاکھوں عراقی یتیموں، بیواؤں اور بے بس انسانوں کو پوچھنے والا اور ان کے آنسو پونچھنے والا کوئی نہیں۔ بعض اسلامی ممالک سمیت ساری "مہذب" دنیا حتیٰ کہ بربادی مسلط کرنے کی اجازت دینے والی اقوام متحدہ کی نام نہاد "سلامتی" کونسل کی ہمدردیاں ہنوز تباہی پھیلانے والوں کے ساتھ ہی ہیں۔ چنانچہ مغربی طاقتوں کی طرف سے اُنہی کے حق میں بیان دئے جا رہے ہیں اور اُنہی کے حق میں "سلامتی" کونسل میں مزید قراردادیں پاس کی جا رہی ہیں اور انہیں عراق کو مزید سیدھا کرنے اور اس کے رہے سہے کس بل نکالنے کے اختیارات سونپے جا رہے ہیں تاکہ "مرے کو مارے شاہ مدار" کا مصداق بننے میں کوئی طاقت پیچھے نہ رہے۔

اب جبکہ عراق میں انتہائی بربادی افگن جنگ ختم ہو چکی ہے اور عراق کو اس کے خلاف عائد کردہ "جرم" سے کہیں زیادہ اور کہیں بڑھ کر سزا مل چکی ہے۔ یہ سوال بے معنی ہو کر رہ گیا ہے کہ اس جنگ کا اصل ذمہّ دار کون تھا؟ کویت پر قبضہ کرنے والا عراق ذمہّ دار تھا یا لاکھوں لاکھ صلیبیوں اور یہودیوں کو حجاز کی سرزمین مقدس پر دعوت دینے والے سعودی اور کویتی شاہی خاندان اس کے اصل ذمہّ دار تھے؟ البتہ اس ضمن میں ایک امر قابلِ غور ضرور ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا سعودی شاہی خاندان کی تائید و حمایت میں عراق پر یہودیوں اور صلیبیوں کی بے پناہ یلغار ایک مذہبی جنگ تھی؟ کیا امریکہ اور اس کے اتحادی حملہ آوروں کی طرف سے ہزاروں سعودی علماء کا اور اسی طرح عراق میں منعقدہ ہزاروں علماء کی کانفرنس کا اس جنگ کو جہاد قرار دینا درست تھا؟ اگر یہ جہاد تھا تو بہت ہی عجیب و غریب اور بالکل ہی نرالی قسم کا جہاد تھا جس میں لاکھوں صلیبی اور یہودی جنگجو "مجاہدین اسلام" کا روپ دھار کر عراق کے ہزارہا مسلمانوں کے کشتوں کے پُشتے لگانے اور سعودیوں، کویتیوں سے اپنی سفّاکیوں کی داد پاتے رہے۔ اور اب اُنہی یہودی اور صلیبی "مجاہدین اسلام" نے فتح کے شادیانے بجا بجا کر آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے، وہ کیوں نہ فتح کے شادیانے بجائیں جبکہ انہوں نے کویت اور سعودی عرب کے شاہی خاندانوں کے ڈولتے ہوئے اقتدار کو سہارا دے کر اس کے عوض فلسطین پر یہودیوں کے ناجائز قبضہ اور بالادستی کو ان سے در پردہ تسلیم کروا لیا ہے۔ یہ مقصد انہوں نے خود مسلمانوں سے مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہانے کا اجازت نامہ لکھوا کر حاصل کیا ہے اور اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے کہ یہ "کارنامہ" انجام دینے پر "مجاہدین فی سبیل اللہ" کہلانے کا اعزاز بھی ان کے حصہّ میں آیا ہے۔ چنانچہ جنگ ختم ہونے سے چند یوم قبل سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں جب علمائے سعود کی طرف سے جہاد کانفرنس منعقد ہوئی تو اس میں دیگر علماء کی طرح سعودی عرب کی اعلیٰ عدالتی کونسل کے رکن اور سینئر فضلاء کی سعودی کونسل کے

رکن شیخ صالح الطویدان نے بھی یہ اعلان کیا کہ " خلیج میں ہونے والی جنگ اللہ کی راہ میں جہاد ہے"۔

اسی لئے روزنامہ " جنگ" لندن نے اپنی ۲۲ر فروری ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں اس جہاد کانفرنس کی خبر درج ذیل جلی عنوانات کے تحت شائع کی۔

"سعودی دارالحکومت میں جہاد کانفرنس"

"امریکی اتحادی اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں"

(روزنامہ "جنگ" لندن ۲۲ر فروری ۱۹۹۱ء صفحہ ۱)

کیا یہ خدا کے دین کو مٹانے والے دشمنانِ دین کے خلاف خدائی اذن کے تحت لڑی جانے والی مقدس جنگ یعنی جہاد فی سبیل اللہ کی تنقیص و تذلیل نہیں کہ مسلمانوں کا خون بہانے والے یہودیوں اور صلیبیوں کو ڈنکے کی چوٹ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے قرار دے کر انہیں غازیانِ ملّت کا درجہ دے دیا جائے۔ یہ نتیجہ ہے شخصی اقتدار کو بچانے اور دوام دینے کی خاطر لڑی جانے والی سیاسی جنگوں کو جہاد قرار دینے اور دیتے چلے جانے کا اور بات بات پر جہاد! جہاد! پکارنے اور ہر جھگڑے پر " جہاد" کی رٹ لگانے کا۔ یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ دشمنانِ اسلام کے مفادات کو تحفظ دینے والی جنگ ہرگز جہاد نہیں کہلا سکتی۔ دین کی حفاظت کے لئے خدائی اذن کے تحت کڑی شرائط کے ساتھ لڑی جانے والی مقدس جنگ کے سوا سیاسی اور شخصی مفادات کی خاطر کی جانے والی مہم جوئی کو " جہاد" قرار دینا اسلامی جہاد کو بدنام کرنے کے مترادف ہے۔

محترم مولانا مسعود احمد صاحب جہلمی مشنری انچارج کی علالت اور خصوصی دعا کی درخواست

محترم مولانا مسعود احمد جہلمی مشنری انچارج جرمن مشن کو بتاریخ ۲۳ر فروری ۱۹۹۱ء دل کا شدید حملہ ہوا۔ آپ کو فوری طور پر سیکسن ہاؤزن ہاسپٹل پہنچایا گیا۔ وہاں طبی معائنہ اور تفصیلی ٹیسٹوں اور ضروری علاج کے بعد بتاریخ ۱۰ر مارچ آپ کو یونیورسٹی کلینک فرینکفرٹ میں منتقل کر دیا گیا۔ تاکہ امراضِ قلب کے ماہر ڈاکٹروں کی زیرِ نگرانی علاج ہو سکے۔ ہر چند کہ آپ کی طبیعت سنبھل گئی ہے لیکن طبّی نقطۂ نگاہ سے حالت تسلّی بخش نہیں ہے۔ ابھی علاج جاری ہے۔ امریکہ کے ماہر ڈاکٹر آفتاب صاحب سے بھی مشورہ حاصل کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر بہت توجہ سے علاج کر رہے ہیں۔ محترم مولانا موصوف نے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے ٹیلیفون اور خطوط کے ذریعہ خیریت دریافت کی ہے اور جو مولانا کی صحتیابی کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں کر رہے ہیں۔

احباب جماعت درد دل سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا کو اپنے فضل سے معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائے، کامل صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز سے نوازے اور خدمت دین کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

درخواستِ دعا

۱۔ سلسلہ کے ممتاز شاعر مکرم جناب قیس مینائی صاحب آف کراچی جرمنی تشریف لائے ہوئے ہیں دمہ، ہرنیا اور جگر کی خرابی کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ آپ کی عمر اس وقت ۹۲ سال ہے اور ان عوارض کی وجہ سے بہت کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ قارئین اخبار احمدیہ سے اُن کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ امریکہ سے مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب سابق مشنری انچارج جرمنی نے فون پر اطلاع دی ہے کہ ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کو دس مارچ کو دل کا شدید حملہ ہوا۔ تاحال حالت تسلی بخش نہیں انہوں نے تمام احمدی احباب و مستورات سے خصوصی دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی بیگم صاحبہ کو معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائے اور کامل صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز سے نوازے (ادارہ)

تربیت اَولاد کے ۲۶ اصُول

مکرم لطیف احمد صاحب جاوید، اسلام آباد

قوموں کے عروج و زوال کی داستانوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی قوم آگے بڑھتی ہے جو اگلی نسل اپنے سے اعلیٰ پیدا کرے، یا کم از کم اپنے معیار پر۔ اور ہلاک ہو جاتی ہے وہ قوم جو اپنی اگلی نسل کی اعلیٰ تربیت نہیں کر سکی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے ہمیں اپنے بچوں کی تربیت پر خصوصی توجہ دینا ہوگی۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت فضل عمرؓ تربیت اولاد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جو لوگ ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے وہ قوم کو تباہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ اولاد نے بھی آگے قوم بننا ہے"۔

(منہاج الطالبین۔ صفحہ ۸۰)

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اگلی نسل پر پڑنے والی ذمہ داریوں کے ضمن میں اس خواہش کا اظہار فرماتے ہیں کہ ہماری اگلی نسل کو دینی قربانیوں میں ہم سے بھی آگے نکل جانا چاہیئے۔ فرمایا:۔

"میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے جتنی تمہیں توفیق ملے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ مجھ سے بڑھ کر تمہیں توفیق ملے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے کی۔ اور مجھ سے زیادہ تم اُس کے فضلوں کے وارث بنو۔ بس دعائیں کریں"۔

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء)

تربیت اولاد کی مذکورہ بالا غرض و غایت پاکیزہ اور پرعزم خواہشات اور دعاؤں کے پس منظر میں ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم اپنا یہ گوہر مقصود کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کے لئے کوئی نیا لائحہ عمل یا شیڈول دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ احمدی بچوں کو ہی یہ منفرد حیثیت حاصل ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک فعال انسٹی ٹیوٹ موجود ہے جس کے پیچھے بڑے بڑے دماغوں کی منصوبہ بندی ہے۔ ان کی بہتری و ترقی کے منصوبے اس وقت سے بن رہے ہوتے ہیں جبکہ ابھی وہ کھیل کود میں مشغول ہوتے ہیں۔ ان کے لئے بزرگان سلسلہ رات کے پچھلے پہر اٹھ کر درد بھری دعائیں کر رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ وہ میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہے جو آسمان سے برس رہی ہے بس وہ آگے بڑھیں اور اپنی جھولیاں لبالب بھر لیں۔ ان حالات میں یہی مختصر و جامع مشورہ دیا جاسکتا ہے کہ بچوں کو جماعت اور ذیلی تنظیموں کے مقامی اور مرکزی تربیتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اگر وہ پابندی سے ایسا کریں گے تو باقی سب کچھ وہ خود ہی پالیں گے۔ کیونکہ ان پروگراموں میں درس قرآن بھی ہوتا ہے اور درس حدیث بھی درس کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی ہوتا ہے اور امام ہمام کے ارشادات و تحریکات بھی۔ وہاں ذہنی و جسمانی دونوں قسم کی تربیت کا مواد میسر ہوتا ہے۔

طرح نماز باجماعت کی عادت ڈالیں۔ لیکن عمدہ نتائج حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایک قدم اور نیچے آنا ہوگا۔ ہمیں بچے کی اس عمر کو بھی زیر بحث لانا ہوگا جبکہ وہ صرف والدین اور اہل خانہ کی نگرانی میں پرورش پا رہا تھا۔ یعنی یوم پیدائش سے سات سال کی عمر تک کا زمانہ، عمدہ دماغ، اعلیٰ کردار اور بہترین اخلاق کے حامل اطفال و خدام مہیا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ والدین اس حصہ عمر میں بچوں کے تربیتی پہلو کو نظر انداز نہ کریں جیسا کہ عموماً ہو جاتا ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق بچے کی تربیت ماں کے بطن سے شروع ہو جانا چاہیئے۔ یورپ میں اس پر کئی تجربات ہو چکے ہیں کہ بچہ ماں کے پیٹ میں ہی سیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کے اختلاط کے وقت ایک مخصوص دعا پڑھنے کی تلقین فرما کر اور پیدائش کے بعد کان میں اعلان توحید کہنے کا ارشاد فرما کر بہت پہلے اس حقیقت کو واضح کر دیا تھا۔ آپؐ کا ارشاد ہے کہ مرد اور عورت ہم صحبت ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:۔

"اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا"

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہم کو شیطان سے دور رکھ اور دور رکھ شیطان کو اس چیز سے جو تو نے ہمیں بخشی۔

حضرت فضل عمر (اللہ کی رحمتیں آپ پر ہوں) کی نظر کامل نے بھی اس حقیقت کو پایا اور چھبیس نصائح پر مشتمل ایک لائحہ عمل والدین کے لئے "منہاج الطالبین" میں ارشاد فرمایا ہے۔ میں ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں

مختصر تشریح کے ساتھ، یہ استدعا کرتے ہوئے احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ وہ خود کتاب مذکورہ میں ان کا مطالعہ کریں اور ان کی افادیت، اہمیت اور تفاصیل ذہن نشین کرلیں۔ اور اپنی عملی زندگی میں کماحقہٗ ان سے استفادہ کریں۔

۱۔۔۔ پیدائش کے بعد بچّے کے کان میں اعلانِ توحید کرنا پہلا تربیتی عمل ہے۔

۲۔۔۔ بچّے کو صاف و پاک رکھا جائے کہ ظاہری صفائی باطنی صفائی کا موجب بنتی ہے۔

۳۔۔۔ بچّے کو غذا مقررہ اوقات میں دی جائے کہ اس سے اسے پابندیٔ وقت کی عادت پڑتی ہے اور صحت بھی اچھی ہوتی ہے۔

۴۔۔۔ بچّے کو پاخانہ بھی مقررہ اوقات میں ہی کرانا چاہیئے۔ اس سے ایک طرف صفائی میں مدد ملتی ہے تو دوسری طرف بچّے کے قوی میں لاشعوری طور پر پابندیٔ وقت کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

۵۔۔۔ بچّے کو غذا ایک اندازہ کے مطابق دینا چاہیئے تاکہ اس میں قناعت کا مادہ پیدا ہو اور حرص کی عادت پیدا نہ ہو۔

۶۔۔۔ بچّے کو غذائیں بدل بدل کر دینا چاہیئے۔ ہر شئے میں الگ الگ غذائی اجزاء ہوتے ہیں اور انسانی جسم کو سبھی درکار ہوتے ہیں۔

۷۔۔۔ جب بچّہ اپنے پاؤں پر چلنے لگے تو اس سے چھوٹے چھوٹے کام لینے چاہئیں۔ مثلاً "یہ برتن وہاں رکھ دو"۔ "وہ چیز اٹھالاؤ"۔ اس سے بچّہ میں اطاعت کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور ہاتھ سے کام کرنے کا تجربہ ہوتا ہے۔

۸۔۔۔ بچّے کو اپنے نفس پر کنٹرول کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے وہ یوں کہ کھانے والی اشیاء چھپانے کی بجائے بچّہ کے سامنے پڑی ہونا چاہیئے۔ لیکن اسے بتایا جائے کہ مقررہ وقت پر ہی کھانے کو ملے گی۔

۹۔۔۔ بچّہ کو بے جا پیار اور ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرتے رہنا چاہیئے۔ اس سے کئی اخلاقی بیماریاں پیدا ہوسکتی ہیں۔

۱۰۔۔۔ بچّے کے سلسلہ میں ماں باپ کو ایثار سے کام لینا چاہیئے۔ جو چیز کسی بیماری کی وجہ سے جب تک بچّہ نہیں کھاسکتا والدین بھی نہ کھائیں اور نہ گھر میں لائیں۔

۱۱۔۔۔ لمبی بیماری میں بچّے کی دیکھ بھال نہایت احتیاط سے کرنا چاہیئے زیادہ توجہ، خود غرضی اور چڑچڑاہٹ پیدا کردے گی اور بے توجہی اسے باغی بناسکتی ہے۔

۱۲۔۔۔ بچّے کو ڈراؤنی کہانیاں نہ سنانا چاہیئے اس سے بچّہ میں احساسِ کمتری پیدا ہوتا ہے اور وہ بزدل ہوسکتا ہے۔

۱۳۔۔۔ ہر بچّے کو اس کی عمر کے مطابق ذمہ داری ڈالنی چاہیئے تاکہ اسے اس کا احساس ہو۔

۱۴۔۔۔ بچّے کے دل میں یہ ڈالتے رہنا چاہیئے کہ وہ نیک ہے۔ اس سے اس کے دل میں نیکی کے جذبات پیدا ہوں گے۔

۱۵۔۔۔ بچّے کو خود اپنے ساتھی نہ چُننے چاہئیں بلکہ اچھے اخلاق و کردار کے بچّے والدین خود منتخب کرکے دیں۔ کیونکہ بچّہ اپنے ساتھیوں سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔

۱۶۔۔۔ بچّہ کو ضد کی عادت سے باز رکھنا چاہیئے۔ ضد کے وقت اس کی توجہ فوراً دوسری طرف کردینا چاہیئے اور اصل سبب کا سدِّباب کرنا چاہیئے۔

۱۷۔۔۔ بچّے سے ہمیشہ ادب سے بات کرنا چاہیئے اس طرح وہ بھی دوسروں سے ادب سے پیش آئے گا۔

۱۸۔۔۔ بچّے کے سامنے جھوٹ، تکبّر اور روکھے پن سے پرہیز کرنا چاہیئے اس سے اس کے اخلاق تباہ ہوسکتے ہیں۔

۱۹۔۔۔ بچّے کو نشہ آور شے سے پرہیز کرانا چاہیئے۔ ورنہ اس کے اعصاب کمزور ہوجاتے ہیں اور اس سے قوت ارادی اور مستقل مزاجی ختم ہوسکتی ہے۔

۲۰۔۔۔ بچّے کو الگ بیٹھ کر کھیلنے سے منع کرنا چاہیئے تاکہ بُری عادات اور ضیاعِ اوقات کا عادی نہ بن جائے۔

۲۱۔۔۔ بچّے کو ننگا نہ ہونے دینا چاہیئے اس سے حیا کی صفت مفقود ہوسکتی ہے۔

۲۲۔۔۔ بچّے کو اپنی غلطی کے اعتراف کی عادت ڈالنا چاہیئے اس طرح اس میں فراخ دلی، وسیع القلبی اور توبہ استغفار کی عادت پیدا ہوگی۔

۲۳۔۔۔ بچّے کا اپنا بھی کچھ مال ہونا چاہیئے۔ پھر اسے اس کی حفاظت اور بہتر استعمال کی تلقین کرنا چاہیئے کہ آئندہ چل کر اسے اس سے واسطہ پڑے گا۔

۲۴۔۔۔ بچّے کا کوئی مشترک مال بھی ہونا چاہیئے۔ مثلاً کوئی کھلونا یا ٹرائی سائیکل جسے گھر کے سب بچّے استعمال کریں۔ اس سے وہ مل جُل کر رہنے کے آداب و طریقے سیکھے گا۔ اور قومی مال کی حفاظت اور ایثار کا جذبہ پیدا ہوگا۔

۲۵۔۔۔ بچّے کو آداب و قواعد تہذیب ساتھ ساتھ سکھاتے رہنا چاہیئے مثلاً سلام کرنا، کھانے کے آداب وغیرہ۔

باقی صفحہ نمبر ۴۶ پر

محترم مولانا

عبدالرحمٰن صاحب مبشر کا ذکرِ خیر

عظیم فرزندِ احمدیت بے مثال مصنّف حضرت مولانا عبدالرحمٰن مبشر ۴/۵ نومبر کی درمیانی شب کو اللہ کو پیارے ہوگئے۔

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

مرحوم ۱۹۰۸ء میں ڈیرہ غازی خان کے مشہور لُنڈ قبیلہ کی شاخ سیزانی بلوچ احمد خان کی بستی رانجھا میں پیدا ہوئے۔ اوائل عمری میں ہی والدین کا سایہ شفقت سر سے اٹھ گیا۔ مگر آپ کے حصولِ علم کے شوق میں کوئی فرق نہ آیا۔ تحصیلِ علم کی خاطر مولانا مرحوم نے پہلے ڈیرہ غازی خان بعد ازاں دہلی کا سفر اختیار کیا، عربی اور فقہ کی تعلیم حاصل کی وہاں سے فارغ ہونے کے بعد آپ قصور تشریف لے گئے حصولِ ملازمت کے لئے آپ ملتان چلے گئے اور وہاں ہی ایک احمدی بزرگ کی بدولت احمدیت قبول کی۔ قبولِ احمدیت کے فوراً بعد آپ قادیان روانہ ہو گئے اور مدرسہ احمدیہ میں بطور معلم دینیات ملازمت اختیار کرلی۔ دورانِ ملازمت ہی آپ نے تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا اور قرآنِ کریم کا ترجمہ بطرزِ جدید کا آغاز کیا اور بشارتِ رحمانیہ اور برہانِ ہدایت جیسی معرکتہ الآرا کتب شائع فرمائیں۔ مدرسہ احمدیہ کی ملازمت سے فراغت کے بعد قادیان میں ہی مکتبہ بشارتِ رحمانیہ کا قیام فرمایا اور کتب کی فروخت کا آغاز کیا۔ تقسیم ہند کے بعد ہجرت کر کے دوبارہ ڈیرہ غازی خان کی رہائش اختیار کی اور کاروبار کا آغاز کیا۔

۱۹۵۳ء کے پُر آشوب دور میں آپ کو امیرِ ضلع منتخب کیا گیا اور آپ نے اپنے دور میں بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے دور میں ہی آپ ہی کی کوششوں سے سردار امیر محمد خان دوبارہ حضرت مصلح موعودؓ کی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔

حضرت مولانا سلسلہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور تمام عمر معاندینِ سلسلہ کے لئے برہنہ تلوار بنے رہے۔ آپ کبھی مصلحت یا خوف کا شکار نہ ہوئے نہ کبھی آپ کے پائے استقامت میں لغزش آئی۔ آپ نے ہمیشہ جابر سلطان کے آگے کلمہ حق کہا اور مشکل سے مشکل دور میں بھی قلمی جہاد سے منہ نہ موڑا۔ آپ کا عظیم ترین علمی کارنامہ قرآن کریم کا بطرزِ جدید ترجمہ ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی قابلِ ذکر کتابوں میں "اسلامی نظریہ در بارہ قتلِ مرتد" "عظمت و حرمت کلمہ طیبہ" اور "عالمگیر برکاتِ ماموزِ زمانہ" شامل ہیں۔ "آخر الذکر" آپ کی آخری کتاب تھی جو وفات سے چند ماہ قبل شائع ہوئی۔ اس کتاب کا پیش لفظ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریر فرمایا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

غلام احمد ناصر ———— ULM

مبشر احمد ظفر بلوچ ———— KIEL

ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب کا ذکرِ خیر

از مرزا عبدالسمیع صاحب

والد مرحوم مرزا عبدالکریم صاحب صحابیؓ کی اولاد ہم چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ سب سے بڑے بھائی ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب، ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب دارالفضل میڈیکل ہال و امیر جماعت احمدیہ ضلع اٹک، فلائیٹ لفٹیننٹ ریٹائرڈ مرزا عبدالقدیر صاحب اور یہ عاجز مرزا عبدالسمیع سابق سٹیشن ماسٹر ربوہ حال جرمنی۔ ہمشیرہ ام کلثوم صاحبہ (لندن میں ۱۹۷۹ء میں فوت ہو گئیں) مکرمہ ہمشیرہ فہمیدہ اختر صاحبہ اٹک شہر۔ ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب نے امرتسر سے LMFS کا امتحان پاس کیا اور دو سال بعد ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۲۸ء میں جہلم شہر میں پریکٹس شروع کی اور اسی دوران ان کو موضع پیر غنی ضلع پاکپتن کی ڈسپنسری میں حکومتِ ہند کی طرف سے ملازمت ملی اور پھر ۱۹۲۹ء میں والٹن ٹریننگ سکول لاہور میں بطور ریلوے ڈاکٹر مقرر ہوئے۔ وہاں سے ۱۹۳۲ء میں ملتان تبدیل ہوئے پھر پانی پت تبدیل ہو کر گئے اور وہاں سے ریلوے ہسپتال کوہاٹ چھاؤنی میں تبدیل ہوئے۔ آپ وہاں گیارہ سال رہے۔ تقسیم ہند کے وقت افراد خاندان کو پاکستان لاتے

باقی صفحہ نمبر ۳۷ پر

میاں بیوی کے جھگڑوں کو سنجیدگی سے سلجھانے کی اہم تحریک

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بعض ایسے مقدمات بھی آتے رہتے تھے جن میں میاں بیوی کی طرف سے چھوٹی چھوٹی باتوں کو وجہ نزاع بنا لیا جاتا تھا اور طلاق اور خلع تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ حضور نے اس نہایت افسوسناک اور ناپسندیدہ رجحان کی روک تھام کے لئے ۲۱ر جون ۱۹۲۶ء کو مفصّل خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں احباب جماعت اور قاضیانِ سلسلہ دونوں کو بہت پُرحکمت ہدایات دیں۔ اور انہیں زوجین کے جھگڑوں کو سنجیدگی سے سلجھانے کی تلقین کی چنانچہ فرمایا۔

"چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے تعلقات کو خراب کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک اگر بیوی میں کوئی غلطی ہے تو اس کی اخلاقی اصلاح ہونی چاہیئے۔ لیکن اسے چھوڑ دینے پر آمادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہیڈ ماسٹر لڑکوں کو سبق دیتا ہے کیا جو لڑکے سبق یاد نہیں کرتے انہیں سکول سے نکال دیتا ہے۔ اسی طرح انسانوں میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں۔ کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں کمزوریاں بھی ہوتی ہیں لیکن مومن کا کام ہے کہ ان کو دور کرنے کی کوشش کرے اور وہ جنس جسے اللہ تعالیٰ نے مقدس بنایا ہے) اسے بازار میں بکنے والی جنس نہ بنا دے پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اسے ایسے جھگڑے نہایت سنجیدگی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور میں قاضیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں ایسے معاملات میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ مَیں قاضیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ ایسے معاملات میں وہ کسی فریق کے وکیل کو قریب بھی نہ آنے دیں۔ اور وہ بجائے قاضی کے، باپ بننے کی کوشش کریں اور لڑکے کو اپنا بیٹا سمجھیں اور لڑکی کو اپنی بیٹی سمجھیں۔ جس طرح باپ اپنے بچّوں کو سمجھاتا ہے اسی رنگ میں ان کو سمجھائیں۔ اور شریعت کے مسائل انہیں بتائیں۔ اور انہیں طلاق اور خلع کے نقصانات بتائیں کہ اس کے عام ہونے سے قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں۔ جن کی اولاد ہوگی۔ جب وہ بڑے ہوں گے تو ان پر کیا اثر پڑے گا کہ ہمارے ماں باپ نے معمولی سی بات پر جدائی حاصل کر لی تھی اور وہ اپنے ماں باپ سے کون سا نیک نمونہ حاصل کریں گے اور ایسی اولاد کیسے ترقی حاصل کر سکتی ہے۔ پس یہ چیزیں اخلاق کو سنوارنے والی نہیں بلکہ اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں۔ جماعت کو ان کی اہمیت سمجھنی چاہیئے۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ اہم امور سے بھی بالاتر چیز ہے۔ جب بھی قاضی کے پاس کوئی ایسا معاملہ پیش ہو اس کا دل کانپ جانا چاہیئے کہ کہیں میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر دوں، جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ اور اسے معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جب کوئی ایسا جھگڑا ہو جائے تو نہ مرد کے ماں باپ اور نہ ہی عورت کے ماں باپ اس میں دخل دینے کی کوشش کریں اور وہ قاضی پر پورا اعتماد رکھیں۔ اگر انہیں فیصلہ میں کوئی سقم معلوم ہو تو وہ ہمیں لکھ سکتے ہیں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ اس فیصلہ میں واقعی کوئی سقم موجود ہے یا نہیں۔"

(الفضل۔ ۲۵ر جولائی ۱۹۲۶ء)

بقیہ : خطبہ جمعہ

پر بھی حاوی فرما دے۔ ہم نہیں جانتے کہ ہم میں سے کس کی سنی گئی مگر یہ جانتے ہیں کہ تیرے عاجز بندوں کی سنی گئی ہے۔ اس لئے تیرے ہی عاجز بندے جو باقی دعائیں کرتے ہیں ان سب کو بھی قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مؤرخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۸۳ء)

برلن مشن کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

سلطان احمد اٹھوال۔ نمائندہ خصوصی

مرکز کی ہدایت کے مطابق برلن مشن کا دوسرا اور اس سال کا پہلا تربیتی کیمپ داعیان الی اللہ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۹۱ء بروز اتوار برلن مشن ہاؤس میں دو بجے دوپہر سے لے کر شام ۷ بجے تک منعقد ہوا۔ بعد از نماز ظہر و عصر مکرم رانا سلطان احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیمپ کا آغاز کیا جس کے بعد مکرم عبدالباسط طارق مبلغ سلسلہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں حاضرین کو بتایا کہ داعی الی اللہ کی تعریف یہ ہے کہ جس کے دل میں اسلام کے ابدی پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی شدید بے چینی ہو اور اُسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر مکمل ایمان بھی ہو اگر یہ دونوں باتیں مفقود ہوں تو داعی الی اللہ بن کر تبلیغی جدوجہد کرنا اور پرسوز دعائیں کرنا ممکن نہیں رہے گا۔ اس کے بعد مکرم غلام احمد اٹھوال نے ردّ کفارہ اور مکرم عبدالسلام صاحب نے بائیبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بائیبل کے حوالوں کی روشنی میں مضامین آسان پیرائے میں بیان کئے جس کے بعد مکرم عبدالباسط طارق نے جہاد کی حقیقت اور اس کی اقسام بیان کیں جس کے بعد شرکاء کو چائے پیش کی گئی۔ چائے کے وقفے کے بعد شرکاء نے مرکز کے تجویز کردہ موضوع پر تبادلہ خیال کیا اور اپنے مشورے پیش کئے۔ بعد ازاں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی اور اس کے بعد احباب مشن ہاؤس سے رخصت ہوئے۔ اس کیمپ میں ۱۳ مرد اور ۳ خواتین نے شرکت کی۔

برلن ٹی وی پر اسلام کے بارے میں کامیاب پروگرام

برلن مشن کے سیکرٹری سمعی بصری مکرم ملک مظفر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ صبیحہ ملک برلن ٹی وی کے اوفن کنال سے ”صداقتِ اسلام“ کے بارے میں پروگرام پیش کرتے رہتے ہیں۔ امسال کے آغاز میں ہی یعنی ۵ جنوری ۱۹۹۱ء کو طے شدہ پروگرام کے مطابق جرمن احمدی برادر ہدایت اللہ حبش کی سرکردگی میں فرینکفرٹ اور ہمبرگ سے سسٹر ربیعہ یانس، اور حان یانس، مالکہ مدینہ اور ان کے شوہر عطیہ نور بشریٰ احمد، خولہ اور حان صاحب کی بچی سسٹر کریا اور ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے۔ برلن سے عزیزہ کنول، عزیزہ فرح، عزیز بشریٰ، سسٹر عائشہ ملک نے بھی حصہ لیا۔ یہ پروگرام LIVE تھا اور ”اسلام میں عورت کے مقام“ کے بارے میں تھا۔ پروگرام کے دوران فون کے ذریعہ سوالات بھی کئے جاسکتے تھے جن کے جوابات مکرم حبش صاحب نے دیئے۔ ابتداء میں مکرم برادر ہدایت اللہ حبش صاحب نے شرکاء کا مختصر تعارف کروایا اور پروگرام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس سے قبل ۷ منٹ میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے طور پر حضور اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر اور خلفاء کی تصاویر دکھلائی گئیں اور صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیغام جرمن زبان میں پڑھ کر سنایا گیا۔ بعد ازاں سسٹر ربیعہ نے ”اسلام میں عورت کے مقام“ پر ایک بہت ہی جامع مضمون پڑھا جس کے بعد سسٹر مالکہ مدینہ اور سسٹر کریا نے ”اسلام کی طرف میرا سفر“ کے موضوع پر ایمان افروز واقعات اور تجربات سنائے۔ بشریٰ احمد صاحبہ نے کالج کی زندگی میں غیر مسلم آزاد ماحول میں ایک مسلمان باپردہ بچی کے تجربات کے طور پر اپنے روزمرہ کے تجربات بتائے جو بہت ایمان افروز تھے۔ عطیہ نور حبش نے برادر حبش صاحب کی نظم لا الٰہ الا اللہ کا جرمن ترجمہ نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس ساری کارروائی کے دوران سوالات مسلسل موصول ہوتے رہے جن کا برادر حبش صاحب ساتھ ساتھ جواب دیتے چلے گئے۔ سوالات یہ تھے ”پیشہ اور کام کے دوران خواتین کیسے پردہ کریں؟ سب مسلمان عورتیں یکساں پردہ کیوں نہیں کرتیں؟ کیا پردہ کے بارہ میں جبر کیا جاسکتا ہے؟ بحیثیت عورت میں اسلام کیسے قبول کرسکتی ہوں؟ کیا خواتین کھیلوں میں حصہ لے سکتی ہیں؟ متعہ کیا چیز ہے؟ کیا شوہر اپنی بیوی پر جسمانی تشدد کرسکتا ہے؟ عورت مرد کے جذبات کو مشتعل کیوں نہیں کرسکتی اس ممانعت کی حکمت کیا ہے؟ مرد کو چار شادیوں کی اجازت کیوں ہے؟ شادی کے وقت لڑکی کا کنوارہ ہونا کیوں ضروری ہے؟“ اس کے بعد مشن ہاؤس میں بھی فون آتے رہے

اور بعض جرمنوں نے مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ سے مزید معلومات حاصل کیں۔ اس کے علاوہ ماہ اکتوبر میں مکرم عبدالباسط طارق کی صداقت اسلام اسلامی تعلیمات اسلامی تاریخ وغیرہ موضوعات پر دو تقاریر ۹۰ منٹ کی ٹیلی کاسٹ کی گئیں جس میں جماعت احمدیہ اُس کے مراکز اور اُس کے لٹریچر کا تعارف بھی کروایا گیا۔

ناصرات اور اطفال کے ساتھ دلچسپ مجلس

خدام الاحمدیہ کی ہدایت کے مطابق مورخہ ۲۰ جنوری بروز اتوار برلن مشن میں مجلس سوال وجواب اطفال وناصرات کا انعقاد ہوا جس میں ۹ ناصرات اور ۹ اطفال نے شرکت کی۔ بچوں کے سوالات کے مکرم عبدالباسط طارق صاحب نے جوابات دیئے۔ یہ مجلس بہت دلچسپ تھی اور بچوں کے فطری تجسس اور ان کے رجحانات کا عکس ان کے سوالوں میں نظر آرہا تھا۔ یہ مجلس ایک بجے دوپہر شروع ہو کر ۳ بجے ختم ہوئی سوالات یہ تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام کے مچھلی نگلنے کا واقعہ، عراق نے کویت پر کیوں قبضہ کیا ہے؟ عورتیں اسلام کی تعلیم کے مطابق پردہ کیوں کرتی ہیں؟ لڑکیاں تیرنا کیوں نہیں سیکھ سکتیں؟ لڑکیاں کلاس کے ساتھ باہر سفر یا پکنک پر کیوں نہیں جاسکتیں؟ پہلا مسلمان کیسے بنا؟ کیا لڑکیاں کلاس میں نقاب لے سکتی ہیں؟ کیا احمدی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں سڑکوں پر مظاہروں میں حصہ لے سکتی ہیں؟ زندگی کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے؟ میوزک سننا جائز ہے؟ جن بھوت کیا چیز ہیں؟ روزہ کی کیا حکمت ہے؟ انسان ڈرتا کیوں ہے؟ یہ مجلس سوال وجواب جرمن زبان میں ہوئی۔ مکرم باسط طارق صاحب نے بچوں کے سوالات کے جوابات آسان فہم انداز میں دیئے۔

برلن مشن میں دو تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۳ ستمبر بروز اتوار برلن مشن میں ایک تربیتی اجلاس عام ہوا تلاوت ونظم کے بعد مکرم عبدالباسط طارق مبلغ سلسلہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے آیت وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ کی تشریح کرتے ہوئے نصیحت کی کہ افتراق اور انتشار دو ایسے مہلک ہتھیار ہیں جن سے مومنوں کی انرجی اور طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ برلن جماعت کے احباب پر مشن کے قیام کے ساتھ نئی ذمہ داریاں عائد ہوگئی ہیں اور اس بوجھ کو اٹھانے کے لئے باہمی محبت اور پیار کی فضا کو پیدا کریں۔ مورخہ ۲۷ جنوری بروز اتوار دوسرے تربیتی اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم غلام احمد اٹھوال صاحب نے بدظنی سے بچنے کے لئے قرآنی آیت اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کی تشریح کرتے ہوئے دلچسپ واقعہ کی روشنی میں صحابہ کرامؓ کا کردار بیان کیا اور نیک نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب نے دعوت الی اللہ کی اہمیت پر تقریر کرتے ہوئے اس مقدس فریضہ کی طرف احباب کی توجہ مبذول کروائی۔ آخر میں مکرم عبدالباسط طارق صاحب نے احباب کو بتایا کہ اسلامی عبادات نماز حج وغیرہ سے خداتعالیٰ کی یہی منشا ہے کہ مومن بار بار آپس میں ملیں تا محبت کا جذبہ طاقت پکڑے اس لئے اس حکمت کو سمجھیں۔ بعد ازاں انہوں نے آئندہ پروگراموں کے بارے میں بعض ضروری اعلان کئے ان ہر دو اجلاسوں میں اوسط حاضری ۱۸ رہی اور ہر اجلاس اوسطاً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ پہلے اجلاس میں مراکو کے احمدی بھائی مکرم احمد صغرانی صاحب نے جرمن زبان میں تقریر کی جس کا ترجمہ ملک مظفر صاحب نے کیا۔

برلن مشن کا یوم تبلیغ

مرکز کی ہدایت کے مطابق مورخہ ۱۲ جنوری بروز ہفتہ یوم تبلیغ منایا گیا۔ اس دن کا آغاز تہجد کی نماز سے کیا گیا اور جن احباب نے نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے اپنے اسماء درج کروائے انہیں تہجد کے وقت فون کر کے جگا دیا گیا۔ اس طرح ۱۲ افراد نے اپنے گھروں میں ہی نماز تہجد ادا کی۔ اس سے ایک دن قبل نماز جمعہ کے بعد دو جرمن مرد اور ایک جرمن خاتون مشن ہاؤس تشریف لائے۔ مکرم عبدالباسط طارق نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ اسلام اور ارکان اسلام حج زکوٰۃ اور دوسرے ارکان کی حکمت بیان کی۔ اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ مہمانوں کو کافی پیش کی گئی اور مفت لٹریچر بھی دیا گیا۔ مہمانوں نے قرآن کریم کے نسخے اور کتب خریدیں۔ بعد ازاں مکرم احمد صغرانی صاحب ایک عربی دوست کو مشن ہاؤس لے کر آئے جن کے ساتھ چار گھنٹے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر بحث ہوئی اور چاند اور سورج گرہن کی حقیقت اور اس عظیم نشان کی تفصیلات بیان کی گئیں۔

لجنہ اماء اللہ ناصرات اور اطفال کی تربیتی کلاسیں

برلن مشن میں لجنہ اماء اللہ، ناصرات اور اطفال الاحمدیہ کی تربیتی کلاسز کا اجراء کیا گیا ہے۔ ہر ہفتہ سہ پہر ۳ بجے تا ۴ بجے لجنہ اماء اللہ کی کلاس مکرم عبدالباسط طارق صاحب لیتے ہیں جس میں وہ جرمن زبان کے ابتدائی اسباق پڑھاتے ہیں۔ اب آئندہ انشاء اللہ خواتین کے

قرآن کریم ناظرہ کی تصحیح، درس اور دینی مسائل کی تدریس کا بھی سلسلہ جاری کیا جائے گا۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کی داعیان الی اللہ کی کلاس بھی ہفتہ کو ہوا کرے گی۔ اس کلاس میں پہلے مکرم عبدالباسط طارق بچیوں کو روزمرّہ کے مسائل کے جوابات بتاتے تھے۔ اب یہ کلاس باقاعدہ جرمن کتب کے نصاب کی روشنی میں منظم کی جائے گی۔ سیکرٹری ناصرات اور محترمہ سیکرٹری تبلیغ اس کلاس میں تدریس کا کام کریں گی۔ اسی طرح اتوار کو ۱۱ بجے تا ۱۲½ بجے خاکسار بچوں کی کلاس لے گا جس میں بچوں کو نماز، قرآن کریم ناظرہ اور دوسرا اسلامی تعلیم کے پہلوؤں کے بارے میں تعلیم دی جائے گی اس کلاس کا آغاز ہو چکا ہے۔

تبلیغی مساعی

شہر ORANIENBURG

شہر اورانین برگ سابقہ مشرقی جرمنی کا شہر ہے جو برلن کے قریب ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس شہر میں دو مرتبہ تبلیغی سٹال شہر کے بارونق علاقے میں لگائے گئے۔ سٹالوں پر آنے والے جرمنوں کے سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔ قرآن کریم بیچے گئے اور لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں اس شہر کے دو مشہور اخباروں کے رپورٹروں سے رابطہ کیا گیا اور جماعت کے بارے میں انہیں معلومات بہم پہنچائی گئیں ایک رپورٹر نے سٹال پر آکر فوٹو اتاری الحمدللہ کہ دونوں اخباروں نے جماعت کے عقائد اور موقف کے بارے میں مثبت خبریں شائع کیں۔

COTTBUS

سابقہ مشرقی جرمنی کے شہر COTTBUS میں عرصہ زیر رپورٹ میں ۳ مرتبہ تبلیغی سٹال لگایا گیا۔ قرآن کریم اور کتب فروخت کی گئیں مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بے شمار لوگوں نے سٹال پر آکر اسلام کے بارے میں دلچسپی کا اظہار کیا اور سوال جواب کئے۔ اس شہر کی مشہور یونیورسٹی کی لائبریری میں جماعتی کتب رکھوائی گئیں۔ اس شہر کے کلب URANIA سے رابطہ کر کے وہاں لیکچر سلائیڈز دکھانے یا وڈیو دکھلانے کے امکانات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس شہر کی دو مشہور اخباروں کے جرنلسٹوں سے رابطہ کیا اور انہیں اسلام اور احمدیت کے بارے میں تفصیلی انٹرویو دیئے الحمدللہ کہ دونوں اخباروں نے جماعت کے عقائد اور موقف کے بارے میں خبریں شائع کیں۔

POTSDAM

شہر POTSDAM جو برلن کے قریب ایک مشہور اور تاریخی شہر ہے اور صوبائی دارالخلافہ بھی ہے میں تبلیغی سٹال لگانے کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن تا حال کامیابی نہیں ہو سکی البتہ یہاں کے دو مشہور اخبار والوں سے بہت اچھا رابطہ ہو گیا ہے اور دو جرنلسٹوں سے دوستانہ تعلقات استوار ہو چکے ہیں۔ خاکسار نے دو اخبار والوں کو انٹرویو دیا الحمدللہ کہ دونوں اخباروں نے جماعت کے عقائد اور موقف کو مثبت رنگ میں شائع کیا ہے۔

BRANDENBURG

مشرقی جرمنی (سابقہ) کے مشہور تاریخی شہر BRANDENBURG میں دو مرتبہ تبلیغی سٹال لگایا گیا۔ سٹال پر آنے والوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے قرآن کریم اور دوسری کتب فروخت کی گئیں۔ مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس شہر کے کالج سے رابطہ کر کے اس میں لیکچر دینے اور سلائیڈز دکھلانے کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔ وہاں کے مشہور کلب FONTANE سے رابطہ قائم کیا گیا انہوں نے اس بات پر آمادگی ظاہر کی کہ اسلام کے بارے میں لیکچر اس کلب میں ہو سکتا ہے لیکن اس سے قبل اولین رابطہ کے طور پر آپ اپنے پاکستانی کلچر یا اپنے ملک کے بارے میں کوئی معلوماتی تقریب کا انعقاد کریں اس شہر کے دو مشہور اخباروں سے رابطہ کیا الحمدللہ کہ ایک اخبار نے جماعت کے اعتقادات اور موقف کے بارے میں خبر شائع کی ہے۔

NEUSTERLITZ

سابقہ مشرقی جرمنی کے شہر NEUSTERLITZ میں ایک مرتبہ تبلیغی سٹال لگایا گیا۔ اس شہر کے کلب سے رابطہ کر کے وہاں لیکچر کے امکانات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس شہر کے پریس سے رابطہ کر کے جماعت کے بارے میں معلومات دیں۔ الحمدللہ کہ اس شہر کے مشہور اخبار نے جماعت احمدیہ کے موقف اور عقائد کے بارے میں مثبت معلومات دیں۔ ہمارے تبلیغی سٹینڈ پر روسی فوجی بھی آتے رہے اور روسی خواتین بھی لیکن نہ وہ اچھی طرح جرمن زبان سمجھتے تھے نہ ہم میں سے کوئی روسی زبان بولنے والا تھا اس لئے وہ روسی لٹریچر حاصل کرنے میں جھجک کا مظاہرہ کرتے تاہم سٹال پر آنے والوں کے جوابات دیئے گئے اور روسی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

NEUBRANDENBERG

سابقہ مشرقی جرمنی کے شہر NEUBRANDENBERG میں ایک مرتبہ تبلیغی سٹال لگایا گیا وہاں قرآن کریم فروخت کئے گئے اور اسلام کے بارے میں لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا اور سٹال پر آنے والوں کے سوالوں

کے جوابات دیئے گئے۔ یہاں کی مشہور اخبار کے جرنلسٹ سے رابطہ کر کے جماعت کے بارے میں انٹرویو دیا گیا۔ الحمد للہ کہ اگلے دن یہاں کے سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار نے جماعت کی خبر پہلے صفحہ پر شائع کی۔

سابقہ ایسٹ برلن

عرصہ زیر رپورٹ میں سابقہ ایسٹ برلن میں ایک مرتبہ سٹال لگایا گیا۔ کتب مفت تقسیم کی گئیں، سٹال پر آنے والوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ سٹال پر اس دوران خاصا رش رہا۔

برلن شہر کے دو BEZIRK کے میئروں سے ملاقات

برلن شہر کے دو BEZIRK جن کا نام WEDDING اور REINICKENDORF ہے کے میئروں سے خاکسار نے ملاقات کی انہیں جماعت کا تعارف کروایا اور قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔ برلن جماعت اور جرمنی میں جماعتی سرگرمیوں کے بارے میں بڑی تفصیل سے ان کے سوالات کے جوابات دیئے اور مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔

مختلف افراد سے تبلیغی گفتگو

ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ جرمن خاتون کو مکرم عبدالباسط طارق مبلغ نے چائے پر مشن ہاؤس میں مدعو کیا اور اسلام کی تعلیم کے بارے میں تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ ایک جرمن مسٹر لڈوگ کو تفصیل سے احمدیت سے متعارف کیا اور نزول مسیح اور آمد مسیح موعود کے موضوع پر تبادلہ خیال کیا۔ برلن کے ایک چرچ میں ایک پادری کو جماعت کا تعارف کروایا گیا COHBUS میں ایک کتب کے بڑے سٹور میں جماعتی کتب رکھوانے کے سلسلے میں مینجر سے تبادلہ خیال کیا گیا اور اُسے پراسپیکٹ دیا۔ مشن میں آنے والے ایک جرمن نوجوان کو اسلام کا تفصیلی تعارف کروایا۔ اس نے اسلام کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سوالات کئے۔ اپنا ایڈریس دیا اور قرآن مجید کا ایک نسخہ بھی خریدا۔ نیز جماعت کا مفت لٹریچر بھی حاصل کیا۔ مکرم عبدالباسط طارق مبلغ سلسلہ کی دو تقاریر برلن ٹی وی سے ٹیلی کاسٹ ہوئیں جو ۹۰ منٹ کی تھیں۔

مختلف تربیتی امور

برلن مشن میں ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ خواتین کی کلاس ہوتی ہے جس میں عورتیں جرمن زبان سیکھتی ہیں۔ اسی طرح بچیوں کی کلاس ہوتی ہے جس میں بچیاں اردو زبان سیکھتی ہیں۔ علاوہ ازیں جرمن زبان میں سوالات کرتی ہیں جو انہیں سکولوں میں یا روزمرہ کی زندگی میں ہوتے ہیں۔ مکرم عبدالباسط طارق بعض اوقات بعض سوالوں کا جواب جرمن زبان میں نوٹ کروا دیتے ہیں۔ اسی طرح ہر بدھ کو مشن ہاؤس میں نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی جاتی ہے اور بعد ازاں ملفوظات کا درس دیا جاتا ہے۔

برلن جماعت میں بعض احباب اور فیملیاں ایسی ہیں جو مشن سے رابطہ نہیں رکھتیں نا دہندہ ہیں یا دوسری تربیتی کمزوریوں میں مبتلا ہیں۔ ایسی 5 فیملیوں کو وزٹ کیا گیا، انہیں مشن سے رابطہ رکھنے پردہ کرنے چندہ باقاعدگی سے ادا کرنے اور دیگر تربیتی امور کی تلقین کی۔ اسی طرح بعض نوجوانوں کو دفتر بلا کر تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور بعض امور کی تلقین کی۔ خطبات کے ذریعے احباب جماعت کو تحریک جدید کی برکات اور اس کی اہمیت، حضور پُرنور کی خطبات کی کیسٹیں سننے کی اہمیت۔ انفاق فی سبیل اللہ۔ جمعہ کے آداب کے موضوعات کی طرف توجہ دلائی۔

پریس سے رابطہ

مشرقی جرمنی کے شہروں POTSDAM ، ORANIENBERG ، NEUESTERLITZ ، BRANDENBERG ، COTTBUS ، NEUEBRANDENBERG کے پریس سے رابطہ کیا گیا اور بعض جرنلسٹوں سے دوستانہ مراسم استوار کئے گئے

جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ برلن مشن

برلن جماعت کا جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۹۱ء بروز اتوار ۳ بجے سہ پہر منعقد ہوا جلسہ کا آغاز مکرم نذیر محمد صاحب خالد کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا گیا بعد ازاں ایک طفل عزیزم ہشام احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعائیہ کلام پڑھ کر سنایا جس میں موعود بیٹے کے لئے دعا کی گئی ہے۔ بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب نے "حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کارنامے" کے موضوع پر نہایت مدلّل تقریر فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار سلطان احمد اٹھوال صدر جماعت برلن نے پیشگوئی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ پڑھ کر سنائے اور اس میں سے ایک ایک فقرہ کی تشریح فرمائی جو جو شرکاء جلسہ کے لئے ازدیاد علم کا باعث ہوئی۔ بعد ازاں مکرم مسعود مجیب صاحب قائد خدام الاحمدیہ برلن نے جرمن زبان میں حضرت مصلح موعودؓ کے علم کلام اور علم القرآن کے بارہ میں نہایت عمدہ تقریر کی۔ اجلاس کے آخر میں صدر جلسہ مکرم عبدالباسط طارق مبلغ سلسلہ نے "وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے موضوع پر نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی اور قیمتی حوالہ جات احباب کو پڑھ کر سنائے۔ جلسہ کے اختتام پر سب احباب کو چائے پیش کی گئی۔ جلسہ میں تقریباً ۷۰ مرد خواتین اور بچوں نے شرکت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ذرا چاہیئے ظالمو! ڈر خدا کا

ذرا چاہیئے ظالمو! ڈر خدا کا
اثر ہو نہ جائے ہماری دعا کا
غریبوں کی آہ و فغاں سے نہ کھیلو
کہ ہل جائے گا محور ارض و سما کا
چھپا ہے کہیں خاک اڑانے سے سورج
رکا ہے کبھی چشمہ آبِ بقا کا
یہ بازی تمہیں ہارنا ہی پڑے گی
ہمیشہ نہیں کھیل مکر و ریا کا
اچھالیں وہ تنویرؔ کیچڑ تو کیا غم
بگڑتا نہیں کچھ بھی اہلِ صفا کا

(روشن دین تنویر)

ہمیں گو گیت محبت کے گانے ہیں یارو

ہمیں کو دیپ سرِ رہ جلانے ہیں یارو
ہمیں گو گیت محبت کے گانے ہیں یارو
یہ آزمائشِ پیہم، یہ سختیاں۔ واللہ!
ہمیں نوازنے کے سب بہانے ہیں یارو!!
یہ "کم نصیبی" سہی پر کسے نصیب ہوئی؟
ہر ایک بزم میں اپنے فسانے ہیں یارو
عجیب رنگ میں اب کے بہار آئی ہے
کہ روح زخمی ہے لب پر ترانے ہیں یارو
زبان سے سبھی اقرار کرتے رہتے تھے
پڑا ہے وقت تو وعدے نبھانے ہیں یارو

(محمد رفیع رضا۔ ربوہ)

چوہدری عبدالخالق صاحب وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب مبلغ سلسلہ و سابق استاد جامعہ احمدیہ ابن مکرم حافظ احمد دین صاحب آف چک سکندر ضلع گجرات مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۹۱ء کو ۸۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ ۲۶ جنوری کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور نے پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوف کو غانا اور ایران میں ایک عرصہ تک بطور مبلغ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ کئی سال جامعہ احمدیہ میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب موصوف کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

ادارہ اخبار احمدیہ چوہدری صاحب مرحوم کے صاحبزدگان مقیم جرمنی مکرم چوہدری نصیر احمد اور مکرم چوہدری مولود احمد سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

ترے بغیر

مدّت کے بعد شہر کو دیکھا ترے بغیر
مجھ کو عجیب سا لگا ربوہ ترے بغیر

کس کام کی ہے دیدۂ بینا ترے بغیر
آتا نہیں نظر ہمیں رستہ ترے بغیر

احباب بھی تھے، دعوتوں کی رونقیں بھی تھیں
لیکن کہیں بھی لطف نہ آیا ترے بغیر

ہم گفتگو کے فن کو، سلیقے کو کیا کریں
ہوتے نہیں ہیں وا لبِ گویا ترے بغیر

خیراتِ حوصلہ کو ہے دامن ترس گیا
کس کو سنائیں درد کا قصّہ ترے بغیر

تیرے بغیر رونقِ بغدادِ دل کہاں
ویراں پڑا ہے فکر کا بصرہ ترے بغیر

لفظوں کا بانکپن ہو کہ لحنِ صریر ہو
چلتا نہیں ہے کوئی بھی سکّہ ترے بغیر

قدسی میں سوچتا ہوں کہ اترے گا کس طرح
اشکوں کی پچھلی فصل کا قرضہ ترے بغیر

عبدالکریم قدسی

STUTTGRT مشن کے زیر اہتمام مختلف قومیت کے لوگوں کے ساتھ تبلیغی گفتگو کے مواقع

(مکرم سلیم احمد شاھد ۔ شعبہ تبلیغ)

ایرانی میٹنگ :۔ ۲۵ جنوری ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک گانے نو میں ایرانی احباب کے ساتھ ایک تبلیغی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں آٹھ ایرانی دوست شریک ہوئے۔ یہ تبلیغی نشست تقریباً ۶ گھنٹے جاری رہی۔ اس میٹنگ میں مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے احمدیت کا تعارف کروایا۔ اس نشست میں سوالات وجوابات کا لمبا سلسلہ جاری رہا۔ سب مہمان شرکاء نے اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ پیغام اُن کے لئے نیا ہے اور وہ "جماعت احمدیہ" سے متعارف نہیں ہیں۔ انہوں نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ آئندہ بھی اس قسم کی مجالس کا انعقاد ہونا چاہیئے۔ انہوں نے فارسی زبان کے لٹریچر اور خصوصاً ترجمہ قرآن کریم بزبان فارسی کا بھی مطالبہ کیا۔

ٹرکش میٹنگز :۔ مکرم افتخار احمد صاحب جماعت WAIB - LUGEN نے اس سلسلہ میں ۲۷۔ جنوری بروز اتوار ایک ترک عالم مکرم (KAMIL YALNIZ) کے ساتھ ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا۔ یہ ترک دوست شروع میں نہایت مخالفانہ انداز میں پیش آئے انہوں نے بہت سی عربی اور ترکی کتب کے حوالے پیش کئے لیکن عجیب اتفاق ہے کہ ان کے پیش کردہ تمام حوالہ جات جماعت احمدیہ کی تائید میں نکلے۔ جب مکرم عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ نے اُن کی کتب سے ایسے اقتباسات دکھائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل کی تائید کرتے ہیں تو اس پر اُس ترک عالم دوست کا رویہ یکدم بدل گیا۔ سختی اور درشتگی کے انداز کو چھوڑ کر نرمی اور ملائمت کا طریق انہوں نے اختیار کیا۔ اُنہیں جماعت کی طرف سے شائع کردہ ترکی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ یہ دلچسپ پروگرام تین گھنٹے جاری رہا۔

ترکی زبان کی دوسری نشست ESSLINGEN جماعت کے زیر انتظام ۳۱ جنوری ۱۹۹۱ء بروز جمعرات منعقد ہوئی۔ جس میں ایک ترک عالم مکرم YASAR DEMIR صاحب نے مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب کے ساتھ چار گھنٹے تک تبلیغی گفتگو کی۔ اُنہیں ترکی زبان کا لٹریچر بطور تحفہ دیا گیا۔

تیسری میٹنگ میں جو مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۹۱ء بروز اتوار دو ترک دوستوں کے ساتھ ہوئی۔ مہمان دوستوں نے ترکی زبان میں مکرم عبدالغفار صاحب سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دلائل سنے تو انہوں نے نہایت دلچسپی کا اظہار کیا۔ خصوصاً پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جاری کردہ آرڈیننس کے بارے میں انہوں نے سوالات کئے۔ انہوں نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ ایک اسلامی ملک کا دعویٰ کرنے والے پاکستان میں کلمہ طیبہ لا اِلٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھنے پر سزا دی جاتی ہے۔ اذان پر پابندی لگائی گئی ہے۔ یہ میٹنگ تین گھنٹے جاری رہی۔

افریقن میٹنگ :۔ GAGGENAU کے مقام پر یکم فروری بروز جمعہ گیمبیا کے تین افراد کے ساتھ ایک تبلیغی نشست ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ کو اِن دوستوں نے بتایا کہ وہ "احمدیت" کے نام سے بخوبی واقف ہیں۔ اور گیمبیا میں لوگوں کی فلاح وبہبود کے لئے کی جانے والی جماعت احمدیہ کی کوششوں سے متعارف ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے عقائد سے وہ آگاہ نہیں۔ انہوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ اُنہیں ایسی مجلس میں مدعو کیا گیا۔ اور اُن کی عزت افزائی کی گئی۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ آئندہ بھی ایسی مجالس منعقد کی جائیں۔ اُنہیں انگریزی ترجمہ قرآن کریم تحفہ دیا گیا۔

عرب میٹنگ :۔ GAGGENAU میں ہی ۱۵ فروری بروز جمعہ عرب دوستوں کے ساتھ ایک نہایت دلچسپ پروگرام کا انعقاد ہوا۔ اس پروگرام میں سات عرب دوست شامل ہوئے۔ ان کے ساتھ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ نے عربی زبان میں گفتگو کی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ عربوں کے ساتھ محبت رکھنا اُن کے نزدیک جزوِ ایمان ہے کیونکہ اس عرب قوم میں ہمارے پیارے آقا رسولِ مقبول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے "ظہورِ مہدی" کے موضوع پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ان عرب دوستوں نے نہایت دلچسپی سے سوالات پوچھے۔ آخر میں اُنہیں جماعت کا شائع شدہ عربی لٹریچر تحفۃً دیا گیا۔

یہ مجلس چار گھنٹے جاری رہی۔

ایک عرب دوست نے بیان کیا کہ چند سال پہلے ان کی اہلیہ نے لبنان میں خواب میں ایک بزرگ کو گھوڑے پر سوار دیکھا تھا جب وہ یہاں آئیں تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر کہا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو میں نے چند سال پہلے خواب میں دیکھا تھا۔ غرضیکہ یہ میٹنگ نہایت کامیاب رہی۔

افغانی میٹنگ:۔ وائی بلنگن جماعت کے زیر انتظام ۱۷ جنوری بروز اتوار اور ۱۸ جنوری بروز سوموار دو الگ الگ میٹنگز منعقد ہوئیں۔ تین افغان دوست اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب بمعہ احمدی دوستوں کے تشریف لائے۔ ان افغان دوستوں کو جماعت کا مفصل تعارف کروایا گیا نیز انہیں شہزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کی شہادت کا واقعہ بتایا گیا۔

ان دوستوں نے جماعت کی اسلامی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے فارسی زبان کے لٹریچر کا مطالبہ کیا نیز آئندہ بھی جماعت سے رابطہ رکھنے کا وعدہ کیا۔ ان ہر دو میٹنگز پر تقریباً تین گھنٹے وقت صرف ہوا۔

یونانی میٹنگ:۔ دو یونانی پادریوں کے ساتھ وائبلنگن جماعت کے زیر انتظام ۱۸ فروری بروز سوموار ایک تبلیغی نشست ہوئی یہ دونوں صاحبان یونانی کے علاوہ ترکی اور جرمن زبان میں گفتگو کر سکتے تھے چنانچہ محترم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب نے ترکی زبان میں اور ان کے دیگر ساتھیوں نے جرمن زبان میں گفتگو کی۔ اُن کے ساتھ "الوہیت مسیح" کے موضوع پر بات چیت ہوئی۔ یہ گفتگو چار گھنٹے جاری رہی۔ ان دوستوں نے آئندہ ہر اتوار کو آنے اور بعض ترکی النسل لوگوں کو اپنے ساتھ لانے کا وعدہ کیا جو کہ عیسائی ہو چکے ہیں۔

آخر میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید بہتر رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے جن جماعتوں اور احباب نے ان پروگراموں کے انعقاد کے لئے کوشش کی اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

تصحیح

اخبار احمدیہ کے گذشتہ شمارہ میں صفحہ ۵۲ پر آمین کا جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں غلطی سے اشمار احمد کی ولدیت سعادت احمد خان شائع ہو گئی ہے جبکہ اشمار احمد بنت سعادت احمد خان ہے۔ ادارہ اس کے لئے معذرت خواہ ہے۔

بقیہ : ذکرِ خیر مرزا عبد القیوم صاحب

کے لئے کوہاٹ سے ملٹری ٹرک لے کر قادیان آئے اور والد صاحب اور دیگر افراد خاندان کو لے کر پاکستان پہنچے جبکہ یہ عاجز حفاظت کے تحت قادیان رہا اور بعد میں پاکستان آیا۔ پیارے بھائی کوہاٹ میں جماعت کے صدر رہے۔ پھر وہاں سے تبدیل ہو کر پشاور گئے وہاں سے تبدیل ہو کر نوشہرہ کینٹ آئے اور ایک لمبا عرصہ یہاں ریلوے ڈاکٹر کی حیثیت سے ملازمت کی۔ بعد ریٹائرڈمنٹ کے وہیں اپنا کلینک کھول لیا اور ریلوے ڈاکٹر کے نام سے مشہور ہوئے۔ مرزا غلام حیدر کی وفات کے بعد آپ وہاں کے امیر مقرر ہوئے۔

آپ غریب پرور، دعاگو، تہجد گذار اور مریضوں سے نہایت ہمدردی کا سلوک کرنے والے تھے۔ لوگ دور دور سے علاج کی غرض سے آتے اور خدا کے فضل سے شفاء حاصل کر کے جاتے۔ ۱۹۸۲ء میں بھائی مرحوم مستقل طور پر نوشہرہ سے ربوہ آگئے۔ یہاں مریضوں کا علاج مفت شروع کر دیا۔ باوجود دل کی تکلیف کے بیت القمر میں نمازوں میں باقاعدہ جاتے۔ اور اگر کوئی مریض ہوتا تو اُس کے گھر جا کر دیکھ کر آتے اور جو دوا اِن کے پاس موجود ہوتی دیتے یا پھر نسخہ لکھ کر دیتے۔

بہت ہی دعاگو اور سچی خوابوں کے مالک تھے۔ دو سال قبل انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ صرف دو سال اور دیئے جاتے ہیں۔ لہٰذا اپنی بڑی بیٹی کے پاس کراچی میں مقیم تھے کہ دل کا حملہ ہوا اور یکے بعد دیگرے ۵ حملے ہوئے اور آخر ۱۹/۱/۹۱ کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ موصی تھے۔ جنازہ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ پہنچا اور ۱۲/۱/۹۱ کو فجر کی نماز کے بعد بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ مرحوم بھائی نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑے ہیں۔ جو سب خدا کے فضل سے شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔

میں ان تمام احباب کا جو تعزیت کے لئے بندہ کے گھر یہاں بن گوریان رنگ ۴۰ میں تشریف لائے اور فرینکفرٹ سنٹر میں تعزیت فرماتے رہے بے حد شکر گذار ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھائی مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

ٹیلی ویژن اور اخبارات میں ہمبرگ مشن کی طرف سے اسلام کی نمائندگی

مکرم ظہور احمد صاحب - ریجنل امیر ہمبرگ

۱۔ عراق کی جنگ کے سلسلہ میں جرمن ٹیلی ویژن کے ایک چینل نے مشن سے رابطہ کر کے اسلام کا نظریہ جہاد کے موضوع پر ایک LIVE TALK SHOW میں شمولیت کی دعوت دی۔ چنانچہ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس مبلغ سلسلہ نے اسلامی نقطۂ نظر پیش کرنے کی سعادت پائی۔ یہ پروگرام مختلف چینل پر کئی دفعہ دکھایا جا چکا ہے۔ اور بہت سارے لوگوں نے ٹیلیویژن کے حکام کے ذریعہ معلومات حاصل کر کے مشن ہاؤس سے رابطہ کیا ہے۔

۲۔ اس کے علاوہ دو علیحدہ مواقع پر ٹیلی ویژن کے ایک چینل R.T.L کے نمائندے مسجد آئے اور ہماری نمازوں اور لٹریچر وغیرہ کو بھی ٹیلی ویژن پر پیش کیا۔ برادرم فضل الرحمٰن صاحب انور کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا نقطۂ نظر پیش کیا گیا۔ ایک پروگرام تو نہایت اختصار سے پیش کیا گیا دوسرا نسبتاً زیادہ وقت کے لئے نشر ہوا۔ اس کے علاوہ ایک پروگرام کو ۵۔ TELE پر تقریباً پندرہ منٹ وقت دیا گیا۔

۳۔ ہمبرگ ریجن کی ایک جماعت STADE میں ٹیلی ویژن والوں نے ہمارے نماز سینٹر میں آکر ہماری سرگرمیوں وغیرہ کے بارے میں سوالات کئے۔ یہ پروگرام بھی ٹیلی ویژن والوں نے نشر کیا۔

۴۔ دو مواقع پر ہمبرگ کے مختلف ریڈیو اسٹیشن والوں نے رابطہ کیا۔ ایک LIVE PROGRAMM تھا۔ جماعت کے عراق اور اتحادیوں کی جنگ کے بارے میں نظریات تک گفتگو محدود رہی۔

۵۔ اللہ کے فضل سے شمالی جرمنی میں جماعت احمدیہ اسلام کی نمائندہ تصور کی جاتی ہے۔ لہٰذا ۵ اخبارات نے رابطہ کیا اور نہایت تفصیلی انٹرویوز کئے اور پھر اسی طرح شائع ہوئے۔ بعض میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصاویر بھی شائع ہوئیں۔ اسی طرح جرمنی کا ایک بہت ہی معروف رسالہ ہے SPIEGEL اس کے نمائندگان مسجد آئے اور دو مختلف مواقع پر تصاویر بھی ساتھ لیں۔

۶۔ ہمبرگ کے مشن ہاؤس میں روزانہ مختلف دوستوں کی ڈیوٹی ہوتی ہے تا جو اسلام کے بارے میں جاننا چاہتے ہوں اُن کو جواب دے سکیں۔ ہم نے تین ماہ قبل باقاعدہ اخبارات میں اعلانات کے ذریعہ یہ سہولت بہم پہنچائی تھی کہ ہم مخصوص اوقات میں اسلام کے بارے میں اطلاعات دینے کے لئے حاضر ہیں۔ آج کل کے حالات میں نسبتاً زیادہ رجوع ہے۔

پانچویں داعیان الی اللہ

تربیتی کیمپ کولون ریجن کی مختصر روداد

مورخہ ۲۳ ، ۲۴ ؍ فروری ۱۹۹۱ء کو داعیان الی اللہ کولون ریجن کا پانچواں تربیتی کیمپ کولون مشن میں منعقد ہوا۔ اس میں ریجن کی ۲۷ جماعتوں کے ۱۲۸ داعیان الی اللہ نے شرکت کی مزید برآں لجنات کی ۲۱ ممبرات نے بھی کیمپ میں شمولیت فرمائی۔ اس طرح شرکت کرنے والوں کی کل تعداد ۱۸۹ رہی۔

تربیتی کیمپ کا آغاز ۲۳ ؍ فروری کو ساڑھے تین بجے سہ پہر کے قریب ہوا۔ افتتاحی اجلاس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا مسعود احمد صاحب جہلمی نے ادا فرمائے۔ تلاوت و نظم اور مکرم عبد الشکور اسلم خان صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ کے افتتاحی خطاب کے بعد جرمن احباب، مشرقی یورپ اور روسی بلاک، افریقن احباب نیز ترک و عرب احباب میں منظم طور پر دعوت الی اللہ کا کام کرنے سے متعلق امور پر غور کرنے کے لئے چار سب کمیٹیوں کا تقرر عمل میں آیا۔ لجنہ کی بھی دو سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ بعد ازاں ان سب کمیٹیوں کے علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد ہوئے جن میں انہوں نے متعلقہ امور پر غور کر کے اپنی رپورٹس مرتب کیں اور انہیں اجلاس عام میں پیش کیا۔ ۲۳ ؍ فروری کا اجلاس رات سوا بارہ بجے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

۲۴ ؍ فروری کو صبح پونے چھ بجے نماز تہجد ادا کی گئی۔ بعدہٗ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد قرآن مجید اور حدیث کے درس ہوئے۔ اس روز اجلاس کا آغاز مکرم چوہدری سعید الدین صاحب ریجنل امیر کولون ریجن کی صدارت میں ہوا۔ قرآن مجید اور تلاوت و نظم کے بعد مربی سلسلہ محترم لئیق احمد صاحب منیر نے قرآن مجید کے ارشاد "بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ" کے ضمن میں ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر بڑی مدلل تقریر کی۔ اجلاس میں مکرم مرزا عبد الحق صاحب نے تبلیغی نقطۂ نگاہ سے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت و اہمیت پر خطاب فرمایا۔ محترم ریجنل امیر صاحب کے اختتامی خطاب کے بعد ایک بجے بعد دوپہر دعا کے ساتھ تربیتی کیمپ کا اختتام ہوا۔

عظمت علی چوہدری ریجنل سیکرٹری تبلیغ۔ نمائندہ خصوصی کولون ریجن

مشرقی حصّہ جرمنی میں تبلیغی مساعی کی رپورٹ

جماعتی ہدایت کے مطابق ہماری جماعت HER DORF کو ریجن کولون کی طرف سے EX - DDR کے شہر HETTSTAD میں سٹال لگانے کا ارشاد ہوا اور ہمیں اس بارے میں HETTSTAD میں تعارف اسلام کی قانونی اجازت کا نامہ بھی کولون مشن سے ساتھ ملا جس کے مطابق ہم ہر جمعہ کو اپنا تبلیغی سٹال لگا سکتے ہیں۔

مورخہ ۱۴ فروری بروز جمعرات کو ہمارا قافلہ رات بارہ بجے دعا کر کے دو گاڑیوں پر HETT STAD کی طرف روانہ ہوا۔ ساری رات خوب بارش ہوتی رہی۔ پھر بھی الحمد للہ تمام سفر بخیر و خوبی گزر گیا۔ صبح جس شہر میں ہم نے سٹال لگانا تھا وہاں خوب دھوپ تھی۔ مکرم عبد اللہ صاحب صدر جماعت PLATZ MASTER سے ملے اور جگہ حاصل کی۔ فوری طور پر سٹال تیار کر کے کتابوں اور پمفلٹ سے سجا دیا۔ PLATZ MASTER خود ہمارے سٹال پر آیا اور بولا میں دیکھنے آیا ہوں آپ کے پاس اسلام کے متعلق کونسی کتابیں ہیں۔ لہٰذا اُس نے ایک نظر میں فوری طور پر DIE PHILOSOPHIE اور DER HEILIGE QURAN DER LEHREN ISLAM حاصل کیں۔ اُدھر لوگوں نے ہماری توقعات سے بڑھ کر دلچسپی لی اور جن کتب کا ہدیہ تھا وہ اُن لوگوں نے نہایت خوشی سے خریدیں اور سوالات کے جوابات اپنی عقل و فہم کے مطابق اُن کو دیئے۔ اسلام کے متعلق اُن لوگوں کے ذہنوں میں کافی سوالات تھے۔ شام کو ہم دعا کے ساتھ واپس ہوئے۔

(آفتاب منور ۔ جنرلِ سیکریٹری)

جرمنی کے مختلف ریجنز میں داعیان الی اللہ کیمپ کا انعقاد

مرکزی ہدایت کے مطابق دس فروری بروز اتوار جماعت جرمنی کے تمام ریجنز میں ریجنل امراء کے زیر اہتمام اپنے اپنے ریجن کے داعیانِ الی اللہ کی ایک میٹنگ بلائی گئی تھی جس میں داعیان الی اللہ کو اب تک کے پروگرام اور اُن کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹوں کی روشنی میں مرتب شدہ نئی ہدایات سے آگاہ کیا گیا۔ داعیانِ الی اللہ نے اپنے تجرِبات بیان کئے۔ باہم تبادلۂ خیالات کا موقع فراہم کیا گیا تا ایک دوسرے کو پیش آنے والی مشکلات و تجرِبات سے سب آگاہ ہوں۔ اس بارے میں نمائندگانِ خصوصی اخبار احمدیہ کی طرف سے ۵ مارچ تک جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ذیل میں اُن کو اختصار کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے ــــــــــــــ (ادارہ)

ھمبرگ :-

اس روز شدید برفباری کے سبب ۱۱½ بجے قبل از دوپہر محترم ظہور احمد صاحب ریجنل امیر ہمبرگ کی زیر صدارت کلاس کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے ان کیمپوں کے انعقاد کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ حضور کے خطبات کی روشنی میں ہدایات پیش کیں۔ بعد ازاں تمام داعیان الی اللہ کو پانچ گروپس میں تقسیم کر دیا گیا۔ ایک گروپ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات پر مشتمل تھا۔ ہر گروپ کے لئے ایجنڈا کے طور پر مخصوص عناوین مقرر شدہ تھے جن پر تین بجے تک غور و خوض کیا گیا۔ کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد تمام گروپس نے اپنی رپورٹس اور تجاویز پیش کیں۔ تبلیغ کے میدان میں غیر معمولی کامیابی حاصل کرنے والے بھائیوں کو اجلاس سے خطاب کرنے کا موقع دیا گیا۔ شام ۶ بجے اختتامی خطاب میں مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب نے نئی ہمت اور ولولے کے ساتھ اپنے مشن کو آگے بڑھانے کی ہدایات دیں۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس کیمپ میں امسال ہمبرگ ریجن کی ۲۵ جماعتوں کے ۱۲۰ داعیانِ الی اللہ شامل ہوئے۔ جبکہ گذشتہ کیمپ میں ۲۰ جماعتوں کے ۸۸ ممبران اس میں شامل ہوئے تھے۔ دوپہر کا کھانا ہمارے ایک افریقی احمدی بھائی MR RASHID KYEI OTCHEIHIE نے تمام حاضرین میں اپنی طرف سے پیش کیا۔ (جزاکم اللہ)

(نعیم الدین احمد۔ نمائندہ خصوصی)

سٹٹ گارٹ :-

امسال ریجن کی نو جماعتوں سے ۶۵ داعیان الی اللہ اس کیمپ میں شامل ہوئے۔ صبح دس بجے تلاوتِ قرآن کے بعد مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مبلغ سلسلہ نے کیمپ کا افتتاح فرمایا۔ مکرم مقصود احمد نے واقعہ صلیب سے متعلق اپنا مقالہ پیش کیا۔ مکرم عیسیٰ رفیع الدین نے صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از روئے بائیبل کے عنوان سے تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن بھٹہ نے اپنے قیام افریقہ کے دوران پیش آنے والے تبلیغی واقعات سنائے۔ داعیان الی اللہ نے باری باری سٹیج پر آکر اپنی تجاویز دیں۔ کل تجاویز دس تھیں۔ ۵½ بجے شام مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی ــــــــــــــ (سلیم احمد شاہد ۔ شعبہ تبلیغ)

شعبہ تبلیغ کی مساعی و اعلانات

(عبدالشکور اسلم۔ سیکرٹری تبلیغ)

سٹڈگارٹ ریجن میں کامیاب یوم تبلیغ :۔ مکرم سلیم احمد شاہد تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۲ جنوری ۱۹۹۱ء کو پہلا یوم تبلیغ نہایت کامیابی سے منایا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ریجن میں کل جماعتوں کی تعداد ۱۷، جن جماعتوں کی رپورٹ موصول ہوئی ۱۲، کل افراد جن سے رابطہ کیا گیا ۱۲۵، قومیتیں جن سے رابطہ ہوا۔ پولش، جرمن، ایرانی، نائیجیرین، ٹرکش، عرب۔ کل لٹریچر جو تقسیم کیا گیا ۲۸۴، کل تبلیغی سٹال لگائے گئے ۹، کل تبلیغی نشستیں منعقد ہوئیں ۸۔ وائبلنگن جماعت کی طرف سے ۴۰ افراد کو پھولوں کے تحائف دیئے گئے اور جماعتی تعارف کروایا گیا۔ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو مزید بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مشرقی یورپ کی اقوام میں تبلیغ کی خصوصی ذمہ داریاں

جرمنی میں مشرقی یورپ کی بسنے والی مختلف اقوام میں تبلیغ کے کام کو تیز کرنے کے لئے مرکزی ہدایت پر ریجنل مشنریز اور ریجنل امراء کی حالیہ منعقدہ میٹنگ میں جو ذمہ داریاں مختلف ریجنل مشنریز کے سپرد ہوئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ مکرم مولانا مسعود احمد جہلمی صاحب ــــــ چیکوسلواکین

۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب ــــــ رشین اور پولش

۳۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب ــــــ بلغارین اور آسٹرین

۴۔ مکرم ڈاکٹر عبدالباسط طارق صاحب ــــــ البانین اور یوگوسلاوین

۵۔ مکرم لئیق احمد منیر صاحب ــــــ رومانین اور ہنگرین

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ ان اقوام میں تبلیغ کرتے وقت ان مشنریز صاحبان سے راہنمائی حاصل کریں اور اپنے تبلیغ کے کام میں وسعت پیدا کریں۔

جرمنی میں مختلف تبلیغی ڈیسکوں کا قیام

جرمنی میں تبلیغ کے کام کو مختلف اقوام میں وسعت دینے کے لئے وقتاً فوقتاً ڈیسک قائم کئے جاتے رہے ہیں۔ اب حال ہی میں ریجنل مشنریز، ریجنل امراء اور ڈیسکوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کے اجلاس میں اس کام کو مزید بہتر بنانے کے لئے بہت سے فیصلے ہوئے۔ جن کے نتیجے میں مختلف ڈیسکوں کے پریذیڈنٹ صاحبان میں رد و بدل ہوا اور مندرجہ ذیل دوستوں کو ان ڈیسکوں کا پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔

۱۔ ترکش ڈیسک ــــــ مکرم اُرحان پالنیز صاحب
MAHRACKER STR-1
6000 FRANKFURT-50 TEL:-069-539530

۲۔ رشین ڈیسک ــــــ مکرم اعجاز احمد صاحب
SONNEN LAND 46 A
2000 HAMBURG-74 TEL:-040-7136931

۳۔ افریقن ڈیسک ــــــ مکرم مرزا عبدالحق صاحب
GERBER WEG 47
5540 PRÜM TEL:-06551-4391

۴۔ عربک ڈیسک ــــــ مکرم سید افتخار احمد شاہ صاحب
SEILER STR 36A
2000 HAMBURG-36 TEL:-040-3194554

احباب سے گذارش ہے کہ ان قوموں میں تبلیغ کرتے ہوئے ان ڈیسکوں کے پریذیڈنٹ صاحبان سے مدد اور راہنمائی حاصل کریں تا کہ ان کی مساعی نتیجہ خیز ثابت ہو۔

حضور سے ملاقات :۔ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی کے موقع پر ایسے زیر تبلیغ دوست جو دنیا کی مختلف اقوام سے تعلق رکھتے ہیں کی خصوصی ملاقات حضور ایدہ اللہ سے کروائی جائے گی۔ اس لئے تمام داعیان الی اللہ اور تبلیغی کاوش رکھنے والے احباب سے درخواست ہے کہ اس موقعہ سے اٹھاتے ہوئے کثرت سے ایسے دوستوں کو لانے کا پروگرام بنائیں اور متعلقہ ڈیسکوں کے پریذیڈنٹ صاحبان سے یا شعبہ تبلیغ سے قبل از وقت رابطہ قائم کریں۔ بہتر ہو گا کہ ایسے دوستوں کے بارے میں ۳۰ اپریل تک اطلاع کردی جائے تا کسی وقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا

والدین واقفین نو توجہ فرمائیں

۱۔ وقف نو سے متعلق ہر ضرورت کے لئے اپنے ریجنل آفس سے رابطہ فرمائیں۔

۲۔ سہ ماہی رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ اپنے ریجنل آفس کو بھجوائیں۔

۳۔ اگر آپ کو ابھی تک تربیتی کورس برائے والدین، تعلیمی جائزہ فارم

فرینکفرٹ اور ہمبرگ میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعود کا انعقاد

فرینکفرٹ :- مورخہ ۲۳ فروری کو BONAMES CENTER میں فرینکفرٹ جماعت کا جلسہ پیشگوئی مصلح موعود منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم محمد شریف خالد نائب امیر دوم نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم عبید اللہ باجوہ نے پیشگوئی کے معین الفاظ اور پس منظر پر کی۔ مصلح موعود کی آمد کے متعلق انبیاء اور اولیاء کی پیش خبریاں کے موضوع پر مکرم شعیب مسعود نے تقریر کی۔ تیسری تقریر مکرم حمید احمد کی تھی۔ اور آپ کا موضوع تھا "وہ بہت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم" آپ کی تقریر کے بعد مکرم بلال داؤد نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم منور احمد صاحب نے خلافت ثانیہ کے دوران حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کا ظہور پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ حاضری خدا کے فضل سے ساڑھے تین صد سے اوپر تھی۔

مقصود احمد لوکل امیر ———— فرینکفرٹ

ہمبرگ :- جماعت ہمبرگ کے جلسہ پیشگوئی مصلح موعود کی صدارت مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ریجنل امیر نے کی اور آپ نے نشان مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ مکرم سیکرٹری تبلیغ ہمبرگ سٹی نے صحف سابقہ میں مصلح موعود پر بہت جامع اور مدلل تقریر کی۔ اجلاس کے آغاز میں مکرم حفیظ الرحمٰن نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اجلاس کے دوران مکرم رفیق شاکر صاحب اور مکرم فضل احمد طاہر نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ اجلاس کا اختتام دعا پر ہوا جس کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ حاضرین کی تعداد ۱۴۰ تھی۔

دوسرے روز یعنی ۲۴ فروری کو لجنہ اماء اللہ ہمبرگ نے اپنا جلسہ پیشگوئی مصلح موعود منعقد کیا جس کی صدارت مکرمہ فائزہ جلیل صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ہمبرگ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ عائشہ نواز صاحبہ نے کی۔ جرمن ترجمہ مکرمہ امۃ المجید نے پیش کیا۔ جرمن زبان میں مکرمہ اصفہ سلیم صاحبہ اور مکرمہ مریم احمد نے خطاب کیا۔ اردو تقاریر مکرمہ امۃ الجمیل اور مکرمہ نبیلہ نعیم نے کیں۔ مہمان خاتون مکرمہ طاہرہ چوہدری نے بھی خطاب فرمایا۔

نعیم الدین ———— نمائندہ خصوصی

درخواست دعا

مکرم ملک بشارت الرحمٰن زعیم علی انصار اللہ BUDINGEN عارضہ قلب بیمار ہیں اور FULDA ہسپتال میں داخل ہیں احباب سے اُن کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مغربی جرمنی کی جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ ماہ اپریل ۹۱ء میں اپنے اپنے ہاں حسب توفیق شان و شوکت سے جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کریں۔ اس موقعہ پر غیر از جماعت دوست جو مختلف ادیان سے تعلق رکھتے ہوں ان کو بھی مدعو کریں۔ اور اگر ممکن ہو تو ان میں سے صاحب علم دوستوں کو موقعہ دیں کہ وہ بھی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر خطاب کریں۔ اپنے پروگرام کا ہر پہلو سے جائزہ لیں کہ وہ ہر لحاظ سے قابل عمل ہو۔ اس لئے پروگرام کو مفید اور دلچسپ بنائیں۔ ان جلسوں کے انعقاد کے بعد فوری طور پر رپورٹ ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

عبدالرشید بھٹی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ - جرمنی

دوسرا یوم تبلیغ

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کا دوسرا یوم تبلیغ انشاء اللہ ۶ اپریل ۱۹۹۱ء کو منایا جائے گا اس دن کو کامیاب طریق سے منانے کیلئے جماعتی پروگرام ترتیب دیں۔ مجلس عاملہ یا اجلاس عام میں دوستوں کے مشورے سے قابل عمل پروگرام بنائیں۔ کوشش کریں کہ احمدیت کا پیغام حکمت و دانائی سے غیر از جماعت دوستوں تک پہنچے تا کہ سعید الفطرت لوگ جلد اسلام میں داخل ہوں۔ اپنے دن کا آغاز خصوصی دعاؤں سے کریں۔ جہاں ممکن ہو اسٹال لگائیں، لٹریچر تقسیم کریں۔ اجتماعی اور انفرادی تبلیغی نشستیں منعقد کریں۔ ذاتی خطوط لکھیں۔ آڈیو وڈیو کیسٹس کے ذریعہ پیغام حق پہنچائیں۔ اس دن کی رپورٹس فوری طور پر ارسال کریں۔ مثالی رپورٹس اخبار احمدیہ میں برائے اشاعت پیش کی جائیں گی ———— (نیشنل سیکرٹری تبلیغ)

تقریب آمین

مکرم محمد رزاق صاحب آف SCHWELM جماعت RADEVOR-MWALD کی بیٹی عزیزہ عطیۃ النور نے چار سال دس ماہ کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم سے وابستہ برکات کا وارث بنائے اور دین و دنیا میں ترقی دے۔

محمد رزاق ———— SCHWELM

شرح چندہ الفضل برائے یورپین ممالک

ہفتہ وار سالانہ چندہ	۱۳۰۰ روپے
روزنامہ سالانہ چندہ	۱۷۰۰ روپے
خطبہ نمبر سالانہ چندہ	۴۰۰ روپے

صدر مجلس انصاراللہ کی گذارشات

سالانہ اجتماع ۱۹۹۱ء :۔ بعض مجبوریوں کی بنا پر سالانہ اجتماع کی تاریخیں تبدیل کردی گئی ہیں۔ تمام احباب جماعت اور خاص طور پر انصار حضرات نوٹ فرمالیں کہ اب سالانہ اجتماع ۱۹۹۱ء مورخہ ۲۹ اور ۳۰ جون کو منعقد ہوگا۔ مقام اجتماع اور رہائش گاہ کے بارہ میں حالات کے مطابق قبل از وقت اعلان کردیا جائے گا انشاءاللہ تعالیٰ۔ یاد رہے از روئے دستور ناظمین علاقہ، زعما اور مقامی عہدیداروں کی سالانہ اجتماع میں شرکت ازبس لازمی ہے اور اُن کا فرض ہے کہ وہ اپنے علاقہ اور مجالس کے انصار بھائیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شرکت کے لئے لائیں۔

تاریخ مجلس انصاراللہ جرمنی :۔ آنے والے مورخین کے لئے مواد کے طور پر ملک جرمنی میں گوناگوں مشکلات کے باوجود مجلس انصاراللہ کا قیام اور خدمات ریکارڈ کی جارہی ہیں اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی مجلس کا گروپ فوٹو مع ضروری کوائف و خدمات خاکسار کو بھجوائیں۔ یہ اعلان بار بار اس لئے کیا جارہا ہے تا بعد میں شکوہ کی کوئی گنجائش نہ رہے۔

ماہنامہ انصاراللہ :۔ آپ کی یاددہانی کے لئے گذارش ہے کہ مجلس انصاراللہ جرمنی کے لئے دو سو نئے خریداروں کا ٹارگٹ ہے تمام مجالس زیادہ سے زیادہ خریدار بنائیں۔ سالانہ چندہ بیس مارک ادا کرکے رسید خاکسار کو بھجوائیں۔

تجنید اور بجٹ ۱۹۹۱ء :۔ ابھی تک بہت سی مجالس نے سال رواں کا بجٹ اور تجنید نہیں بھجوائی ایک ماہ کے اندر اندر تجنید اور بجٹ بھجوا دینے والی مجالس، زعما اور ناظمین کے نام دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائے جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

ماہانہ رپورٹ :۔ یہ سلسلہ بھی ایک قسم کا "خود محاسبہ" کا سلسلہ ہے اور آپ جانتے ہی ہیں جو شخص یا قوم اپنا محاسبہ خود کرتی ہے وہ اپنے ہاتھوں سے ترقیات کے دروازے اپنے لئے اپنی قوم کے لئے اور آئندہ نسلوں کے لئے خود کھولتی ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں انصاراللہ بننے کی پوری پوری توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

عبدالغفور بھٹی صدر مجلس انصاراللہ ——— جرمنی

۲۹ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

ہر سال ۲۹ر رمضان المبارک کو حضور اقدس کی خدمت میں بغرضِ دعا تحریکِ جدید کے اُن وعدہ کنندگان کی فہرست پیش کی جاتی ہے جنہوں نے اپنے وعدہ کی سو فیصد ادائیگی کردی ہو۔ تحریک جدید کے وعدہ کنندگان کو اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے وعدہ کی سو فیصد ادائیگی کرکے اس فہرست میں اپنے اسماء شامل کروالنے چاہئیں۔

سیکریٹری تحریکِ جدید ——— جرمنی

خواتین کیلئے خوشخبری

خواتین اور لڑکیوں کیلئے نت نئے ڈیزائن کے ریڈی میڈ ملبوسات

انڈین، پاکستانی

شادی بیاہ کے ملبوسات

فیشن جیولری

سویٹر، دوپٹے

نقاب، کوٹ بُرقع

بیڈشیٹ، پراندے

بلوچی گلے، کُشن کور

خریدنے کے لئے ہم سے رجوع کریں

مظہر گارمنٹس

TEL:- ۰۶۹-۸۳۳۲۹۸

انصار اللہ کا عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ آخری دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ

عہد خدام الاحمدیہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی، قومی اور ملّی مفاد کی خاطر میں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔

اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا، اور خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔" (انشاء اللہ تعالیٰ)

(خدام اس عہد کو اپنے ہر اجلاس اور ہر اجتماعی تقریب میں اکٹھے کھڑے ہو کر دوہرایا کریں)

اطفال الاحمدیہ کا عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

میں وعدہ کرتا ہوں کہ دینِ اسلام اور احمدیت، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ ہمیشہ سچ بولوں گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے تمام حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

لجنہ اماء اللہ کا عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب اور قوم کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گی نیز سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی اور خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گی۔ انشاء اللہ۔

ناصرات الاحمدیہ کا عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنے مذہب، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہوں گی اور سچائی پر ہمیشہ قائم رہوں گی۔

تحفہ جوبلی یکصد مساجد

پیارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ جوبلی جرمنی ۱۹۸۹ء کے موقع پر جوبلی کی خوشی میں جماعت جرمنی کو سو مساجد کا تحفہ پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔ اس سکیم کو جاری ہوئے اب دو سال ہونے کو ہیں۔ لیکن ابھی تک اس سلسلے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھا سکے۔ اگرچہ حضور نے بیس سال میں یہ مساجد بنانے کا ارشاد فرمایا ہے لیکن یہ کام آخری ایک یا دو سال میں کرنے کا نہیں ہے۔ اس کام کو کرنے کے لئے ہمیں تدریجی پروگرام بنانے ہوں گے۔ میری تمام صدران جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے شہر کی انتظامیہ کے ذریعہ سے بھی کوشش کریں اور اخبارات کے ذریعہ سے بھی پلاٹس کے خریدنے کی کوشش کریں۔ جس پر ہم باقاعدہ مساجد کی تعمیر کر سکیں۔ نیز وعدہ جات کے حصول اور ادائیگی کی بھی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں جس قسم کی مدد کی ضرورت ہو جماعت جرمنی کے مرکزی دفتر جائیداد سے رجوع فرمائیں۔

ناز احمد ناصر نیشنل سیکرٹری جائیداد ——— جرمنی

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی

شعبہ صحتِ جسمانی

۱۔ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے موقع پر صحتِ جسمانی (ورزشی مقابلہ جات) کے شعبہ میں ڈیوٹی دینے کے خواہشمند خدام اپنے نام کوائف کے ساتھ مہتمم صحتِ جسمانی کو دفتر خدام الاحمدیہ کے پتہ پر ارسال کر دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۲۔ کرکٹ کے ایسے کھلاڑی جو خدام الاحمدیہ کی دو رجسٹرڈ ٹیموں میں شامل ہو کر RHEIN MAIN لیگ کے میچز کھیلنے میں دلچسپی رکھتے ہوں جلد از جلد اپنے کوائف مع ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر کے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ شعبہ صحت جسمانی کو بھجوا دیں۔ جو خدام اپنے نام لکھوا چکے ہیں وہ بھی اپنے کوائف جلد روانہ کریں تاکہ کرکٹ بورڈ کے پاس ان کا اندراج کروایا جاسکے۔

۳۔ احمدیہ کرکٹ ٹیم انشاء اللہ مورخہ ۶، ۷ اپریل کو HANAU میں منعقد ہونے والی جرمن INDOOR کرکٹ چیمپئن شپ میں حصہ لے گی۔ کرکٹ کھیلنے والے خدام مینیجر عبدالباسط چیمہ فرینکفرٹ (۰۶۹-۲۹۲۶۱۳) یا کیپٹن وسیم احمد (۰۶۲۲۱-۴۷۰۸۳۱) ہائیڈل برگ سے رابطہ کریں۔

۴۔ (i) امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے موقع پر والی بال، فٹ بال اور رسہ کشی کی ٹیموں کی تشکیل یوں ہو گی۔ ہمبرگ ریجن، ہمبرگ سٹی، فرینکفرٹ ریجن، فرینکفرٹ سٹی، برلن ریجن، سٹٹ گارٹ ریجن، کولون ریجن، کولون سٹی و میونخ ریجن۔

(ii) کبڈی کے مقابلوں میں حسبِ سابق فرینکفرٹ ریجن، ہمبرگ ریجن و برلن۔ کولون ریجن اور میونخ سٹٹ گارٹ ریجن پر مشتمل ٹیمیں ہی حصہ لیں گی۔

(iii) انفرادی مقابلہ جات میں شرکت کے خواہشمند خدام اپنے نام اپنے قائد مجلس کی تصدیق کے ساتھ تحریری طور پر شعبہ صحتِ جسمانی کو بھجوا سکتے ہیں۔ ان مقابلوں میں نام لکھوانے کی آخری تاریخ ۱۰ مئی بروز جمعہ شام ۸ بجے تک ہو گی۔

۵۔ تمام ریجنز کے واسطے کھلاڑیوں کے یونیفارم کا انتظام شعبہ ورزشی مقابلہ جات (صحتِ جسمانی) کی جانب سے ہو گا اور ریجنل قائدین کے سپورٹس نمائندگان اجتماع سے ایک ہفتہ قبل شعبہ ہذا سے مقررہ اخراجات (اندازاً چھ مارک) کی ادائیگی کر کے اپنے ریجن کے واسطے معین کردہ یونیفارم حاصل کر سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ قواعد و ضوابط کے تحت امسال کسی خادم کو یونیفارم کے بغیر مقابلہ جات میں شرکت کی اجازت نہ ہو گی۔

۶۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر کرکٹ کا ایک نمائشی میچ بھی منعقد ہو گا جو جرمن کرکٹ بورڈ کے ایک منتخب ٹیم کے خلاف کھیلا جائے گا۔

۷۔ اجتماع کے موقع پر کھیلوں کے پروگرام کو بہتر بنانے کے واسطے اگر آپ کوئی تجویز دینا چاہتے ہوں تو شعبہ صحتِ جسمانی و ورزشی مقابلہ جات کو ارسال کر دیں۔

مہتمم صحتِ جسمانی خدام الاحمدیہ ———— جرمنی

احمدیہ ٹیبل ٹینس ٹیم کی کامیابی

شعبہ صحتِ جسمانی کے زیرِ اہتمام نوجوان احمدی کھلاڑیوں پر مشتمل احمدیہ ٹیبل ٹینس ٹیم نے گذشتہ دنوں DARMSTADT کے نزدیک NEIDER BEERBACH قصبہ کے سپورٹس کلب TV ۱۸۹۴ کے خلاف دوستانہ میچز کھیلے۔ احمدیہ ٹیم جس میں سہیل ملک، عبدالرفیق، اطہر اعوان، مظفر باجوہ، فخر الاسلام خان اور اشرف بشارت شامل تھے نے انتہائی دلچسپ اور عمدہ مقابلہ کر کے چھ کے مقابلے میں دس میچ جیت کر کامیابی حاصل کی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مہتمم صحتِ جسمانی خدام الاحمدیہ ———— جرمنی

خدمت خلق

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے شعبہ خدمت خلق نے انڈیا اور بنگلہ دیش کے لئے سیکنڈ ہینڈ کپڑے بھجوانے کا جو پروگرام شروع کیا تھا اس ضمن میں عرض ہے کہ ایسے پیکٹ فرینکفرٹ ارسال نہ کئے جائیں بلکہ قائدین مجالس اور ناظمین خدمتِ خلق اپنے اپنے علاقہ کے پیکٹ DEIRECT انڈیا اور بنگلہ دیش روانہ کریں۔ ۲۰ کلو پیکیٹ کا خرچ ۶۰ مارک ہے۔ کپڑے وہاں کے موسم کے مطابق بھجوائے جائیں۔ ذیل میں دونوں ممالک کے متعلقہ ایڈریس تحریر کئے جا رہے ہیں۔

انڈیا:۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ، محلہ احمدیہ قادیان۔ ڈسٹرکٹ گرداسپور

بنگلہ دیش:۔ صدر خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش ۴-BAKSHI BAZAR ROAD
1112 DACCA-2-BANGLADESH

صدر خدام الاحمدیہ ———— جرمنی

اعلان

افریقی بھائیوں کے لئے تحفہ!

سرزمین بلال رضؓ سے تعلق رکھنے والے بھائیوں کے لئے کیا تحفہ مناسب ہے؟ ان بھائیوں کو وہ چیز پیش کیجئے جسے غیروں نے لوٹ لوٹ کر انہیں تہی دست کر دیا۔ وہ ہے محبت اور وقار۔

آیئے محبت سے ان بھائیوں کا حال دریافت کریں!!

پیار کی دو باتیں کر لیں!!

فارغ وقت میں مطالعہ کے لئے کوئی سا کتابچہ دے دیجئے مثلاً

WHY ISLAM? BY CH. SIR MUHAMMAD ZAFRULLAH KHAN

مزید گفتگو کے لئے اپنی ریجن کے مبلغ سلسلہ/سیکرٹری تبلیغ یا اس عاجز سے رابطہ قائم کریں۔

مرزا عبدالحق (افریقن ڈیسک)

فون:- GERBERWEG ۴۷، ۵۵۴۰ PRÜM: ۰۶۵۵۱-۴۳۹۱

اعلاناتِ ولادت

۱۔ مکرم محمد سلیم رانا آف BREITENBERG کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۲ر فروری بروز ہفتہ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور نے اُسامہ سلیم تجویز فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو میں شامل ہے۔

۲۔ مکرم محمد اسلم کھوکھر آف NORDHORN کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰ر دسمبر ۱۹۹۰ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور نے بچے کا نام طلحہ شہزاد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ناصر احمد کھوکھر آف ربوہ کا پوتا ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔

۳۔ مکرم شیخ شوکت علی آف DEHENHEIM کو اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ ۱۹ر نومبر ۱۹۹۰ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام طیب احمد رکھا گیا ہے۔

۴۔ مکرم محمد رزاق آف RADEVORMWALD جماعت SCHWELM کو اللہ تعالیٰ نے ۲۱ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام بشارت احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم صوبیدار فضل قادر اٹھوال کا نواسہ اور مکرم محمد صدیق صاحب گورایا کا پوتا ہے۔

۵۔ مکرم ادریس احمد جنرل سیکرٹری جماعت LIMESHEIM کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵ر فروری ۱۹۹۱ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور نے بچے کا نام اویس احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔

۶۔ مکرم منور احمد طارق آف LEEHEIM کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور نے عزیزہ کا نام صدف طارق رکھا ہے۔ نومولود وقفِ نو تحریک میں شامل ہے۔

احباب سے ان بچوں کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

اعلانِ نکاح

مکرم مبارک احمد شاہد آف WINSEN LUHE ابن مکرم محمد اسمٰعیل اسلم صاحب آف ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ آنسہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد مختار احمد صاحب آف ہمبرگ مبلغ دس ہزار جرمن مارک حق مہر پر محترم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے مسجد فضل عمر ہمبرگ میں پڑھایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت فرمائے۔ آمین۔

نعیم احمد شاہد ——— ہائیڈل برگ

خاکسار کے بیٹے عزیزم فرید احمد یوسف کے نکاح کا اعلان ہمراہ فوزیہ ناہید بنت مکرم عبدالشکور مبلغ ۳۵ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود انور نے مورخہ ۲۱ر دسمبر کو مسجد مبارک ربوہ میں کیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (میاں نسیم احمد طاہر)

افسوسناک وفات

مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس جو خالدِ احمدیت حضرت مولانا جلال الدین شمس مرحوم کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے مؤرخہ ۳۱ر جنوری ۱۹۹۱ء کو بعمر ۵۶ سال ہارٹ اٹیک ہونے کے باعث امریکہ میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کی نماز جنازہ ۳ر فروری کو مقامی مبلغ مکرم عیسیٰ عبدالرشید نے پڑھائی۔ جماعت احمدیہ شکاگو نے مقامی قبرستان میں علیحدہ جگہ لی ہوئی ہے جہاں پر ڈاکٹر مرحوم کو سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم نے اپنی اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم بے حد ہمدرد انسان تھے۔ سکولوں، کالجز اور ہسپتالوں میں جا کر اسلام پر لیکچر دیا کرتے تھے۔ آپ ZION کی جماعت کے صدر تھے۔

ادارہ اخبار احمدیہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی والدہ محترمہ سعیدہ شمس صاحبہ اہلیہ مکرمہ کوکب منیرہ صاحبہ اور مکرم منیر الدین شمس ایڈیشنل وکیل الاشاعت و دیگر عزیزان کے ساتھ دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں نمایاں جگہ دے اور تمام عزیزان کو صبرِ عظیم عطا فرمائے۔

سہ ماہی رپورٹ فارم، کتابچہ "تحریک وقفِ نو اور ہماری ذمہ داریاں" نہ ملی ہوں تو اپنے ریجنل آفس سے طلب فرمائیں۔

۴ــ اگر آپ کے ریجنل آفس نے ابھی تک آپ سے رابطہ نہ کیا ہو تو آپ خود چٹھی لکھ کر رابطہ فرمائیں۔

۵ــ اگر آپ کا پتہ تبدیل ہو چکا ہے تو اپنے ریجنل آفس کو نئے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ (محمد داؤد۔ شعبہ وقفِ عارضی)

ادبی تقریب

KÖLN ریڈیو اسٹیشن THE VOICE OF GERMANY کی اردو سروس نے مورخہ ۱۰ مارچ کو اپنی بلند و بالا بلڈنگ کے ایک نہایت شاندار ہال میں ایک ادبی تقریب کا اہتمام کیا۔ تقریب کے آغاز میں سید اعجاز حسین شاہ انچارج شعبہ اردو نے اپنی تعارفی تقریر میں حاضرین کو پروگرام اردو سروس سے متعارف کروایا۔ بعد ازاں اردو سروس کے مہتمم اعلیٰ اور ایشیا سروس کے انچارج صاحبان نے تقاریر کیں۔ بعد میں محفل مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت پاک و ہند کے معروف شاعر مکرم قمر اجنالوی نے کی۔ جن شعراء نے اپنا کلام سنایا اُن میں عارف نقوی، طاہر مجید، اسد مفتی، اشرف انصاری، طفیل خلش، حامد یزدانی، بختیار احمد، جاہد الحق، شامل تھے۔ ایک مہمان شاعر خاص طور پر آسٹریا سے تشریف لائے تھے۔

مشاعرہ کے بعد حاضرین کے لئے پرتکلف ڈنر کا اہتمام تھا بعد ازاں شامِ غزل ہوئی جس میں ہندوستان و پاکستان اور جرمنی کے شوقیہ گلوکاروں نے حاضرین کو محظوظ کیا۔

ابراہیم عثمان ـــــــ فرینکفرٹ

اعلانِ نکاح

مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب طاہر نائب مدیر اخبار احمدیہ جرمنی ولد حکیم سردار محمد صاحب مرحوم آف ڈگری سندھ کا نکاح محترمہ فریحہ احمد صاحبہ بنت محترم چوہدری اقبال احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کے ہمراہ چھ ہزار جرمن مارک حق مہر پر محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ نے ۸ مارچ ۱۹۹۱ء کو مسجد نور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھایا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اسے رحمت و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے آمین ـــــ (ادارہ)

بقیہ : تربیت اولاد

۲۶ــ بچے کی مناسب ورزش کا بھی اہتمام ہونا چاہیئے کہ صحت مند ذہن کے لئے صحت مند جسم کی ضرورت ہوتی ہے اور اس سے بچہ جفاکش اور بہادر ہوتا ہے اور یہ اصلاح نفس کے لئے بہت ضروری ہے۔

پس آج کے بچے ہی کل کے خدام اور انصار ہوں گے پھر وہی قوم کے لیڈر ہوں گے اور انہوں نے ہی جماعت احمدیہ پر پڑنے والی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانا ہے۔ اگر اگلی نسل اعلیٰ پیدا کرنا ہے تو ضروری ہے کہ بچے کی پیدائش سے ہی اس کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا جائے۔ اسی دوران درد والحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ ہمیں تربیت اولاد کی ذمہ داریاں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ اگلی نسل بشاشت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں پورا کرنے والی ہو۔ (آمین)

وفات

مکرم ماسٹر محمد شفیع بی اے بی ٹی مورخہ ۵-۶ مارچ کی درمیانی شب بعمر ۷۴ سال ہمبرگ میں وفات پا گئے۔ آپ ۶ ماہ قبل اپنے صاحبزادے مکرم نسیم احمد صاحب کے پاس ہمبرگ تشریف لائے تھے۔ آپ محترم ریجنل امیر ہمبرگ کے ساتھ شعبہ رشتہ ناطہ میں کام کر رہے تھے۔ آپ علاوہ ازیں آپ مسجد فضل عمر ہمبرگ میں بچوں کو اردو کی تعلیم دیتے تھے اور اپنے حلقہ کے نماز سنٹر میں تعلیم و تربیت کا کام بھی سرانجام دے رہے تھے۔

خاکسار کے والد مکرم سید محمد سعید شاہ ولد سید اصغر علی شاہ (مرحوم) ۲۹ نومبر ۱۹۹۰ء بروز جمعرات بعمر ۶۵ سال پاکستان میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم ایک شفیق، ملنسار اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بزرگ تھے۔ بوجہ موصی ہونے کے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل آئی۔ (سید محمد اقبال شاہ۔ جرمنی)

مکرم چوہدری سید احمد صاحب درویش قادیان مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو بعمر ۷۶ سال وفات پا گئے۔ آپ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے ۱۹۴۷ء میں زندگی وقف کر کے بطور درویش اپنی خدمات پیش کیں۔ آپ کو ناظر امور عامہ، ایڈیشنل ناظر جائیداد، ایڈیشنل ناظر تعلیم و ناظر بیت المال آمد کے منصب پر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

ہم اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں ہدیہ

عید مبارک پیش کرتے ہیں

- فرینکفرٹ میں مٹھائیاں بنانے والا آپ کا اپنا نام
- ہر خوشی کے موقع پر خدمت کا موقع دیں

شکریہ

اکمل

کی مٹھائیوں کی تو بات ہی کچھ اور ہے

ASC 1974 The Quality Sweet Manufacturers

AKMAL SWEET CENTRE

Kaiserstr. 53

6000 Frankfurt/Main

Tel. 069 / 234847 u. 556394

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو"

کیونکہ

تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے

نزول المسیح ص ۲۴

قارئین کے خطوط

ادارہ کی طرف سے بھجوایا گیا اخبار احمدیہ باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ ماشاءاللہ بہت اچھی پرنٹنگ ہے اور مضامین بھی معیاری ہوتے ہیں، خود پڑھتا ہوں اور پھر اس کے بعد دوسرے احباب کو مطالعہ کے لئے دے دیا جاتا ہے۔ انشاءاللہ العزیز کوشش ہوگی کہ بیرونی ممالک سے آنے والی اہم خبروں اور تقریبات وغیرہ کا ملخص آپ کو بھجوائے جاویں تا رسالہ میں شائع ہو سکیں۔ میری طرف سے تمام احباب کو مبارکباد دیں جو اس رسالہ کی اشاعت، طباعت اور کتابت میں حصہ لیتے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل وکیل التبشیر ———— لندن

اخبار احمدیہ کا مطالعہ میرے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتا ہے ہر لحاظ سے پراز معلومات اور دیدہ زیب اخبار ہے۔ مضامین کا انتخاب، خوبصورت طباعت اور ایمان افروز مضامین روحانی تشنگی کو بجھانے کا موجب ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس نیک خدمت کے بجالانے کی جزائے خیر عطا کرے اور آپ سب کی بے لوث خدمات کو مثمر بثمرات بنائے۔ آمین۔ اگر آپ قادیان کے روز و شب سے متعلق ایک صفحہ مخصوص فرمائیں تو قارئین کے لئے مزید دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اس صفحہ میں دیارِ محبوب کے چیدہ چیدہ ایمان افروز واقعات بیان کئے جانے مفید ہوں گے انشاءاللہ العزیز۔

چوہدری عبداللطیف سابق مبلغ ———— جرمنی

ماہ فروری کا شمارہ پڑھا دل خوشی سے معطر ہوگیا حضرت مصلح موعودؓ کا سرورق پر فوٹو اس ماہ کے لئے خاص تحفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے۔ آمین۔ آپ کی وساطت سے خاطر خواہ علمی اضافہ ہوا، خاص طور پر خورد و نوش کی اشیاء خریدنے میں ہم آپ کے مشکور ہیں اور پھر نمازوں کے اوقات کا مسئلہ بھی آپ نے حل کر دیا۔ ازراہِ نوازش یہ دونوں کالم اخبار احمدیہ میں لگاتار تحریر فرماتے رہیئے ہم لوگ مختلف دوریوں پر رہ رہے ہیں اس لئے بھی یہ کافی ضروری ہے۔ مجموعی طور پر اخبار احمدیہ نہایت پُرمغز باتوں پر مبنی ہے۔ ہماری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ توفیق دے ہم سب احمدی احباب کی راہنمائی ہوتی ہے۔ آمین۔

نعیم احمد خان ———— EHRENBIRCHEN

اخبار احمدیہ شمارہ فروری بڑے اچھے وقت پر موصول ہوا۔ وقت پر ملنے کا یہ فائدہ ہوا کہ یوم مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں تقاریر تیار کرنے میں مدد ملی۔ کیونکہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں مربیان و مبلغ سلسلہ تو اس دن نہیں آسکتے اس لئے خود جیسے بھی بن پائے تقاریر کرنی ہوتی ہیں۔ اخبار احمدیہ وقت پر ملتا جائے تو تقاریر تیار کرنے میں دشواری نہیں ہوتی۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ آئندہ بھی انشاءاللہ رسالہ وقت پر شائع ہوتا رہے گا۔ نیز رسالہ نہایت عمدگی سے ترتیب دیا ہوا ہے طباعت بہت اچھی ہے۔ دعا ہے آپ کو اسی طرح محنت اور تندہی سے کام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔

محمد لطیف صدر جماعت ———— AURICH

اب تک اخبار احمدیہ کے تین شمارے مل چکے ہیں۔ مضامین بہت اچھے ہیں۔ یورپ کی مصروف زندگی اور روزمرہ کے کام کے علاوہ اتنا وقت نکال لینا کہ باقاعدگی سے ہر ماہ اتنا اچھا اخبار شائع ہو جائے جماعت جرمنی کے لئے قابل تحسین ہے۔ میری طرف سے امیر جماعت جرمنی کو السلام علیکم اور مبارک باد عرض کریں۔

وسیم احمد ———— لاہور

آپ سب یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں جن کی کاوشوں کے نتیجہ میں اخبار احمدیہ مزید دلچسپی کا باعث ہو رہا ہے۔ دلچسپ اور ایمان افروز مضامین کے علاوہ جاذب نظر بنانے کی کوشش بھی قابل تحسین ہے سب سے بڑھ کر خوشی کی بات یہ ہے کہ ہر ماہ انتظار کئے بغیر باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ اگر ہو سکے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ایمان افروز واقعات اور حالات پر مشتمل مضامین کا سلسلہ شروع کریں۔

منظور احمد خاں ———— سیمرٹ ہائم

مسیح موعودؑ نمبر خوبصورت طور پر پیش کرنے پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ خدا کے فضل سے اخبار احمدیہ کی نئی انتظامیہ کی انتھک کوششوں سے ہر لحاظ سے اخبار کا معیار بڑھا ہے خاص کر ہر ماہ باقاعدگی سے ہر گھر تک بروقت اخبار پہنچ رہا ہے۔ ہمیں اخبار احمدیہ کے لئے ماضی کے شعبہ ادارت اور اس اخبار سے منسلک دیگر خدمت گذاروں کو بھی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیئے جنہوں نے انتھک محنت کر کے اخبار احمدیہ کو ایک مقام دیا جس کی بدولت اخبار احمدیہ کو مضبوط بنیادیں میسر آئیں اور آج خدا کے فضل سے نئی انتظامیہ خوبصورت اور معیاری عمارتیں تعمیر کرتی چلی جا رہی ہے ماضی اور حال کے خدمت گذاروں کو اللہ اجرِ عظیم عطا کرے۔ آمین۔

ناصر احمد صدر جماعت ———— لیمبرگ

ہر شخص اپنے نفس سے یہ سوال کرے کہ وہ کیوں عید منا رہا ہے؟

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے ایک خطبۂ عید الفطر کا اہم اقتباس

جس قوم میں ایسے افراد پائے جاتے ہوں جن کو خدا مل گیا ہو، جس قوم میں ایسے افراد پائے جاتے ہوں جنہوں نے نہ صرف انفرادی اور روحانی ترقیات حاصل کی ہوں بلکہ قومی ترقیات بھی حاصل کی ہوں اور جس طرف وہ منہ کرتے ہوں کامیابیاں اور فتوحات ان کے قدم چومتی ہوں، جس قوم میں ایسے بلند اخلاق پائے جاتے ہوں کہ ان کے زمانہ میں کسی کو اپنا حق مارے جانے کا خیال بھی پیدا نہ ہو وہ قوم مستحق ہے حقیقی عید منانے کی۔ وہ قوم مستحق ہے حقیقی خوشیاں منانے کی۔ کیا دنیا میں اب بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں؟ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے عید مناتے تھے کہ آپؐ کا محبوب یعنی خدا تعالیٰ آپ کو مل گیا اور مسلمان اس لئے عید مناتے تھے کہ ان کے آقا کی جائیداد انہیں مل گئی اور اُس کی حکومت دنیا میں قائم ہوگئی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آج ایک مسلمان کیوں عید مناتا ہے؟ کیا وہ اس لئے عید مناتا ہے کہ اُس کے باپ دادا کی روحانی جائیداد ایک ایک کر کے اُس کے ہاتھ سے نکل گئی؟ کیا وہ اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ عدل وانصاف اس میں باقی نہیں رہا؟ آخر وہ کونسی چیز ہے جس پر خوش ہو کر وہ عید مناتا ہے؟ کیا وہ نئے کپڑے بدلنے یا طرح طرح کے کھانے، کھانے پر خوش ہوتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ عید پہلے زمانہ میں انعام تھی لیکن اب تازیانہ ہے۔ اب ہر عید جو آتی ہے وہ ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ بولو تم عید کیوں منا رہے ہو؟ ہم بے شک ظاہر میں عید مناتے ہیں لیکن اُس کے موجبات اور محرکات ہم میں موجود نہیں۔

ہر مسلمان موت کے بعد کی زندگی کا قائل ہے اور خواہ اُس کا پورا یقین ہو یا نہ ہو۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ خدا کے سامنے پیش ہوگا اور وہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود ہوں گے۔ اسے سوچنا چاہیئے کہ وہ آپؐ کی خدمت میں کون سا نذرانہ لے کر جائے گا اور کون سا تحفہ آپؐ کی خدمت میں پیش کرے گا۔ آپؐ اُس سے سوال کریں گے کہ میری قوم کی کیا حالت تھی تو کیا وہ یہ جواب دے گا کہ یا رسول اللہؐ! اسے تو دین کا کوئی فکر ہی نہیں۔ اور اگر وہ یہ جواب دے گا تو پھر آپؐ اس سے پوچھیں گے کہ تم نے اُس کے لئے کیا کیا؟ اس پر کیا وہ یہ جواب دے گا کہ میں تو اپنے بیوی بچوں کی فکر میں پڑا رہا تھا مجھے قوم کا کیا پتہ ہے۔ کیا اُس کے اس جواب پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح خوش ہوگی۔ اور کیا آپ کی نگاہ میں اُس کی کوئی عزت ہوگی؟ ....

درحقیقت آجکل کی عید ایک تازیانہ بن کر آتی ہے اور ہم سے کہتی ہے کہ بولو تم کس چیز کی بناء پر عید منا رہے ہو؟ ہم ایک طرف اس بات کے دعویدار ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں اور دوسری طرف ہم آپؐ کی سرداری کو چھنتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہر جگہ آپؐ کا دین مظلوم ہے مگر ہم بے فکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر ہم کس چیز کی عید منا رہے ہیں؟ یہ ایک سوال ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے نفس سے پوچھنا چاہیئے۔ اگر واقعہ میں ہم میں جانی اور مالی قربانی کی روح پائی جاتی ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کے سامنے رو رو کر اُس کی مدد طلب کرتے ہیں تو واقعی ہماری عید، عید ہے اور ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آنکھ اٹھانے کے قابل ہیں ورنہ ہماری عید کچھ بھی نہیں بلکہ ہر عید ہمیں پہلے سے بھی زیادہ مُردہ بنا دے گی۔

(فرمودہ ۲۸ جولائی ۱۹۴۹ء مطبوعہ الفضل ۸ اپریل ۱۹۵۹ء)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۰ء کے تصویری مناظر

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۰ء کی افتتاحی تقریب سے قبل محترم عبداللہ واگس ہاؤزر
امیر جماعت جرمنی کو لوائے احمدیت لہرانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا

محترم امیر صاحب جرمنی جلسہ سالانہ قادیان کے افتتاحی اجلاس کی صدارت فرما رہے ہیں
جبکہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے ہیں

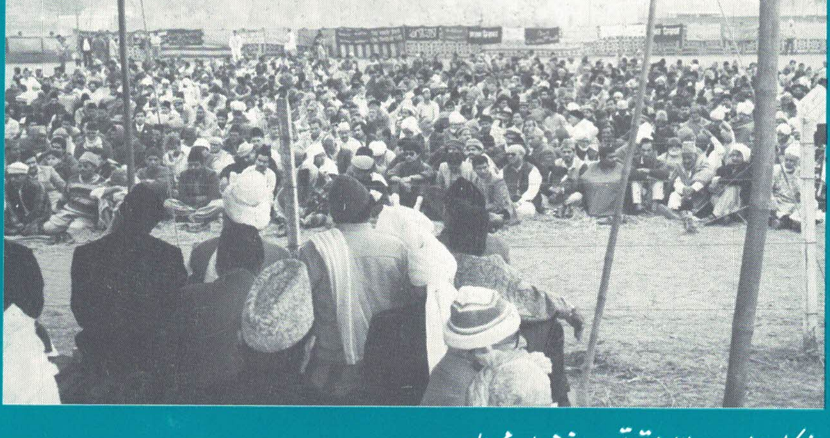

شرکاء جلسہ سالانہ تقاریر سننے میں محو ہیں

Herausgeber: Ismail Noori · Verlag: DER ISLAM · Nuur Moschee · Babenhäuser Landstr. 25 · D-6000 Frankfurt/M.
Tel. (0 69) 68 14 85 · Fax (0 69) 68 65 04 · Telex 4 16 187 islam d · Telegr.-Adr.: »ISLAM« Frankfurt/M.